من یهد الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له
بفضل ایزد منان رساله بحث مذهب سنی و شیعیان
عین الایمان
تصنیف فقیر محمد عبد الله شاه بعد حصول اجازت مصنف
مطبع الٰہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور سپاس خالق ذوالجلال والاکرام۔ اور نعت خیر البشر سید الانام صلی اللہ و آلہ و اصحابہ وسلم۔ بندہ **عبداللہ** ولد **نجف علیشاہ** اکبرآبادی ہفتاد سالہ ایک رسالہ بحث مین مذہب اہل سنت اور امامیہ کے **عین الایمان** نام لکھہ کر خدمت احباب مین پیش کر کے التماس کرتا ہے کہ سب سے پہلے اصول مذہب امامیہ سے واقف ہونا چاہیئے اور وہ یہہ ہے کہ کتاب جامعہ عباسی جو امامیہ کے نزدیک بہت بڑی معتبر ہے اور دارمدار اس مذہب کا اکثر اوسی پر ہے اوسکے ساتوین باب کی چوتھی فصل مین لکھا ہے کہ جب دو حدیثین مخالف پائی جاوین تو جو حدیث اہل سنت کے مخالف ہو اوسپر عمل کرنا چاہیے۔ یہان سے بخوبی

واضح ہے کہ جسقدر حدیث یا روایت یا اقوال آئمہ طاہرینؓ مذہب امامیہ کی ہین
سب اہل سنت کے خلاف ہین دوسرے اسی کتاب مین چوتھے باب کی دوسری
فصل مین لکھا ہے اصحاب کبار کافر ہین اور اہل سنت کہ اونکے پیرو ہین یہہ بہی کافر
ہین اگر سنی شیعہ بہی ہوجاوے لفظ کفر اوس سے دور نہین ہوتا کیونکہ قضائے
روزہ اوسپر واجب نہین ہے اور لکہا ہے جو سنی شیعہ بہی ہوجائے تو اوسپر
لازم ہے بلکہ واجب ہے کہ اپنے اجداد پر ہفتاد پشت تک کہ اہل سنت گذرے
ہین اور بفضیلت علم وعمل کے منصب اور جاگیرین بادشاہان سلف سے پائی ہون
نام بنام نفرین اور لعنت کرے اور بجائے فاتحہ و ذکر خیر کے برا بہلا اور
گالیان دے حق والدین یون ادا کرے اور باوجود تبدیل ہونے مذہب کے
اپنی ارث سے محروم نہین ہوسکتا دعوی لینے معاش اور جاگیر اور مکان اور
مقابر کا حاکم کے روبرو پیش کرکے اپنی نسب کی صحت پہونچادے چنانچہ
سابق مین ایک شخص سنی سے شیعہ ہوئے تھے اور ایک کتاب اخبار المبصرین
نام تصنیف کی ہے اوسکے آغاز مین لکہا ہے میرا نام عبدالوہاب اور باپ کا
نام عبدالرحمان ہے جسکو مین ابن ملجم کہتا ہون اور یہہ بہی لکہا ہے کہ ایک
میری خالہ تہی عائشہ نام اوسکا شوہر معاویہ سے بہی بڑہکر متعصب تہا لعنت

خدا کی دونون جورو خصم پر اور وہ ولدالزنا اوس ملعونہ سے پہلے مرگیا مگر افسوس
سولف نے ابن ملجم کے جورو کا ذکر نہین لکھا مولف کہتا ہے مین نے ایک
حدیث دیکھی ہے بخاری و مسلم کی روایت ہے عبداللہ بن عمر رض سے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ جو آدمی اپنے والدین کو گالیان دے وہ جہنمی ہے
اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسا کون شخص ہو گا جو والدین کو گالیان
دے فرمایا ایک شخص نے دوسریکو گالی دی اوسنے اولٹ کر اوسکو
گالی دی تو گویا یہہ گالی اسی شخص نے اپنے والدین کو دی اس شخص کا
اوس سے افضل حال ہے کہ خود گالی دینا کیسا کتاب مین لکھہ مرا ہے جو قیامت
تک زبان زد خلایق رہیگا کسینے لکھا ہے اولاد کی تین قسم ہین۔ پوت کپوت۔
سپوت۔ پوت وہ ہے جو باپ کی برابر ہوا اور کپوت وہ جو باپ کا نام ڈبا دے
اور سپوت وہ جو باپ کا نام روشن کرے اور خلق اوسکی تعریف کرے مولف
کی دانست مین اس شخص نے دین آبائی کھویا اور شیعان علی کرم اللہ وجہہ سے
نہوا کیونکہ خلق اوسکو یہی کہیگی کہ علی کرم اللہ وجہہ کے قاتل کا بیٹا اور ملجم کا پوتا
ہے اور اب اس زمانہ مین ایک شخص شیعہ ہوئے ہین اور ہنوز زندہ ہین اور
ایک کتاب انوار الہدی تصنیف کی ہے اوسمین لکھا ہے مین پہلے سنی تھا مگر مولف

کی والنست مین سنی نہین معلوم ہوتا واللہ اعلم کون مذہب تہا کہ اپنے اجداد
کے اماموں کا جو نام لکہا ہے تو پہلا امام معاویہ اور دوسرا یزید اوسکے بعد
لکہدیا جہانتک بارہ تمام ہون اس سے معلوم ہوا کہ اپنے مذہب سے بہی
وقفیت نہین رکہتا جو تہتر وین فرقہ کا آدمی معلوم ہوتا ہے اسنے اوس کتاب
مین اپنے باپ کا کچہہ لقب نہین لکہا ولیکن تو ضرور کہا ہو گا اور یہہ بہی ایک اصول
امامیہ ہے کہ تجویز اور تحریر متقدمین سے قول متاخرین کو افضل جانتے ہین اور
انکی کتابون کا اکثر یہہ حال ہے کہ ایک سے ایک بر خلاف لکہتا چلا آیا ہے
اور یہہ لوگ جو اپنے مفید مطلب سمجہتے ہین اوسپر عمل کرتے ہین آمدم بر مطلب
خود اس رسالہ مین ایک مقدمہ اور چار باب ہین اور ہر ایک باب دو حصون پر منقسم
ہے۔ مقدمہ سبب تالیف کتاب مین **باب اول** الٰہیات اور نبوت اور رسالت کے
بیان مین **باب دوسرا** خلافت اور فضائل وہیبت کے بیان مین **باب تیسرا**
مطاعن اور اختراعات امامیہ کے بیان مین **باب چوتہا** مسائل فقہ اور متفرقات
کے بیان مین۔

## مقدمہ تالیف کتاب مین

یہہ بات واضح اور آشکار ہے کہ خالق کل کائنات اور ممکنات کا پالک پرورد گار ہے

اور انسان سب مین اشرف المخلوقات ہے اور انبیا افضل المخلوقات اور معصوم ہین صغایر اور کبایر سے منزہ ہین اور ہمارے پیغمبر اشرف الانبیا اور خیر البشر ہین جنکی ذات بابرکات سے صدہا معجزات ظاہر ہوئے اور کلام مجید نازل ہوا کہ اوس سے گمراہون کو راہ مستقیم دکہائی دی اور یہہ بات بیشک اور شبہہ سب کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلعم کے عہد مین فرقہ اہل ایمان مین اختلاف کچھہ نہ تہا سب لوگ فیض صحبت نبوی سے محبت اور اتفاق سے رہتے تھے اور بعد وفات آنحضرت صلعم عہد خلفائے راشدین اور دیگر سلاطین سے بہی مذہب اہل سنت قایم رہا اسوقت مجھے ایک تقریر یاد آئی عرصہ دراز گذرا کہ ایک مولویصاحب محمد حسن نام بہبا بزرگ اور عالم باعمل عارف کامل خوش خُلق نیک سیرت ساکن سہسوان مسجد مین قاضی صاحب شہر کی چالیس برس برابر متصل رونق افروز رہے شہر کے مسلمانون سے کوئی شخص شاذ و نادر ہوگا جسکو انکی خدمت مین ملازمت حاصل نہوئی ہو قاضی صاحب اونسے پڑہتے تھے اور خدمت کرتے تھے اور پیش امام بہی وہی تھے ۱۲۶۶ ہجری مین جسکو عرصہ چالیس برس کا ہوا انتقال فرمایا۔ ایکروز تذکرتاً فرمایا تھا کہ ہماری عمر اتہارہ برس کی تہی کہ ہماری محلہ مین ایک عورت برہمن آتا تہا اور وہ عورت حسین تہی مگر مطلق

جاہل اور ہمکو شوق تہا کہ کسی جن سے ملاقات ہو تو اوس سے کچہہ گفتگو
کرین چنانچہ اسی خیال سے ایکدن چلے گئے اور سلام کرکے پہلے یہہ کہدیا کہ مین
عامل نہین ہون صرف ملاقات کو آیا ہون کہا آؤ مینے اول اوسسے پوچہا تمہارا مذہب
کیا ہے کہا سنت وجماعت مین نے کہا سنا جاتا ہے کہ تمہاری قوم کلام اللہ
خوب خوش الحانی سے پڑہتے ہین اوسنے سورۂ جن پڑہی ایسی آواز تہی کہ
مین بہت خوش ہوا پہر مین نے کہا کہ ہمارے یہان تو تہتر فرقے ہو گئے ہین
کہا ہمارے یہان بہت لوگ جو صحبت نبوی مین حاضر رہے ہین ہنوز زندہ
ہین اس سبب سے وہ ہی مذہب جو تہا برابر چلا آتا ہے۔ مین کہتا ہون جبتو ن تو
لوگ اصحاب رسولخدا زندہ ہین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین تو کوئی نہین ہی
اور وہین سنت وجماعت بدستور جاری ہے اور امامیہ بدون تقیہ کے جا نہین
سکتا اور پہر اگر معلوم ہو گیا تو ایسا بے عزت وبے حرمت اور ذلیل وخوار
ہوتا ہے کہ وہ ہی جانتا ہے افسوس کہ ان عقل کے دشمنون کو اتنا نہین سوجہتا
کہ جو دین رسولخدا کیوقت سے آجتک برابر چلا آتا ہے سچ ہے یا ہمنے
جو ایجاد کیا یہہ درست ہے مگر شیطان ایسا مسلط ہے کہ اوسنے اندہا بنا رکہا
ہے کسینے سچ کہا ہے۔ لاکہہ گاؤ بجاؤ نوشتہ پاس کچہہ بہی نہین۔ غرض اوسکے

بعد اختلاف شروع ہوا اور شدہ شدہ ۷۲ فرقے ہو گئے اوسکے بعد مذہب
اثنا عشریہ ظاہر ہوا اور ایرانیون کے نام سے مشہور ہوا اور اکثر لوگ بہ طمع یا دیگر
اغراض سے دین آبائی ترک کرکے چند روز مین اونپر بہی سبقت لیگئے اور عوام
امامیہ کا معمول ہے کہ جاہل اور ناخواندہ لوگون کو طمع یا طعن سے اپنی مذہب
کی ترغیب کرتے ہین اور وہ لوگ نافہمی کے باعث اونکے ابلہ فریبی مین آکر اپنے
دین آبائی کو کھو بیٹھتے ہین اسواسطے مین نے چاہا کہ ایک رسالہ بہت مختصر کہ
حاوی کل روایتون مذہب امامیہ پر ہو اردو عام فہم مین لکھون کہ کوئی شخص
مذہب آبائی اپنے ہاتھ سے کہو نہ بیٹھے مگر علمائے شیعہ کا عجب حال ہے
کہ اگر کوئی روایت یا حدیث اپنی کتاب کی پیش کیجاتی ہے تو اوسکو مصنوعی اور
ساختہ بتاتے ہین اور جو انہین کی کتاب کی سند مین لاتے ہین تو صاف
مکر جاتے ہین اور جو قول یا حدیث آئمہ طاہرین وکہا یا جاوے تو کہتے ہین امام
نے بحالت تقیہ فرمایا ہے اگرچہ اور قومین بہی بہت ہین اور ہٹ دہرمی کرتے
ہین مگر جب اونکو اونکی کتاب سے منقول کیا جاتا ہے تو مان جاتے ہین
مگر یہہ لوگ شرماتے بہی نہین اسواسطے اپنی کتاب کی روایت یا حدیث کیطرف
بالکل توجہ نہین کی انہین کی معتبر کتابون سے جو انکے نزدیک آیہ وحدیث سی

یہی بڑہ چڑہ کے ہین اس رسالہ مین لکھی ہین اور نام کتابون کے مع
نام مصنفون کے یہہ ہین تنزیہہ الانبیا تصنیف سید مرتضی صحیفہ کاملہ تصنیف
زید بن علی بن ابیطالب من لایحضرہ الفقہ اور علل الشرایع اور عیون الاخبار
الرضا اور امالی تصنیف محمد ابن بابویہ اور تہذیب الاحکام او استبصار اور کتاب
الاعتقادات اور جامع الاخبار تصنیف ابوجعفر ابن بابویہ اور کافی کلینی
تصنیف ملا محمد یعقوب اور شرح کافی تصنیف ملا محمد صادق اور محاسن برقی
تصنیف ملا عبداللہ اور جواہر السیر تصنیف حر آملی اور تجرید العقاید اور قواعد
العقاید تصنیف نصیر الدین طوسی اور ارشاد الاذہان اور تحریر الاحکام اور
نہج الکرامت اور تہذیب الاصول تصنیف جمال الدین محمد اور شرایع الاسلام
اور مختصر نافع تصنیف نجم الدین ابوالقاسم اور تفسیر مجمع البیان اور احتجاج
اور منہاج السالکین تصنیف عماد الدین طبرسی اور تفسیر منہج الصادقین اور
خلاصۃ المنہج تصنیف ملا محمد فتح اللہ اور نہج البلاغت تصنیف شیخ رضی
اور کشف الغمہ تصنیف علی ابن موسےٰ اور ترجمہ تر داری اور نبراس الضیا
میر محمد باقر اور جامع عباسی تصنیف بہاء الدین اور زاد المعاد اور حلیۃ
المتقین اور جلاء العیون اور منہج الفاضلین اور حق الیقین اور رسالہ رجعت

تصنیف ملا باقر مجلسی اور احقاق الحق اور مصائب النواصب اور مجالس المومنین تصنیف قاضی نور اللہ شوستری اور مواعظ حسنہ تصنیف مجتہد صاحب۔

# باب اول الٓہیات اور نبوت و رسالت کی بیان مین

علمائے اربعہ اہل سنت کا اسبات پر اتفاق ہے کہ خدائے عز و جل موجود اور برحق اور واحد مطلق اور خالق جملہ کائنات اور عالم کلیات و جزئیات کا ہے علم اوسکا ازلی وابدی ہے اور وہ حے وقیوم سمیع اور بصیر اور متکلم اور رازق اور قادر تمام موجودات کا ہے جسم اور ذی مکان نہین ہے مگر بعض گروہ امامیہ نے اسپر اختلاف کیا ہے چنانچہ بیانیہ اور مغیریہ حق تعالی کو انسان کی صورت مین جانتے ہین اور ہشامیہ کہتے ہین حق تعالی ایک جسم برابر ابعاد ثلثہ کا رکھتا ہے اور یونسیہ عرش پر قایم بتاتے ہین اور سبائیہ علی مرتضی کو خدا جانتے ہین اور ابر مین موجود بتاتے ہین اور رعد کی آواز پر علیک السلام یا امیر المومنین پڑھتے ہین اور نصیریہ اور اسحاقیہ کے نزدیک حق تعالی

اماموں کے بدن مین محلول ہے اور غرابیہ کا قول ہے کہ جبرئیل علی کرم اللہ وجہ پہ نازل ہوئے غلطی سے محمد صلعم پر وحی پہونچائی غرض ہر ایک ان فرقوں مین سے کوئی حجت عقلی کرتا ہے اور آئمہ طاہرین کے قول پر دلیلین لاتا ہے اور کوئی روایت بے اصل کو اپنے مدعا پر تاویل کرتا ہے اور فرقہ اثنا عشریہ ظاہر مین جہوٹا کرنیوالا ان فرقونکا ہے چنانچہ ابن بابویہ کتاب الاعتقادات مین لکھتا ہے اِعْتِقَادُنَا فِی الْغُلَاۃِ وَالْمُفَوِّضَۃِ اِنَّھُمْ کُفَّارٌ۔ مگر خرافات اونکا اس رسالہ مین لکھنا طول جانکر مذہب اثنا عشریہ کے تہوڑے اختلافات جو اہل سنت کے ساتہہ کئے ہین لکھے گئے۔

# پہلا حصّہ الٰہیات کے بیان مین

خدا کا دیدار اور رسول مقبول کی شفاعت اہل سنت کا مدعا ہے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اَھْلِ اسْلَام ان عقاید کو امر تقیدی او منقولی جانتے ہین اور کلام اللہ کو واجب الاطاعت اور کعبہ کی تعظیم کو عین ایمان سمجہتے ہین اور درحقیقت ایمان ایک عقیدہ ہے روحانی اوسمین گفتگو کی کیا حاجت ہے امامیہ

اثنا عشریہ جنکا اصلی مطلب چہوٹا کرنے خلافت اصحاب کا ہے فلسفی
کے طور پر صفات الہی مین چند مطلب اپنے مدعا کے موافق بڑہا کر اصل
دین مین قرار دیتے ہین اور لکھتے ہین اصول دین کے پانچ ہین توحید
عدل ۔ نبوت امامت معاد حالانکہ امامت اور اوسکی مانند شئے کو
اصول مین خیال کرنا دعوی بے دلیل ہے اور نتیجہ اوسکا انحراف کلام
الہی سے اور طعنہ زنی اصحاب اور ازواج رسولخدا اور اکثر اولاد آئمہ
طاہرین پر ہوتی ہے جیسا محمد ابن بابویہ کتاب علل الشرایع کی جلد
اول مین لکھتا ہے یعنی اصل ایمان توحید اور نبوت ہے بس بعضے
امامیہ امامت کے منکر کو کافر نہین کہتے تو ایسی حالت مین لعن کرنا
اور کافر کہنا اہل اسلام کو اور ذریات سید الانام کو بسبب انکار امامت
کے جو امامیہ نے اختیار کی ہے اعتبار سے دور ہے اور مسائل
فروعی امامیہ کی کتب معتبرہ مین اکثر موید مذہب اہل سنت اور موافق
کلام خدا کے ہین اونکو اپنے اصول مقررہ کے ذریعہ سے دفع کرتے
ہین اور اونکے موافق عمل نہین کرتے حالانکہ سب کا اوسپر اتفاق
ہے اور اون روایات اور حکایات پر جو نص صحیح کے خلاف ہین دستور

العمل اپنا بنایا ہے جیسا جامع عباسی مین لکھا ہے جب دو حدیثین
مخالف ہون تو اوسپر عمل کرنا چاہیئے جو اہل سنت کے برخلاف ہو
دیکھو یہہ جھگڑا بے عقلی کی دلیل ہے یا نہین کیونکہ صحیح حدیث وہ
ہے جسکے راوی بہت ہون اور معتبر ہون باوجود اتحاد روایت کے
خلاف پر عمل کرنا دین مین رخنہ ڈالنا ہے۔ امامیہ کے نزدیک بداء
خدائے تعالی کے ارادہ مین جائز ہے یعنی جیسی حکمت اور مصلحت
پیش آتی ہے ارادہ اپنا بدلدیتا ہے اور بداء کی صحت مین آئمہ
طاہرین کی حدیث نقل کرتے ہین جیسا کلینی مین کتاب التوحید کے
بداء کے باب مین لکھا ہے کہ خاص بناء اس عقیدہ کی عبدالمطلب سے
ہے اور کتاب الحجتہ کے باب مولد النبی و وفاتہ مین ابی عبداللہ سے
منقول کیا ہے کہ عبدالمطلب وہ شخص ہے جو پہلے قائل بداء کا
ہوا اور صاحب شافی شارح کافی نے کتاب التوحید کے باب البداء
مین لکھا ہے یعنی قول بداء خاص شیعون کا ہے اوسکے مخالف قبول
نہین کرتے بلکہ امام رازی وغیرہ نے طعن کیا ہے اور نسخ اور بداء
کا فرق بیان کیا ہے یعنی نسخ وہ ہے کہ رجوع ہو اوس امر سے

جو حق ہو طرف امر حق کے بمصلحت اور حکمت کے ساتھہ خدا کیطرف اور
بدا، وہ ہے کہ رجوع ہووے اوس امر سے کہ حق نہوا و شیخ ابو جعفر
ابن بابویہ نے کتاب الاعتقادات اپنی مین لکہا ہے یعنی ایک چیز ظاہر
ہوئی کہ پہلے ظاہر نہوئی تہی اور کہتے ہین امر امامت مین یہی حق تعالے
سے بدا، واقع ہوا ہے جیسا کافی مین کتاب الحجتہ کے باب الاشارہ
مین ابی محمد امام رضا سے منقول ہے یعنی اللہ تعالی نے امامت ابی جعفر
کے لئے پیدا کی تہی اونکے مرنیکے بعد ابی محمد کو امامت بخشی یہہ بدا، ہوا
اسماعیل کی رحلت سے موسی کاظم پر اس تقریر سے ظاہر ہے کہ
جب پاک پروردگار نے امامت ابی جعفر کیلیئے پیدا کی اوسوقت اللہ تعالے
کو معلوم نہ تہا کہ جب تک ابو جعفر زندہ نرہیگا نعوذ باللہ من ذالک
**ف** مطلب امامیہ کا اس بیان سے یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے جو آیات
بوعدہ بخشش مہاجر و انصار اور اہل بدر اور شریک بیعت رضوان اور خوبیان
ازواج سید عالمیان اور تجویز غیبت امام آخر الزمان کے نازل فرمائی
ہین اون سب مین بدا، واقع ہوا ہے یہان سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہی
کہ اللہ پاک کو علم غیب نہین ہے امامیہ نے ہر مذہب اور دین سے

جو کچھ سفیدا بطال خلفاء ثلثہ کی خلافت کا سمجہا ہے اختیار کیا ہے۔
اور بعض وعدہ الٰہی سے اپنا مدعا جانکر اون حدیثون کی آئمہ ہدی سے
سند لائے ہین اور جب ظہور اوسکا نہوا تو بداء کو رجعت عالم پر تجویز کیا
اور اہلِ سنت بداء سے انکار کرتے ہین کیونکہ بداء سے اللہ تعالیٰ پر
جُہل ثابت ہوتا ہے معاذ اللہ من ذالک آخر کو امامیہ نے ہار کر سخن
سازی کی اور بعض نے انکار کیا جیسا مصائب النواصب مین چوتھی
جلد کے طائفہ اولی مین لکہا ہے کہ بداء کا الزام شیعہ پر افترا ہے اور
ایسا ہی خواجہ نصیر نے بداء سے انکار کیا ہے اور میر باقر نے نبراس الضیا
مین خود قائل صحت بداء سے ہوکر لکہا ہے کہ بداء ایک رائے ہے
جو خلاف رائے اول کے ہو۔ جبر و اختیار کی بحث مین قول مختلف ہین
امامیہ کہتے ہین انسان افعال اور اعمال کا خود فاعل مختار ہے اور مستوجب
عذاب و ثواب کا ہے جیسا حق الیقین مین تیسرے باب کی تیسری
بحث مین لکہا ہے کہ انسان اپنے فعل کا خود مختار ہے طاعت ہو خواہ
گناہ اور یہہ عقیدہ خلافت کے جہوٹے دعوی پر موافق ہے اور کافی کلینی
مین کتاب التوحید کے باب جبر و القدر مین لکہا ہے کہ جو شخص گناہ کو بغیر

قوۃ اللہ کے جانے وہ جہنمی ہے اور اہل سنت کے نزدیک فاعل
مطلق اللہ جلشانہ ہے **قولہ تعالیٰ** وَاللہُ خَلَقَکُمْ وَلَا تَعْمَلُوْنَ۔ لیکن
انسان موافق اپنے ارادیکے افعال مین متعلق ہے لایق ثواب عذاب کا ہے
ہدایت اور ضلالت کی نسبت علمائے اہل اسلام نے اختلاف کیا،
امامیہ کہتے ہین ضلالت کا خالق شیطان ہے جیسا مجمع البیان مین
سورہ نسا کی اس آیہ کی تفسیر مین۔ وَيُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا
ترجمہ اور چاہتا ہے کہ اونکو بہکا کر دور لیجا ڈالے۔ صاف لکھا ہے اور
علمائے اہل سنت کہتے ہین ہدایت اور ضلالت دونون خدا کیطرف ہین۔
**قولہ تعالیٰ**۔ مَنْ يَّهْدِيْ اللہُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ۔ یعنی جسکو
اللہ راہ پر لاوے کوئی اوسکو گمراہ نہین کرسکتا اور جسکو گمراہ کرے اوسکو
کوئی راہ پر نہین لاسکتا۔ اگر شیطان کو خالق ضلالت سمجھین شرک لازم
آتا ہے مگر شیطان مدد کرنیوالا گناہ کا ہے۔
اور خیر و شر مین بھی علما کو اختلاف ہے اہل سنت کے نزدیک دونون
خدا تعالیٰ کیطرف سے ہین اور یہہ بات کتب امامیہ سے بھی پائی جاتی
ہے جیسا کہ عیون الاخبار الرضا مین تیرھوین باب کی مجلس الرضا مین

مذکور ہے اور ایسا ہی کافی مین کتاب التوحید کے باب خیر و شر مین ہے کہ
خالق خیر و شر خداتعالی ہے علماے امامیہ نے اسمین بہت گفتگو کی ہے اس
رسالہ مین اوسکی گنجایش نہین۔ امامیہ اپنا بعض مطلب ذات الہی پر واجب جانتے
ہین اور اکثر علما، واجب ہونا اوسکا خداتعالی پر خلاف شان الوہیت و ربوبیت
کے جانتے ہین ایک اعتقاد امامیہ کا یہہ ہے کہ خدا پر عدالت واجب ہے اور
اوسکو دین کے اصول مین شمار کرتے ہین اور نیکی کی جزا اور برائی کی سزا خدا پر
لازم بتاتے ہین جیسا کتاب الاعتقادات مین لکھا ہے کہ بدلا نیکی کا نیکی
اور بدلا برائی کا برائی ہے اور یہہ عقیدہ کلام مجید کے خلاف ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے۔ یغفر لمن یشاء و یعذب من یشا بخشے جسکو چاہے اور عذاب
کرے جسپر چاہے کیونکہ بدون اسکے راہ شفاعت انبیا اور دروازہ توبہ اور
استغفار کا بند ہوتا ہے امامیہ اسی عدالت کی دلیل سے رجعت کا اعتقاد رکھتے
ہین کہ مخالف آیمہ طاہرین کے دنیا مین پہر پیدا ہون گے اور جو عمل اونہون نے
کئے ہین اونکی سزا پاوینگے جیسا حق الیقین مین باب پنجم کے نوین مقصد مین لکھا
ہے امامیہ کا زعم ہے کہ علی ابن ابیطالب نے شیخین کے عہد مین ظلم گوارا کیا سے
اسی دنیا مین غالب آوینگے امامیہ نے اپنی دلیلون بے اصل کے سوافق علی کرم اللہ

وجہہ کو مغلوب ٹھرایا ہے اور واسطے غالب آنے علی کرم اللہ وجہہ کے رجعت شیخین کا اعتقاد ہے تعجب کہ مشرکین اور دشمنان انبیاء مرسلین کے حق مین اہتمام رجعت نہین کرتے مطلب امامیہ کا اس تمام کوشش وحیلہ سے فضایل خلفاء راشدین کا رفع کرنا ہے جیسا کہ رسالہ رجعت مین آٹھوین حدیث مین امام مہدی کے احوال مین لکھا ہے کہ جو ظلم اور کفر اور گناہ اور جور شروع عالم سے قیامت تک واقع ہوگا وہ سب شیخین کے ذمہ شمار کیا جاویگا یہہ صریح ابلہ فریبی ہے

امامیہ کہتے ہین لطف ذات آلہی پر عقلاً واجب ہے جیسا تجرید العقائد مین تیسری فصل فی افعالہ مین لکھا ہے امامیہ نبوت اور امامت کو لطف کی دلیل سے اللہ تعالیٰ پر واجب جانتے ہین جیسا کہ حق الیقین مین تیسرے باب کی چوتھی بحث مین لکھا ہے کہ حق تعالی پر لطف واجب ہے عقلاً اور لطف ایک امر ہے کہ مکلف کو طاعت کے نزدیک کرتا ہے اور گناہ سے دور رکھتا ہے پیغمبرون کا بھیجنا اماموں کا مقرر کرنا اور وعدہ وعید ثواب عذاب وغیرہ کا انتہی کلامہ غرض امامیہ کے اس عقیدہ سے جہوٹا کرنا خلافت اصحاب ثلثہ کا ہے۔

امامیہ کہتے ہین اصلح خدا پر واجب ہے جیسا حق الیقین مین تیسرے باب کی پانچوین بحث مین لکھا ہے امامیہ کا اعتقاد ہے کہ جو چیز بہتر ہو واسطے خلق اور

انتظام عالم کے کرنا حق تعالی پر واجب ہے مطلب اس سے یہہ ہے
کہ امامت معصوم کی اصلح ہے اور وہ خدا پر واجب ہے اور اہل سنت کے
نزدیک اللہ تعالی پر کچھہ واجب نہین ہے جو کچھہ اوس سے ظاہر ہو اصلح
ہے۔ امامیہ نیک و بد کی تمیز انسان کی عقل پر شمار کرتے ہین اور برائی بھلائی
کو افعال عقلی کہتے ہین جیسا حق الیقین مین تیسرے باب کی پہلی بحث مین مذکور
ہے مدعا امامیہ کا امامت غیر معصوم کو نہین چاہتے عقلاً اور اہل سنت کے
نزدیک حسن و قبح مین فرق و اعتبار شرعی ہے۔
اہل سنت کہتے ہین قیامت مین مومنون کو دیدار خدا ہوگا اور منافق اس نعمت
سے محروم رہین گے اس دلیل سے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وُجُوہٌ یَّومَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ
اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃ۔ اور امامیہ اس آیت صریح مین تاویل کرتے ہین اور باوصف اقرار
سمیع و بصیر اور متکلم کہتے ہین کے رویت سے انکار مطلق کرتے ہین جیسے حق الیقین
مین دوسرے باب کی چوتھی فصل مین لکھا ہے کہ صانع مطلق دیدنی نہین ہے
اور آنکھین بھی اوسکو نہین دیکھہ سکتین نہ دنیا مین اور نہ آخرت مین چونکہ
اصول اونکا ہے کہ جو حدیث خلاف اہل سنت ہو اوسپر عمل کرنا چاہیئے اسکے
سوائے اور کوئی بات عقل مین نہین آئی اللہ تعالی ایسا ہی کرے اور یہہ

قول اہل سنت کا سچ ہے کہ امامیہ کی معتبر کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے جیسا من لا یحضرہ الفقیہ مین کتاب الصلاۃ کے باب سجدہ شکر مین لکہا ہے یعنی خدا فرماتا ہے کہ مین شکر کرونگا جو میرا شکر کرے اور مین اوسکے آگے آونگا اور اپنا موہنہ اوسے دکہاونگا اور یہہ بہی مطلب ابن بابویہ نے لکہا ہے کہ پوچہا کسینے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ قیامت کے دن لوگ اللہ تعالی کو دیکہین گے فرمایا ہان بیشک ۔ اہل سنت کا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید جسقدر رسول مقبولؐ پر نازل ہوا کامل اور ثابت موجود ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ۔ اس کتاب مین کچہہ شک نہین اور ایک معجزہ قرآن شریف کا یہہ ظاہر ہے کہ منافق کو حفظ نہین ہوتا اور اہل سنت کے اعتقاد کے موافق کلام الٰہی قدیم سے ہے اور کچہہ تبدیل اور تحریف نہین ہوا اور ہمیشہ باقی رہیگا اور ایک حرف اسمین سے کوئی گہٹا بڑہا نہ سکیگا اسواسطے کہ کلام مخلوق کلام الٰہی کے مانند نہین ہوسکتا **قولہ تعالی** قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَہِیْرًا ۔ کہ اگر جمع ہووین آدمی اور جن اسپر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑے مدد کرین ایک کی ایک اور نقصان کی بہی کسیکی مجال نہین اللہ تعالی فرماتا،

نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظین ۔ ہمنے خود اتاری ہے یہہ نصیحت اور ہم اوسکے نگہبان ہین اور تغیر و تبدل مین بہی کلام الہی کے انسان کی طاقت نہین جیسا خلاصۃ المنہج مین سورہ انعام کی اس آیہ کی تفسیر مین وتمت کلمت ربک صدقا و عدلا لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم ۔ لکہا ہے کہ تیرے رب کی بات پوری سچ ہے انصاف کی کوئی بدلنے والا نہین اوسکے کلام کو اور وہ ہی سنتا جانتا کوئی شخص احکام اور اخبار اوسکے بدل نہین سکتا جیسا تبدیل کیا توریت کو کیونکہ تبدیل ہونیسے کلام اللہ کے اللہ تعالی نے محافظت کی ہے انتہی امامیہ کا اتفاق ہے کہ قرآن شریف حادث ہے چنانچہ ملا باقر نے نہج الفاضلین کے پہلے باب مین لکہا ہے کہ اعتقاد شیعون کا یہہ ہے کہ امر اور نہی اور اخبار اللہ تعالی کے حادث ہین اسواسطے قرآن حادث ٹہرا اور امامیہ کو قرآن شریف کے کامل ہونے مین کلام ہے یہی باعث ہی کہ اس فرقہ کو قرآن شریف حفظ نہین ہوتا غرض کہ سستی اعتقاد کے سبب نوبت یہان تک پہونچی کہ میت پر بجاے کلام اللہ کے مرثیہ خوانی ہوتی ہی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ کلام اللہ مین خلافت شیخین کی خبرین اور خلفاء راشدین کی بزرگیان اور ازواج مطہرات رسول مقبول کی خاصکر عایشہ

صدیقہ اور اکثر تائید مذہب اہل سنت کی بلا تاویل ظاہر ہے بڑی کوشش
اور جانفشانیکے بعد علمائے متاخرین امامیہ کی یہہ رائے قرار پائی کہ
عثمان بن عفان نے قران شریف سے چند آیتون کو نکال کر قرآن شریف
کو ناقص کر دیا اور کہتے ہین قرآن کامل امام مہدی پاس ہے اور چند
سورتین اور آیتین جمع بھی کی ہین اور انکو قران کی سورتون اور آیتومین
قرار دیتے ہین مگر نماز مین نہین پڑہتے افسوس کہ امامیہ کو اون کے
اصول نے کیسا خراب کیا ہے باوجودیکہ یہہ قول پاک پروردگار کا ہے
کہ اسکے ہم نگہبان ہین کوئی اسکو تبدیل تحریف نہین کر سکتا امامیہ کا
وہی زعم ہے کہ عثمان ابن عفان نے کمی بیشی کر دی اصل قرآن امام آخر
الزمان پاس ہے اور اصل حال یہہ ہے کہ رسول مقبول پر چالیس برس
کی عمر کے بعد جب نبوت ہوئی تو کلام اللہ نازل ہونا شروع ہوا اور ۲۳
برس کامل ہین اوترچکا امام آخر الزمان ہنوز پیدا ہی نہین ہوئے اونکے
پاس کیونکر پہونچگیا اور جو امامیہ کا یہہ قول ہے کہ امام آخر الزمان پیدا ہوچکے
غائب ہین اور زندہ ہین یہہ امر محض غلط ہے اور بالکل بے اصل مثل اسکی
یہہ ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ کے دو صاحبزادے اسحاق اور اسماعیل

ہین حضرت اسحاق کی اولاد مین کل نبی بنی اسرائیل گذرے اور ہمارے
رسول مقبول اولاد حضرت اسماعیل مین پیدا ہوئے اسیطرح دو حضرات
امام حسن اور امام حسین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہین کل امام حضرت
امام حسین کی اولاد مین پیدا ہوئے امام آخر الزمان حضرت امام حسن
کی اولاد مین ہون گے اور والدین کا نام بہی عبد اللہ اور آمنہ ہوگا اور
چالیس برس کی عمر مین ظاہر ہون گے اسمین کسیطرح کا شک و شبہ نہین
ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اگر کلام اللہ جمع کرتے تو خواہ مخواہ اپنی اولاد
کو دیتے نہ کہ بالا بالا امام آخر الزمان پاس پہونچ جاتا حضرت امام عسکری
نے جو تفسیر کہی اسی قرآن پر ہے سب اماموں کا عمل درآمد اسی پر رہا
اکثر علمائے متقدمین امامیہ کا قول ہے اسمین تبدیل و تحریف کچہہ نہین
جسقدر نازل ہوا وہ کل یہی ہے جو موجود ہے مگر امامیہ اپنے اصول کو
کیا کرین کہ جو روایت خلاف اہل سنت کے ہو اوسپر عمل کرنا چاہیے
چونکہ اہل سنت کے نزدیک قران شریف مین تبدیل و تحریف نہین ہوئی
امامیہ کو اس امر کا اقرار اب مشکل ہے امامیہ نے اکثر قران مجید کی
آیتون مین اہل سنت سے خلاف کیا ہے چنانچہ کافی کلینی کی کتاب الحجۃ مین

لکھا ہے کہ مراد اس آیہ کریمہ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰیھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ۔ اور جو اسکے ساتھہ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپس مین تو دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدہ مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی ۔ اما سیہ کہتے ہین کہ امیر المومنین اور فاطمہ زہرا اور حسنین ہین اور اہل سنت کے نزدیک اس آیہ کا نزول چار ون اصحاب کے حق مین ہے اور خلاصۃ المنہج مین شروع پارہ اول مین تفسیر آیہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ۔ راہ بتاتی ہے ڈر والون کو جو یقین کرتے ہین بن دیکھا ۔ کہتے ہین مراد اس سے ایمان لانا امام آخر الزمان پر ہے اور سورہ قصص مین آیا ہے ۔ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَۃِ الْمُبٰرَکَۃِ ۔ میدان کے داہنے کنارے سے برکت والے تختہ سے اور تہذیب الاحکام کی کتاب الزیارت مین حضرت امیر سے روایت کی ہے کہ شاطی الواد الایمن اشارہ فرات سے ہے اور بقعۃ المبارک اشارہ کربلا ہے اور قرآن مجید مین جہان جہان الفاظ رحمت کے ہین اما سیہ کے نزدیک وہ سب امیر کی شان مین ہین اور اونکے شیعون کی اور جہان جہان لفظ عتاب کے ہین وہ مخالفون کی نسبت ہین اور اس خیال سے وہ لفظ خلفاے ثلثہ کی ندات

مین جانتے ہین جیسا تفسیرون مین اونکے علمانے لکھا ہے اور کہتے ہین یعنی قرآن کے کون جانتا ہے اسکا علم آئمہ ہدی پر ختم ہو چکا مگر مطالب امامیہ اس مین یہہ ہے کہ عمر فاروق نے جو کہا کہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے امامیہ اکثر یعنی آنجو آئمہ ہدی سے منسوب کرتے ہین قیاس مین نہین آتا جیسا حق الیقین مین پانچوین باب کے نوین مقصد مین لکھا ہے قول امام جعفر صادق **قولہ تعالی** وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا فِرْعَوْنَ - اور ہامان سے یہان مراد ابوبکر اور عمر ہین انتہی اس یعنی سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاید امامیہ کے خدا تعالی نے بحالت تقیہ فرمایا ہے اہل سنت کے نزدیک کعبہ کہ سجدہ گاہ انبیا علیہ الصلواۃ کا ہے شرف ذاتی ہے تمام روے زمین پر اور یہہ بات حکم خدا اور رسول سے ثابت ہے امامیہ کے نزدیک کعبہ سے کربلا کی زیادہ فضیلت ہے جیسا حق الیقین مین پانچوین باب کے نوین مقصد مین لکھا ہے منقول حضرت جعفر صادقؑ سے کہ فرمایا آپ نے کہ جب زمین نے آپمین اپنا فخر کیا تو کعبہ نے کربلا پر اپنا فخر ظاہر کیا حق تعالی نے کعبہ کو وحی بھیجی کہ چپ رہ کربلا پر فخر مت کر اور یہہ بھی لکھا ہے کہ کربلا کو اس معرکہ سے پہلے کی بزرگی حاصل ہے مگر یہہ بات قیاس مین نہین آتی اور نہ یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سو لحذا یا شیر خدا کبھی کربلا کی زیارت کو تشریف لیگئے ہون اور تہذیب الاحکام کے باب

حد الحرم الحسین مین لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے کربلا کو چوبیس ہزار برس پہلے کعبہ کی پیدایش سے پیدا کیا اور کعبہ پر اوسکو بزرگی دی اور پاک کیا اور لکھا ہے کہ عرفہ کے روز اگر زیارت قبر امام حسین کی کرے اور اوسروز کعبہ کے حج کو نجاے تو ہزار در ہزار ثواب حج با امام مہدی اور ہزار در ہزار ثواب عمرہ بارسول خدا حاصل ہو بالیقین یہہ حکم جھوٹا کرنے حج اور مسلمانون مین باعث تفرقہ ڈالنے کا ہے قیاس مین ہرگز نہین آتا کہ یہہ ارشاد آئمہ ہدی کا ہو اور نہ یہہ ثابت ہوتا ہے کہ آئمہ ہدی نے کبھی اسپر عمل کیا ہو یہی وجہہ ہے کہ امامیہ حج ادا نہین کرتے کربلا کی زیارت کو حج تصور کرتے ہین اور حاجی کربلائی کے نام سے مشہور ہوتے ہین اور اہل سنت کے نزدیک بعد حج ادا کرنیکے زیارت رسول مقبول کے روضہ مطہرہ کی اور اوسکے بعد زیارت نجف اشرف کی اوسکے بعد کربلا کی اور کافی کے باب الزیارت مین امیر المومنین کا قول لکھا ہے کہ فرمایا حضرت علی نے کعبہ حرم خدا کا ہے اور مدینہ حرم رسول اللہ کا اور کوفہ میرا حرم ہے اور جامع اخبار مین دوسرے باب کی ساتوین فصل مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے جسنے حج مکہ کا کیا اور مدینہ مین میری زیارت کو نہ آیا اوسنے مجھپر ظلم کیا اور جفا کی اور جسنے مجھپر جفا کی مین اوسکے ساتھہ بروز قیامت جفا کرون گا۔

## دوسرا حصہ نبوت اور امامت کے بیان مین

امامیہ کہتے ہین نبیون کا پیدا کرنا خدا پر واجب ہے جیسا حق الیقین کے چوتہی باب مین لکہا ہے کہ پیدا کرنا پیغمبرون کا خدا پر واجب ہے عقلاً اسواسطے کہ لطف خدا پر واجب ہے اور اہل سنت کے نزدیک پیغمبرون کا پیدا کرنا عین عنایت اور احسان پروردگار ہے جیسا حق تعالی نے فرمایا ہے۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا یعنی احسان کیا اللہ جلشانہ نے مومنین پر کہ اونہین مین سے نبی پیدا کئے یہہ آیت صریح دلالت کرتی ہے احسان پر نہ وجوب پر اور عدد انبیا مین اختلاف ہی تواریخ کا مگر مشہور ہے کہ ایک لاکہہ سے زیادہ نبی ہوئے اور قران شریف مین جو نام وارد ہین وہ یہہ ہین حضرت آدم حضرت شیث ادریس نوح ہود صالح ابراہیم اسماعیل اسحاق یعقوب یوسف لوط ایوب شعیب خضر موسی ہارون الیاس عزیر ذالکفل ذوالقرنین یسع یونس داود سلیمان زکریا یحیی عیسی محمد الرسول اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اونکی نبوت مین کچہہ فرق نہین ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔ مگر بعضے اولو العزم اور افضل ہین جیسا کہ ارشاد ہوا فَضَّلْنَا بَعْضَہُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔ اور حق الیقین کے چوتھے مقصد مین لکہا ہے کہ تمام انبیا سے افضل نبی آخر الزمان ہین اور بعد اونکے ابراہیم سب انبیا سے افضل ہین انتہی امامیہ کہتے ہین حضرت امیر المومنین انبیاء اولو العزم سے افضل ہین۔ اکثر علما کے فرقہ اہل اسلام متفق

ہین کہ کل انبیا معصوم اور کبیرہ صغیرہ سے اور دروغ و بہتان سے منزہ ہین
اور جمیع اوصاف سے موصوف ہین مگر کہتے ہین قبل ہونے نبوت کے اکثر انبیا
سے صغیرہ واقع ہوا ہے عیون الاخبار کے پندرہوین باب مین لکھا ہے اور جو بعد
نبوت اونسے خطا ہوگئی وہ فوراً اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے بعد تنبیہ محو کردی
اور کہتے ہین سہو و نسیان بہی انبیا سے صادر ہوا ہے جیسا استبصار مین کتاب
الصلوٰۃ کے باب الشک مین لکھا ہے کہ حضرت رسولخدا نے ظہر کی دو رکعت
پڑہکر نماز ختم کردی اور بعد اطلاع ہونے کے پہر ادا کی اور حق الیقین کے چوتھے
باب کی تیسری فصل مین لکھا ہے کہ کمال عقل اور زیرکی اور فطانت اور شجاعت
اور ترک دنیا صفات نبوت ہین مگر امامیہ نے جو بعض اقوال رسول کریم اپنی
کتابون مین لکھے ہین اسکے خلاف ہین یعنی کفر اور کذب اور مکر اونکی نسبت روا رکہے
ہین جیسا کلینی مین کتاب الایمان کے باب اصول الکفر مین لکہا ہے حضرت آدمؑ
کو برابر ابلیس علیہ اللعن کے اور وجہ یہہ لکہی ہے کہ مراتب ائمہ ہدی اونکو دکہائے
گئے اونکو دیکہکر حسد کیا اوسپر اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مسلط کیا اوسنے
بہکاکر بہشت سے نکلوا دیا یہہ فرقہ کیا سوتہہ بہت ہے کہ نبیون سے بہی
بے ادبی کرنیسے نہین چوکتا اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ کے آخر مین فرماتا ہے مانا

رسول نے جو کچھ اوترا اوسکو اوسکے رب کیطرف سے اور مسلمانون نے سب نے مانا اللہ کو اور اوسکے فرشتون کو اور اوسکی کتابون کو اور رسولون کو ہم جدا نہین کرتے کسیکو اوسکے رسولون سے ہمنے سنا اور قبول کیا اور اگر ایسا ہوتا تو پاک پروردگار یہہ کیون فرماتا کہ ہم نے حکم دیا فرشتون کو سجدہ کرو آدم کو سب نے سجدہ کیا شیطان نے نہین کیا راندہ درگاہ ہوا اور رسولخدا نے بہی اسباب مین کوئی حدیث نہین فرمائی مصنف کتاب کو شاید شیطان نے تعلیم کیا ہوا ایسا بیہودہ کلام اوس نبی کی نسبت سونہہ سے نکالا جو تمام مخلوق کے باپ ہین اور معصوم اور صغیرہ اور کبیرہ سے پاک ہین بلکہ یہہ بات مشہور ہے کہ جب حضرت آدم کو حال رتبہ حضرت رسولخدا کا معلوم ہوا آپ نے بڑا فخر بلکہ کسیکا شعر ہے

فخر آدم کو نہوتا جو فرشتہ ہوتا + نبی آدم سے جو منسوب ہوا خوب ہوا۔

اور ویسے ہی جو شخص اپنی اولاد صاحب عزت پاتا ہے وہ فخر کرتا ہے اور باوجود ایسے اقوال کے پہر امامیہ درستی عقیدہ کا انبیا سے دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین اہل سنت انبیا کو معصوم نہین سمجہتے اور اس اتہام مین کتابین لکہی ہین۔

اکثر علما کا قول ہے کہ تولد آنحضرت صلعم ربیع الاول کی بارہ روز دوشنبہ کو ہوا جامع عباسی مین ساتوین باب کی چوتہی فصل مین لکہا ہے ۱۷ ربیع الاول

روز جمعہ قریب طلوع مکہ مین آپ پیدا ہوئے عام الفیل مین کنیت آپ کی
ابو القاسم ہے اور جو تاریخ بارہ ربیع الاول روز دوشنبہ مشہور ہے وہ سنیون
کا قول ہے انتہی اور ایسا ہی اختلاف وفات مین ہے کافی کی کتاب الحجتہ
مین لکھا ہے کہ تولد آنحضرت صلعم بارہ ربیع الاول جمعہ کا دن اور وفات بارہ
ربیع الاول روز دوشنبہ ہے اور اہل سنت کے نزدیک تولد بارہ ربیع الاول
روز دوشنبہ ہے اور جامع عباسی مین وفات آنحضرت صلعم ۲۸ صفر اور ایک روایت مین
۱۸ ربیع الاول لکھی ہے۔ امامیہ کہتے ہین عائشہ صدیقہ اور اصحاب کبار
شریک تجہیز و تکفین رسول کریم نہین ہوئے اور جلاء العیون مین پہلے باب
کی پانچوین فصل مین لکھا ہے کہ ابو بکر نے پیش امام ہونا چاہا مگر حضرت
امیر نے ہونے نہ دیا اور نماز جنازہ خود پڑہی پہر سب اصحاب کو رخصت دی
کہ دس دس آدمی آکر نماز ادا کرین یہانتک کہ اہل مدینہ اور اطراف مدینہ نے
اسیطرح نماز پڑہی اور یہہ بہی لکھا ہے کہ امیر المومنین نے معہ سلمان اور
ابوذر اور مقداد اور حسنین اور فاطمہ کے نماز ادا کی اور عائشہ باوجودیکہ اوسی
حجرے مین موجود تہین مگر نماز سے مطلع نہین ہوئین وجہہ یہہ تہی کہ جبرئیل نے اونکی آنکہین
بند کردی تہین اور کتب اہل سنت مین لکھا ہے کہ اصحاب حل و عقد نے وقت

رحلت آنحضرت صلعم کے اس اندیشہ سے کہ کفار خلل انداز نہوون انتظام
خلافت ضرور سمجہہ کر شقیقہ بنی سعد مین مشورہ کرتے تھے اور ابوبکر کو اتفاق کر کے
خلیفہ کیا اور اوسکی بیعت کی بعد قرار پانے خلافت کے خود ابوبکر مع جماعہ صحابہ آکر غسل
و تکفین مین شامل ہوئے اور برضامندی عائشہ صدیقہ کے اوسی حجرہ مین دفن کیا
اور باستصواب ابوبکر اور عائشہ تمام اصحاب نے آکر نماز ادا کی اور جب تک دفن کیا
سب صحابہ درود شریف پڑہتے رہے ۔ اکثر علما کا اتفاق ہے کہ انتظام جہان اور
ہدایت گمرہان کیواسطے امامت کا ہونا واجب ہے کہ امام ہونا ہمنائی عالم کا باعث
ہے امامیہ کہتے ہین امامت خدائیتعالی پر واجب ہے جیسا قواعد العقاید مین تیسرے
باب کی دوسری قسم مین لکھا ہے اور امامت آئمہ طاہرین پر کلام آلہی کو دلیل لاتے
ہین کہ شروع سورہ قصص مین ہے **قولہ تعالی** ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا
فی الارض ونجعلہم ایمتہ ونجعلہم الوارثین ۔ اور ہم چاہتے ہین کہ احسان کرین اونپر
جو کمزور پڑے تہے ملک مین اور کردین اونکو سردار اور کردین اونکو قایم مقام اور
اس آیہ سے احسان آلہی ظاہر ہے نہ وجوب امامت اور امامیہ کا قول ہے کہ
کوئی زمانہ بدون امام کے خالی نہین ہے جیسا حق الیقین مین پانچوین باب کے
اول مقصد مین مذکور ہے اور ایساہی کافی کی کتاب الحجتہ مین ہے اور کہتے ہین کہ

امام مہدی نے پیدا ہو کر غیبت اختیار کر لی ہے اور یہہ عقیدہ امامیہ کا خاص واسطے ابطال خلافت خلفاء ثلثہ کے ہے اور اہل سنت کے نزدیک امامت واجب ہے خلق پر سمعاً کہ اوسکو امیر اور اپنا پیشوا سمجھین چنانچہ بعد رسول اللہ صلعم خلافت خلفاء راشدین پر رہی اور بعد تیس برس کے بموجب حدیث شریف ریاست ظاہری ہو گئی اور آئمہ کرام اوس سے علیحدہ ہو گئے اور فرقہ کا قول ہے کہ امامت واجب ہے خلق پر عقلاً اور فرقہ خوارج امامت غیر واجب جانتے ہین اور کہتے ہین امامت وقت فتنہ و فساد کے واجب ہے اور بعضے کہتے ہین امامت امن کیوقت چاہیئے۔ امامیہ کا اعتقاد ہے کہ امامت اصول دین مین سے ہے کہتے ہین امامت کا منکر کافر ہے اگر امامت خدا پر واجب ہوتی تو اللہ جلشانہ ضرور کتب اور صحف سماویہ مین جو پہلے انبیا پر نازل ہوئے خبر دیتا اور امت سابقہ او منکر کی نسبت حکم کافر ہونیکا لگاتی امامیہ کے نزدیک امامت کا اعتقاد سخت مشکل ہے اور اصول خمسہ سے کافی کی کتاب الحجۃ مین لکھا ہے اپنے امام کو پہچان لو جب پہچان لیا پھر کسیکا ضرر نہین جو پہلے کیا یا پیچھے کرو۔

امامیہ کا قول ہے امام کیواسطے شرط ہے کہ سب وقت سے افضل اور معصوم ہو اور بنی ہاشم ہو مثل پیغمبر کے کیونکہ اصلح خدا پر واجب ہے جیسا حق الیقین

مین پانچوین باب کے دوسرے مقصد مین لکھا ہی اور یہہ سب تجدید واسطے جھوٹا کرنے
خلافت اصحاب ثلثہ کے اوٹھائی گئی ہی لیکن آئمہ ہدی کی نسبت سہو و نسیان جائز رکھتے ہین
جیسا عیون الاخبار الرضا کے انیسوین باب مین لکھا ہی اور یہہ بھی امامیہ کا قول ہی کہ حضرت
امیر اپنی عہد خلافت مین تقیہ کرتے تھے اور اسی سبب سے سیرت شیخین پر عمل کرتے
تھے اور اسیطرح سب آئمہ طاہرین نے تقیہ کیا کہ سیرت شیخین اختیار کی اور یہ بات خلاف
شان شجاعت کے ہے امامیہ سے پوچھنا چاہیے کہ حضرت امیر نے تقیہ کر کے سیرت شیخین اختیار
کی اور اسیطرح سب ائمہ طاہرین نے ویسا ہی کیا پھر تم تو خاص شیعان علی ہو تقیہ کر کے
سیرت شیخین کیون نہین اختیار کرتے جب حضرت علی اور ایمہ طاہرین تمسے روز قیامت
سوال کرینگے ہمنے تقیہ کر کے جو کام کیا تمنے ہماری راہ کیون نہین قبول کی اوسوقت
کیا جواب دوگے اور اہل سنت کے نزدیک امامت سے فائدہ ہدایت خلق ہی۔ نہ کہ
بالعکس اوسکے کہ تمام خلق اون کے قول و فعل سے مغالطہ مین پڑے حالانکہ خواجہ
نصیر نے قواعد العقاید کے فصل امامت مین لکھا ہی کہ امامت ریاست و غیرہ ہی واسطے
ترغیب دلانے عوام الناس کے طرف حفظ مصالح دین و دنیاوی کے اور جو چیز ضرر اونکی
زجر کیا جائے۔ اور اہل سنت خلفائے راشدین کو تمام امت سے افضل جانتے ہین
اور اکثر علما ابوبکر رض کو خلفاء اربعہ سے افضل جانتے ہین بدلیل اجماع اونکی خلافت

کے ۔ اور ایک گروہ قایل ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بعض اوصاف مین
خلفاء رسول سے افضل ہین اور اسمین شک نہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
قریب تر ہین قرابت مین رسول مقبول کے اور داخل ہین آیہ تطہیر مین اور اہلسنت
خاص اونکے نام پر کرم اللہ وجہہ کہتے ہین اور سلسلہ تمام بیعت کا امیر المومنین تک
پہونچتا ہی اور درود مین لفظ آل محمد کو اصحاب محمد پر مقدم رکھتے ہین اور نذر نیاز
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور فاطمہ زہرا اور امامین شہیدین کرتے ہین اور سختی
اور مہمات مین اونسے رجوع کرتے ہین اور ذوات ائمہ ہدی کو کبایر صغایر سے محفوظ
جانتے ہین مگر اس بات مین سب متفق ہین کہ عصمت ذاتی خاص نبوت سے متعلق ہے
اس صفت مین دوسرا شریک نہین ہے مگر بعض صفتین امت کے خاص لوگونمین
پائی جاتی ہین جیسا من یحضرہ الفقیہ کی کتاب الحجۃ مین لکھا ہی کہ جو کعبہ مین داخل ہوا
رحمت الہی مین داخل ہوا اور جب باہر آیا گناہون سے صاف ہو گیا اور وہ معصوم ہے
اور گناہون سے مغفور رہا باقی عمر تک باینمعنی تو خلفاء ثلثہ بھی معصوم ہین اور گناہون
اول و آخر سے پاک ہین کیونکہ امامیہ کے نزدیک حج کے واسطے اسلام کی شرط نہین ہے

نام بارہ امام مندرجہ کتب اہل سنت بطور حال مجمل معہ تعداد اولاد اور نام اونکے

اول امام حضرت علی کرم اللہ وجہہ کنیت ابو الحسن اور ابو تراب اور لقب اسد اللہ اور

معلی اور مرتضے ہی رسول خدا کے چچازاد بھائی ہین مشہور آپ کے نو بیبیان ہین اول فاطمہ زہرا دوم ام المومنین سوم اسماء چہارم حبیبہ پنجم امامہ ششم خولہ ہفتم لیلی ہشتم تمیما نہم سعیدہ اور اولاد آپکی حسن و حسین محسن زینب ام کلثوم اور رقیہ بطن فاطمہ زہرا سے اور محمد اکبر بطن خولہ سے اور محمد اوسط بطن امامہ سے اور عبد اللہ اور ابو بکر بطن لیلی سے اور عباس اور عثمان اور جعفر اور عبد اللہ ثانی بطن ام المومنین سے اور ام الحسن اور امۃ الکبری بطن سعیدہ سے اور یحیی اور عون بطن اسماء سے اور عمر بطن ام حبیبہ سے دوم امام حسن کنیت ابو محمد اور لقب اکبر اوسط تیسرے سال ہجرت کی مدینہ مین پیدا ہوئے مشہور ہی کہ آپکو نکاح سے زیادہ رغبت تھی اکثر نکاح کے بعد طلاق دیدیتے تھے تاریخ الخلفا مین لکھا ہے کہ آپنے نوے ۹۰ نکاح کئے اور آپکی اولاد مین اختلاف ہی موافق روایت الاحتجاج بارہ لڑکے زید حسن مثنی عمر عبد اللہ قاسم حسین عبد الرحمان عبد اللہ ثانی محمد ابو بکر طلحہ محمد ثانی اور پانچ دختر ام الحسن ام عبد اللہ ام سلمہ ام الخیر ام تمام سیوم امام حسین علیہ السلام کنیت عبد اللہ اور لقب زکی اور سبط ثانی ہے ہجرت کے چوتھے سال مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے مشہور ہی کہ آپکے تین فرزند علی اصغر جنکا لقب زین العابدین ہی بطن شہربانو دختر یزدجرد شاہ

فارس سے پیدا ہوئے اور علی اکبر بطن لیلی بنت ابی مرہ سے پیدا ہوئے اور اٹھارہ
برس کی عمر مین معرکہ کربلا مین شہید ہوئے اور عبداللہ کہ جعفر اور علی اصغر انکے
لقب تھے ایک عورت بنی قضاعہ کے بطن سے پیدا ہوئی اور واقعہ کربلا مین
شیرخوارہ شہید ہوئے اور دو دختر فاطمہ صغری بطن ام اسحاق سے پیدا ہوئین
اور حسن مثنی بن امام حسن عم سے منکوحہ ہوئین اور سکینہ بطن رباب
بنت امراء القیس سے پیدا ہوئین اور قاسم بن امام حسن سے منسوب ہوئین
چہارم امام زین العابدین نام آپ کا علی اصغر باعتبار نام حضرت علی
کرم اللہ وجہہ اور کنیت ابو الحسن اور لقب زین العابدین ہے۔ پنجم شعبان ۳۸ھ
کو مدینہ مین پیدا ہوئے اور فاطمہ بنت امام حسن عم سے کتخدا ہوئے واقعہ کربلا مین
بائیس برس کے تھے روایت مشہور ہے کہ آپ کے گیارہ لڑکے تھے محمد باقر عبداللہ
اکبر۔ عبداللہ اصغر حسن حسین اکبر حسین اصغر بطن فاطمہ بنت امام حسین سے
اور باقی اولاد اور بیبیون اور کنیزون سے ہوئی اور چہار دختر تھین پنجم امام محمد کنیت
ابو جعفر اور لقب باقر تھا تیسرے صفر ۵۷ھ ہجری جمعہ کو مدینہ مین پیدا ہوئے
واقعہ کربلا مین تین برس کے تھے چار لڑکے جعفر اور عبداللہ کا نام مشہور ہے اور دو کا
نام نہین معلوم اور اولاد سوا جعفر صادق کے اور کی نہین ہے۔ ششم امام
جعفر کنیت ابو عبداللہ اور لقب صادق ہے۔ ہفتم رمضان روز دوشنبہ یا سوم

ہجری مین مدینہ مین پیدا ہوئے بقول صحیح آپ کے چھہ لڑکے تھے اسماعیل عبداللہ
اسحاق محمد علی موسی پانچ صاحبزادے در حیات والد بزرگوار رحلت کر گئے موسی بن جعفر
بعد والد کے امام ہوئے اور اولاد سوائے عبداللہ کے سب کی دنیا مین باقی ہے
اور ایک لڑکی ہفتم امام موسی کنیت ابوالحسن اور لقب کاظم ہے ساتوین صفر ۱۲۹ھ
ہجری مین پیدا ہوئے اولاد مین آپکی اختلاف ہے ابن اخضر نے بیس ۲۰ لڑکے لکھے ہین
علی رضا زید عقیل ہارون حسن حسین عبداللہ عبیداللہ عبدالرحمان اسماعیل
اسحاق یحیی احمد ابوبکر عمر جعفر اکبر جعفر اصغر حمزہ عباس قاسم اور اٹھارہ دختر
خدیجہ حلیمہ اسماء کبری اسماء صغری فاطمہ کبری فاطمہ صغری زینب کبری زینب صغری
ام کلثوم کبری ام کلثوم صغری ام عبداللہ ام قاسم آمنہ حکیمہ محمودہ امامہ
میمونہ - ہشتم امام علی کنیت ابوالحسن اور لقب رضا ہے - گیارہ ربیع الآخر
۱۵۱ھ یا ۱۵۳ھ ہجری مین روز پنجشنبہ کو مدینہ مین پیدا ہوئے آپکے پانچ لڑکے
محمد حسن حسین جعفر ابراہیم اور ایک دختر عائشہ - نہم امام محمد کنیت ابوجعفر
اور لقب جواد اور تقی ہے گیارہ رجب روز سہ شنبہ ۱۹۸ھ ہجری مین مدینہ مین
پیدا ہوئے آپکے دو لڑکے علی اور موسی اور دو دختر فاطمہ اور امامہ اور اولاد
دونون کی باقی ہے - دہم امام علی کنیت ابوالحسن اور لقب نقی ہے اور ہادی ہے

اور عسکری بھی اسوجہ سے ہی کہ سرمن رای مین مقیم تھے اور بسبب سکونت خلیفہ
لوگ سرمن راے کو عسکر کہتے تھے اوس سبب سے عسکری لقب ہوا۔ ۱۳ رجب
روز سہ شنبہ ۲۱۴ ہجری مدینہ منورہ مین پیدا ہوے آپکے چار لڑکے حسن حسین
جعفر محمد اور ایک دختر عالیہ یا عایشہ ۔ یازدہم امام حسن کنیت ابو محمد اور لقب
عسکری ہے روز پنجشنبہ ماہ ربیع الاول ۲۳۱ یا ۲۳۲ ہجری مین پیدا ہوے
ایک لڑکا محمد نام سرمن راے مین بطن سوسن سے پیدا ہوا کہتے ہین شیرخوارہ
فوت ہوگیا اسی سبب سے جعفر بن علی نقی نے ترکہ اپنے بھائی حسن عسکری کا لیا
اور بعضے کہتے ہین وقت وفات امام وہ پانچ برس کے تھے اور سات برس کی
عمر مین فوت ہوی اور بعضون کا قول ہے کہ بعد وفات والد وہ عمر پانچ برس کے سرمن راے
سے چلے گئے اور وہ سال مخفی رہ کر ظاہر ہوے پھر وفات پائی اور شیخ رکن الدین
علاء الدولہ کہ اولیاے کاملین سے ہین لکھتے ہین کہ محمد بن عسکری جس وقت
پوشیدہ ہوے زمرہ ابدال مین داخل ہوے اور ترقی درجہ کی ہوتی رہی اور جب
علی بن حسین بغدادی قطب اوس زمانہ کے فوت ہوے محمد بن حسن عسکری نے
نماز جنازہ پڑھی اور اونکی جگہہ قایم مقام ہوے اور انیس برس قطب رہکر وفات

کی اور عثمان الجوشی الخراسانی نے نماز جنازہ پڑہکر مدینہ مین دفن کیا اور بجای اونکے قطب ہوے ۔ دوازدہم ۱۲ امام مہدی موعود نام اصلی اونکا محمد اور لقب مہدی اور خلیفۃ اللہ اور فاطمہ زہرا کی اولاد سے خاصکر نسل حضرت امام حسن ع سے ہونگے اور باپ کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ اور وہ آخر زمانہ مین جب فتنون کا ظہور ہوگا مدینہ مین پیدا ہونگے اور جب عمر چالیس برس کی ہوگی لوگ تلاش کرینگے وہ مدینہ سے مکہ کو تشریف لیجائینگے اور وہان کے اولیا اونکو شناخت کرکے زبردستی مسجد حرام مین اونسے بیعت کرینگے اوسوقت آسمان سے آواز آویگی کہ یہہ مہدی خلیفۃ اللہ ہین انکی تابعداری کرو اور وہ آواز سب لوگ سنینگے اور امامیہ کے نزدیک سلسلہ امامت کا یہہ ہے ۔ اول امام امیر المومنین ابو الحسن علی ابن ابیطالب دوم امام ابو محمد حسن سیوم امام عبد الحسین چہارم امام ابو الحسن علی ملقب بہ زین العابدین پنجم امام ابو جعفر محمد باقر ششم امام ابو عبداللہ جعفر صادق ہفتم امام ابو الحسن موسی کاظم ہشتم امام ابو الحسن علی موسی رضا ۔ نہم امام ابو جعفر ثانی محمد تقی دہم امام ابو الحسن نقی یازدہم امام ابو محمد حسن عسکری دوازدہم امام ابو القاسم محمد (مہدی) عسکری رضی اللہ تعالی اجمعین اور بعضے فرقہ امامیہ امام دوازدہم مین اختلاف کرتے ہین اور اہل سنت کے نزدیک بھی امامت آنحضرت مین شک و شبہہ نہین مگر مراد اوس سے خلافت نہین ہے

اور جو لکھا ہی کہ بارہ خلیفہ رسول صلعم کے اہل قریش سے ہونگے وہ اور ہین ۔
امامیہ اثناعشریہ کہتے ہین امامت بارہ اماموں کی حدیث خیر البشر سے ثابت ہی
اور جہاد خاصہ امام برحق ہے اس سے اصل مدعا اونکا یہہ ہی کہ فتح اور جہاد
خلفاء ثلثہ کا باطل ہے اس سے ضرور ہوا کہ جو اولاد ائمہ اثناعشریہ سے دعوی
امامت کرے اور تلوار لیکر کفار کو قتل کریے وہ مستوجب لعن و کفر ہوگی اس کی
یہہ بات نکلی ہی کہ اگر امامت اثناعشریہ قران سے ثابت ہوتی تو اولاد ائمہ سے
کوئی دعوی امامت نکرتا بلکہ جہاد سے کنارہ کشی کرتا ۔ کافی کی کتاب الحجۃ مین
بہت طول طویل یہہ نقل لکھی ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ جب زید ابن علی نے
جہاد کا قصد کیا ابان سے فرمایا کہ حق رفاقت ادا کرے ابان نے جواب دیا باوجود
موجود ہونے امام کے انحراف نہین کر سکتا زید نے فرمایا ہمارا باپ جب کھانا
گرم دیکھتا تھا ہمکو ٹھنڈا کر کے کھلاتا تھا تعجب ہی کہ اوسنے آتش دوزخ کی
ہمسے شفقت نہین کی اور تجھکو دین سے خبردار کیا اور مجھے علم دین سے
بیخبر رکھا ابان نے عرض کیا آپ پر قربان ہون آپ کو آپ کے باپ نے شفقت
پدری سے خبر نہین کی اسواسطے کہ اگر آپکو نصیحت کرتے اور آپ اوسکو قبول نکرتے
دوزخی ہوتے اور میرے دوزخ مین جانے سے آپکے باپ کو کچھہ اندیشہ نہ تھا

امامیہ کے نزدیک یہہ ابان نام شخص معتبر راوی کا ہی - اور ائمہ ہدی کا اصحاب ہی -
امامیہ کہتے ہین امام محمد ملقب مہدی پیدا ہوے چندی ظاہر رہی پھر غایب ہو گئے اسلئے کہ
زمانہ کسیوقت امام سے خالی نہین رہتا جیسا حق الیقین کے پانچوین باب کے آٹھوین اور نوین
مقصد مین لکھا ہے اور ایسا ہی کافی کی کتاب الحجتہ مین لکھا ہے اور ظاہر ہی کہ امامیہ کا عقیدہ
ہے کہ اصلح اور لطف خدا پر واجب ہی اور لازمہ اوسکا موجودگی امام ہی پس امام کی غیبت
مین صلاح عالم اور ہدایت کہ امامت کا فائدہ ہی حاصل نہوا اور اہلسنت کا مذہب یہہ ہی کہ امام مہدی
فاطمہ زہرا کے اولاد سے آخر زمانہ مین پیدا ہونگے اور دین خاتم المرسلین کا تقویت پاوے گا اوسوقت
مطلب اس آیت کا ھو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ظاہر
ہوگا اور حضرت عیسے اونکی امداد کو نزول فرما کر دشمنون کو مارین گے اوسوقت ایک دین
اسلام ہو جائیگا ہان عالم روحانی مین اہلسنت کی مدد کرتے ہین اور تادیب کفار کی ظاہر
ہوکر کرین گے اور بعض کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ امام حسن عسکری کے یہان ایک لڑکا پیدا
ہوکر صغر سن مین رحلت کر گیا اور بعضے امامیہ کہتے ہین کہ مہدی موعود پیدا ہوکر عہدہ امامت
بجالاکر رحلت کر گئے - کافی کی کتاب الحجتہ مین امام جعفر سے منقول ہی کہ خدا سے تعالی نے بتعین
کیا تہا کہ سنہ ۷۰ مین خروج امام مہدی ہوگا جب واقعہ کربلا ہوا اللہ تعالی نے اہل زمین پر غضبناک
ہوا وہ تعین موقوف کر کے سنہ ۱۴۰ مقرر کئے اور پھر فرمایا کہ ہمنے تمکو اس حال سے آگاہ کیا تہا تمنے

فاش کر دیا وہ تاریخ بھی موقوف کر دی پھر تعین تاریخ سے ہمکو آگاہ نہین کیا تعجب ہی کہ
جب اللہ تعالی نے سنہ ۷۰ تعین فرمایا تا آل کار اوسکو نہ معلوم ہوا کہ دوسری تاریخ مقرر کی اور
وہ فاش کرنے سے تاریخ موقوف ہوئی اور باوجود اسکے لکھتے ہین کہ وہ فاعل مختار اور دانائے
اسرار ہے پیچ ہے دروغ گوکو حافظہ نہین ہوتا مدعا امامیہ اس تقریر سے یہہ ہی کہ امامت مین بداء
واقع ہوا تعجب کی بات ہی کہ خدایتعالی نے خلق کو گمراہی مین ڈال دیا حالانکہ امامیہ کے نزدیک
لطف خدا پر واجب ہی ایسا کلمہ کہ افشا سے باعث گمراہی عالم کا ہوا امام معصوم کیطرف نسبت
کرتے ہین اور خلافت کے باب مین الزام افشا کا حفصہ اور عایشہ کے ذمہ دہرتے ہین او ظاہر ہی
کہ امام جعفر صادق سے لیکر امام عسکری تک بہت امام پیدا ہوے موافق عقیدہ امامیہ موقوف
نہین ہوے سوائے ازین خروج امام آخر الزمان سنہ ۷۰ تعین ہوا اور امام عسکری ۲۳۲ھ مین
پیدا ہوے یہہ ممکن کیونکر ہو سکتا ہی اور شافی شرح کافی کی کتاب الحجۃ مین لکھا ہی کہ غیبت صغری
امام آخر الزمان بدن ہیولانی مین اور غیبت کبری بدن مثالی مین ہی۔

امامیہ کا اعتقاد ہی کہ جسوقت امام محمد پیدا ہوے امام عسکری اونکے پدر بزرگوار دیکھنے کو گئے
صاحبزادے نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور قرآن پڑھا تا آدمی ڈرے امام عسکری نے
[illegible] ہین کہ ہم اماموں کی اولاد ایسی ہی ہوتی ہے اور یہہ حال حق الیقین
مین لکھا ہے اور امامیہ کا یہہ قول ہی کہ ائمہ طاہرین اپنی موت کے وقت سے آگاہ ہوتے ہین

جیسا کافی کی کتاب الحجۃ مین لکہا ہی اور سنیون کے نزدیک احوال بموجب آیہ قران سوا خدا تعالی دوسرا نہین جانتا اور امامیہ کا یہہ بھی قول ہے کہ آئمہ ہدی اگلا پچھلا حال سب جانتے ہین اور کہتے ہین امام مہدی نے دعوی امامت صغر سن مین کیا اسیواسطے بسبب خوف قتل دو برس کی عمر مین آدمیون کی نظرون سے غائب ہو گئے سر من را کے تہخانہ مین پوشیدہ ہین جیسا علل الشرایع کے باب علت مین لکھا ہی اور حق الیقین مین امامت کی بحث مین آٹھوین مقصد مین لکہا ہے سن شریف حضرت کا وقت امامت پہلے قول کے پانچ سال اور دوسرے قول کے چار سال اور تیسرے قول کے دو سال ور اوسی حال مین آپ سے معجزات ظاہر ہوتے تھے اور کہتے ہین آپکی بہت بڑی عمر ہی آخر زمانہ مین ظاہر ہونگے اور حضرت عیسی نزول فرما کر آپکی امداد کرینگے تعجب ہی کہ باوجود اس اقتدار کے ایام طفلی مین اعدا کے خوف سے پوشیدہ ہو گئے اور جو فائدہ امامت کا ہونا چاہیے وہ ہزار سال سے دور رہا اور اسقدر عمر کا دراز ہونا امت رسول کریم کی عمر سے قیاس مین نہین آتا۔ امامیہ کا قول ہی ائمہ ہدی کو علم اول و آخر حاصل ہے چنانچہ کافی مین کتاب الحجۃ کے باب علیحدہ مین لکھا ہی اور یہہ بھی تمہید صرف واسطے الزام دینے اصحاب ثلثہ کے نئے ہی ورنہ اوسی کتاب مین یہہ بھی لکہا ہی کہ علم غیب خاصکر ذات الہی ہے اور یہہ ہی مذہب اہل سنت کا ہی قولہ تعالی عندہ علم الغیب و علم الساعۃ۔ امامیہ کہتے ہین ائمہ طاہرین ملایک مقربین سے افضل ہین

یہہ حق الیقین مین چوتھے باب کے چوتھے مقصد مین لکھا ہے کہ علماے امامیہ نے
اسپر اتفاق کیا ہے کہ انبیا اور ائمہ طاہرین تمام ملایکہ سے افضل ہین انتہی اس جگہہ
سے یہہ بات پائی جاتی ہے کہ امامیہ جو امیر المومنین کو جبرئیل سے افضل جانتے ہین اگر
خالصاً لیہہ امر ہو تو اوسمین گفتگو نہین ہے۔
امامیہ بلاچاری رسول اللہ کو ظاہر مین برابر ائمہ طاہرین کہتے ہین مگر معراج وغیرہ مین
حکایتین فضیلت امیر المومنین کی بیان کرتے ہین اور کہتے ہین ائمہ ہدی اور انبیاء
مرسلین سے افضل ہین اور یہہ معنی احادیث ائمہ سے نکالتے ہین جیسا حق الیقین
مین پانچوین باب کے پانچوین مقصد مین لکھا ہے کہ اکثر علماے شیعہ کا یہہ اعتقاد ہے
کہ حضرت امیر اور ائمہ ہدی افضل ہین تمام پیغمبرون سے اور حدیثین اس بحث پر دلالت کرتی ہین
جیسا خلاصۃ المنہج مین سورہ صافات کی اس آیہ کی تفسیر مین لکھا ہے۔ وان من شیعتہ
لابراہیم جیسا کہ پیروان نوح سے خلیل اللہ ہین اور بعد اسکے لکھا ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ
نے کہا یا الہی مجھے شیعان علی ابن ابیطالب سے کر حق تعالی نے دعا اوسکی قبول کی اور
اوسکو داخل شیعان علی کیا اور رسول خدا کو اس حال سے خبر دی انتہی حالانکہ
عبارت کلام الہی سے ظاہر ہے کہ فضائل نوح کے ہین یہان سے کچھہ مناسب نہین ہے اور یہانسے
یہ بات نکلتی ہے کہ شیعان علی انبیا سے افضل ہین قیاس مین نہین آتا کہ شیعان علی

انبیا پر فضیلت رکھیں۔ کافی کی کتاب الحجۃ میں لکھا ہی کہ ائمہ طاہرین کو حضرت موسیٰ اور حضرت خضر سے علم زیادہ تھا اور کہتے ہیں حضرت امیر حضرت آدمؑ سے فضیلت میں زیادہ ہیں جیسا عیون الاخبار الرضا میں لکھا ہے اور مصائب النواصب میں جو تصریح ہے جنکی عبارت ہی کہ ائمہ ہدیٰ افضل ہیں تمام انبیا سے بعد ختم المرسلین کے۔

اہل سنت کا عقیدہ یہہ ہی کہ ذات خیر البشر معصوم مطلق اور افضل و ازاعلیٰ کل کائنات الٰہی سے ہی اوسکا نظیر اور مثل کوئی نہیں ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک اوسکی شان میں نازل ہوا ہے اور بعد رسول خدا وحی موقوف ہوگئی اور نزول جبرئیل موقوف ہوا اور درود خاص حضرت پر پڑھتے ہیں قول و فعل آنحضرت صلعم کو حدیث کہتے ہیں اور امامیہ کے نزدیک مرتبہ ائمہ طاہرین بلا واسطہ برابر مرتبہ رسول اور عصمت اور علم اور صدور معجزات ہے اور کہتے ہیں جبرئیلؑ واسطے فاطمہ زہرا کے وحی لاتے تھے کہ اوسکو مصحف فاطمہ کہتے ہیں اور امیر المومنین کو شریک معراج اور کلمہ شہادت جانتے ہیں اور درود سب ائمہ ہدیٰ پر پڑھتے ہیں اور قول ائمہؑ کو سنت اور قول رسول صلعم کو حدیث کہتے ہیں خاص کوئی صفت اور فضیلت ذات رسول مقبول کے واسطے مقرر نہیں ہی حالانکہ اسمیں کسیطرحکا شک نہیں ہی کہ حضرت امیر تعلیم و تربیت یافتہ رسول کریم کے ہیں اور جو کچھ حاصل ہوا فیضان صحبت نبوی سے ہوا جیسا نہج البلاغت میں لکھا ہی کہ بعضے اصحاب نے کہا یا امیر المومنین

آپکو علم غیب عطا ہوا ہے آپ نے تبسم کیا اور فرمایا یہہ علم غیب نہین ہے ایک علم ہے کہ جناب علم نے مجھے تعلیم کیاہے اور علم الغیب علم الساعۃ ہے وہ مخصوص خداتعالی کی ذات سے ہے۔ اور من لایحضر الفقیہ کے باب النوادر مین مذکور ہے اور آخر مین اوسی کتاب کے جو رسول خدا نے آداب جماع امیر المومنین کو کئے ہین درج ہین اور ایسا ہی حلیۃ المتقین مین چوتھے باب کی چوتھی فصل مین لکھا ہے وہ عبارت واسطے شرم عورات و اطفال اس رسالہ مین نہین لکھی اور اس قسم کی حدیثین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یا عثمان بن عفان کے حق مین رسول خدا نے بیان فرمائین کتب اہل سنت مین کہین درج نہین ہین اور کافی مین امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ مین ایک بندہ ہون بندگان رسول کریم سے پس مرتبہ امیر المومنین کا رسول مقبول کے مرتبہ کے برابر کیونکر ہو سکتا ہے اور دراصل اس بات مین شک و شبہہ کچھہ نہین کہ حضرت امیر کو کل فضائل اور بزرگیان بوجہ رسول مقبول و زوجیت خاتون قیامت سے حاصل ہوئین ورنہ حضرت امیر کے تین بہائی اور بھی ہین لیکن سیے کوئی اس فضائل کو نہین پہونچا اور نہج البلاغت مین کلام حضرت امیر کا درج ہے کہ آپنے فرمایا دو گروہ میرے سبب سے ہلاک ہونگے ایک وہ کہ بسبب زیادتی محبت کے مجھکو طرف غیر حق کے کھینچے دوسرا وہ جو مجھسے بغض رکھے بلکہ بہترین وہ لوگ ہین کہ افراط و تفریط مین برابر سمجھین اور بالیقین زیادہ تعریف بھی مناسب نہین اور انکار بھی اچھا نہین ایسی گفتگو سے آدمی گنہگار

نہین ہوتا۔

## باب دوسرا خلافت فضایل وغیرہ مین

پہلا حصہ خلافت کے بیانمین۔ اصل غرض امامیہ کی وجوب امامت علی اللہ سے عقلاً ابطال خلافت اصحاب ثلثہ ہی اور جب مدعا امامیہ کا امامت معنوی سے حاصل نہوا تو کہتے ہین کہ امامت دراصل نیابت اور خلافت رسول اللہ کی ہے چنانچہ حق الیقین کے پانچوین باب مین لکھا ہے کہ امام وہ شخص ہونا چاہیے جو مقتدا اور پیشوا تمام امت کا ہو اور تمام کام دینی اور دنیاوی نیابت اور جانشینی پیغمبر صلعم کے استقلال کے ساتھہ کرے انتہی اور اس باب مین احادیث فضائل امیرالمومنین کی تاویلین کر کے کہتے ہین کہ جب رسول کریم نے حجتہ الوداع سے فارغ ہو کر مدینہ کو مراجعت فرمائی تو غدیر مین بحکم الہی حضرت امیر کو اپنا وصی کیا اور عمر ابن الخطاب نے آپکو خوشخبری دی اس عبارت مین جسکا ترجمہ یہہ ہی یعنے خوب ہوا یا علی آج ہم سب خوش ہوے کہ تم مولی ہوے ہمارے اور کل مسلمانون کے اور ایسا ہی منہج الفاضلین مین باب دوم کے تیسرے منہج مین اور مصائب النواصب مین چوتھے جند کے چھٹے طایفہ مین مذکور ہی کہ دو بار جبریلؑ رسول مقبول پاس وحی لائے کہ علی کو منصب امامت پر قایم کر دو دو مرتبہ رسول کریم نے جبریلؑ سے عذر کیا اور کہا حق تعالے جانتا ہی کہ جو اصحاب کو علی کے ساتھہ عداوت ہی مین ڈرتا ہون کہ مبادا میری ضرر رسانی

مین جمع ہون پس ستغفار اس پیغام کا خدایتعالی سے کرو تیسری بار جبرئیل امین عتاب باریتعالی کا لاے اور سپر رسول مقبول نے علی کرم اللہ وجہ کو اپنا خلیفہ کیا عمر نے سب سے پہلے امیرالمومنین کو خوشخبری سنائی لیکن وصی کرنا پیغمبر صلعم کا امیرالمومنین کو خلافت بلا فصل کتب اہلسنت سے ثابت نہین ہے کیونکہ رسول خدا کو خلافت اصحاب کی حکم الہی سے پہلے معلوم ہو چکی تہی جیسا خلاصۃ المنہج مین سورہ تحریم کی اس آیت کی تفسیر مین۔

واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ الخ۔ اور جب چہپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سی ایک بات پہر جب اوسنے خبر کردی اوسکی اور اللہ نے جتا دیا نبی کو۔ لکہا ہے کہ رسول صلعم نے حفصہ سے فرمایا کہ بعد میرے تیرا باپ اور ابوبکر مالک امت کے ہونگے اور بادشاہی کرینگے حفصہ نے خوش ہوکر یہہ دونون بہید عایشہ سے ظاہر کئے انتہی اور ایسا ہی مجمع البیان مین اسی آیہ کی تفسیر مین لکہا ہے مگر امامیہ کو سولے اعتقاد بدا کے اور کوئی تجویز سوجہتی نہین کہ برطرفی اصحاب ور یتعالی امیرالمومنین کے ہو پس جو حدیثین اہلسنت کی کتابون مین خلافت شیخین پر وارد ہین مطابق آیات کلام الہی کے ہین اور جو حدیثین امامیہ حضرت امیر کی خلافت کے بارہ مین نقل کرتے ہین اونکی صحت مین اونہین کے علماء کو گفتگو درپیش ہے اوس طول کے بیان کی اس رسالہ مین گنجایش نہین اور اگر احادیث فضائل حضرت امیر خلافت پر دلالت کرتین تو مہاجر و انصار اور مقربان صحبت سیدالمرسلین

موجود تھے ہرگز انحراف حکم رسول اللہ سے نکرتے اور رسول مقتول کو از روی حکم الٰہی شیخین کی خلافت کا علم تھا اور خلافت باتفاق جمہور ظہور مین آئی امیر المومنین کو وصی فرماتے بلکہ آنحضرت صلعم کو احتیاج وصیت کی در باب تعین فرمانے امر خلافت کی باقی نرہی تہی اور نہج البلاغت مین امیر المومنین سے منقول ہی کہ طلحہ و زبیر سے آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھکو خلافت کی رغبت اور امامت کی حاجت نہ تھی لیکن تم مسلمانون نے میری مرضی کے خلاف مجھکو مسند خلافت پر بٹھا دیا اور عثمان کے بعد بھی آپ نے فرمایا کہ مجھکو امیر مت کرو بلکہ وزیر کرو اگر وصیت رسول مقبول ہوتی تو امیر المومنین کو اس قول کی گنجایش کیونکر ہوتی اور نزدیک اہل سنت کے امامت حضرت مین کچھہ شک و شبہ نہین اہل سنت کا عین ایمان ہی اور سزاوار ہی کہ احادیث غدیر امامت معنوی ہو نہ کہ اس سے خلافت مراد ہو اور کلام اہل سنت اور علماء صوفیہ سے اسجگہہ واضح ہوتا ہی کہ کل سلسلہ بیعت کا علی کرم اللہ وجہ تک پہونچتا ہی اور اون کے وسیلہ سے رسول الثقلین پر منتہی ہوتا ہے اور صاحب شافی شرح کافی نے کتاب الحجہ مین لکھا ہی کہ خلافت ظاہری خلفاء ثلثہ کو اور خلافت معنوی علی کرم اللہ وجہ کو ہی اور درحقیقت اہل سنت اسکو خوب جانتے ہین اور اچھی طرح سے واقف ہین کہ اونکے یہان سلسلہ بیعت جاری ہی اور ہر ایک کے پاس شجرہ موجود ہی امامیہ مذہب بے پیری بے مرشد ہی اس رمز سے کیون

واقف ہون ـــ حق الیقین مین چوتھے باب کی نوین قسم مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے
رسول الثقلین کو ایکسو بیس ۱۲۰ مرتبہ آسمان پر بلا کر ہر مرتبہ آنحضرت صلعم سے ولایت و امامت
علی کرم اللہ وجہہ کے باب مین فرایض سے زیادہ تاکید کی اور بہت مبالغہ کیا انتہی تعجب کی
بات ہے کہ اللہ جلشانہ نے باوجود حکم خلافت بہیجنے شیخین کے رسول مقبول کو امیرالمومنین
کی امامت و خلافت کیواسطے تاکید کری ہو علاوہ ازین تمام احکام کے لیے حکم الہی ایکبار
کفایت کرتا ہی ولایت کیواسطے اسقدر تاکید اور مبالغہ کی کیا ضرورت تہی اور جلاءالعیون
مین پہلے باب کی پانچوین فصل مین لکھا ہی کہ جسوقت رسول مقبول کو امیرالمومنین نے قبر مین
اوتارا حضرت رسول اللہ نے زبان سے بولکر امیرالمومنین کی فرشتون سے سفارش کی
اونہون نے جواب مین کہا کہ ہم اعانت و خیرخواہی مین حاضر مین اسمین تقصیر نکرین گے ہمارا
صاحب اور امام اور پیشوا ہے آپکے بعد ہمیشہ ہم آپکے پاس آوین گے لیکن اسوقت کے سوا
ہمکو کوئی دیکھے گا نہین اور نہ ہماری آواز سنے گا انتہی بس باوجود اس وعدہ کے امامیہ
جو سخنان نسبت امیرالمومنین کے عہد خلافت شیخین مین بیان کرتے ہین قیاس مین نہین
آتین اور جلاءالعیون مین پہلے باب کی چھٹی فصل مین لکھا ہی کہ جب ابوبکر نے خلافت
غصب کی حضرت امیر نے ابوبکر سے کہا کیا رسول اللہ صلعم نے میری اطاعت کا تمکو حکم
نہین دیا ابوبکر نے جواب دیا اگر رسول خدا نے ہمکو حکم دیا ہوتا تو ہم ضرور اطاعت

کرتے حضرت امیر ابوبکر کو اپنے ہمراہ مسجد قبا مین لیگئے ابوبکر نے بچشم خود
رسول خدا کو دیکھا اوس وقت امیر المومنینؑ نے کہا یا رسول اللہ ابوبکر کہتا ہے
ہمکو رسول خدا نے میری اطاعت کا حکم نہین دیا رسول خدا نے فرمایا کہ اب مین
دوبارہ حکم کرتا ہون امیر کی اطاعت کرو ابوبکر خایف ہوا اور وہان سے پھرا راہ مین عمر
ملاقی ہوا اور ابوبکر سے کہا تجھکو کیا ہوا ہے ابوبکر نے کہا رسول خدا نے ایسا ایسا مجھسے کہا
عمر نے کہا ہلاک ہون وہ جنہون نے تجھہ احمق کو اپنا سردار بنایا ہے تو نہین جانتا یہہ سب
سحر سازی بنی ہاشم کی ہے انتہی اس بات کو کوئی اہل ایمان یقین نہین لا سکتا کہ ابوبکرؓ
نے عمرؓ کے بہکانے سے ارشاد زبانی رسول صلعم پر خیال نکیا ہو پس ایسی ایسی بے اصل
روایتین علماے امامیہ واسطے رہنمائی اپنے فرقہ کی بیان کرتے ہین جنکا اس رسالہ
مین لکھنا سوء ادب ہے اہل بصیرت پر ظاہر ہے کہ ایسے کلمات بے لطف ہے مدعا بے اصل
اور بے حقیقت ہے۔ امامیہ کے نزدیک خلافت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کا حق
تھا ابوبکر نے غصب کر لیا تھا اور کہتے ہین لطف خدا پر واجب ہے اور اوسکا وجود امام
مستلزم ہے اور امامت نیابت رسول اللہ کی ہے اور چاہیے کہ امام معصوم مطلق ہو اور
کہتے ہین جو امر حق تعالی پر واجب تھا وہ اوسنے کر دیا یعنی اکیسوین ۲۱ مرتبہ رسول مقبول
کو آسمان پر طلب کر کے امیر المومنین کی امامت کی تاکید فرایض سے زیادہ کی اور بہت مبالغہ

کیا اور رسول مقبول نے اوسکی تبلیغ مین کوشش کرکے ستر ہزار آدمیون کے سامنے
اپنا نایب کیا اور خلیفہ بنایا اور رحلت کیوقت ملائکہ سے سفارش کی اور ملائکہ نے
اطاعت اور خیرخواہی اونکی قبول ومنظور کی انتہی عقل تسلیم نہین کرتی کہ اتنے تو لونین
سے ایک بہی ظاہر نہوا اور جو منصب اسد اللہ الغالب کو حضور سرور عالم سے حاصل
ہوا اوسکا غصب ہونا عقل مین نہین آتا اور جو احادیث نبوی مقبول ویقینی ہین
اونسے فضیلت اور بزرگی حضرات ائمہ متحقق ہین مگر وہ خلافت پر دلالت نہین کرتی
اور طرفین سے کوئی شخص اس بات کا قایل نہین ہے کہ ابوبکر رض نے خلافت کی
رغبت کی ہو یا استدعا کی ہو بلکہ کنارہ کش ہونا ابوبکر صدیق کا کتب امامیہ سے
بہی ظاہر ہے جیسا تجرید العقاید کی بحث امامت مین قول ابوبکر نقل کیا ہے کہ ابوبکر
نے کہا میری بیعت چھوڑو جب تم مین علی کرم اللہ وجہہ موجود ہین مین اونسے اولی
نہین ہون امامیہ اس قول کو طعن مین شمار کرتے ہین اور بے لیاقتی ابوبکر
کی جانتے ہین اور بالفرض اگر یہہ ہی بات صحیح ہو تو عجز وانکسار کرنا جای طعن
نہین ہے۔ اکثر دعاین جو ائمہ معصومین سے منقول ہیمہ آیا ہے اور خلافت کا قبول
نکرنا دلیل بے لیاقتی کی نہین ہے کیونکہ بعد شہادت عثمان رض امیر المومنین خلافت
قبول نہین کرتے تھے جیسا نہج البلاغت مین آپ کا قول ہے کہ مین وزیر تمہارا

ہون اب اسجگہہ غور کرنیکا مقام ہی کہ اگر وصیت رسول مقبول خلافت کی ہوتی تو آپ
خلافت سے انکار کیون کرتے اور وزیر ہونا کیون قبول فرماتے اور صاحب رضا احقاق الحق نے
مسئلہ مطاعن ابوبکر مین لکہا ہی یعنی بنی ہاشم کے سکوت مین رعایت تہی وصیت رسول خدا
کی جو علی مرتضےٰ کے حق مین فرمائی تہی واسطے صبر کے اور نہ لڑنے خلفاء ثلثہ سے واسطے
وفاداری مسلمانون کے کہ ضعیف ہین اور واسطے حفظ دین کے اس سے ظاہر ہی
کہ خلافت خلفاء ثلثہ وصیت آنحضرت صلعم کی مخبر ہی اور علماے امامیہ نے لکہا ہی کہ
عباس عم رسول اللہ نے امیر المومنین کو خلافت کی رغبت دلائی تہی آپنے انکار کیا
چنانچہ علل الشرایع کے باب علۃ النبی مین لکہا ہی اور ایسا ہی قصہ ابوسفیان کا ہی
کہ کہا فوج کشی کا مین ذمہ کرتا ہون حضرت امیر نے قبول نہین کیا اور کتب فریقین
سے ثابت ہی کہ خلافت ابوبکر اصحاب کی تجویز اور صلاح سے ہوئی قریش اور انصار سقیفہ
بنی سعد مین جمع ہوئے اور جہگڑا کیا اور ہر ایک چاہتا تہا کہ خلیفہ ہماری قوم سے ہو آخر
قریش غالب ہوئے اوسکے بعد سبکی تجویز واسطے عباس عم رسول اللہ کے ہوئی اور
بعض کی واسطے صدیق اکبر کے آخر کو خلافت ابوبکر کی قرار پائی اوسوقت کسینے قصہ
غدیر کا ذکر بہی نہین کیا اور نہ کسینے حضرت امیر کا اختصاص کیا اور یہ تجویز اصحاب کی
منافی شان امیر المومنین نہین ہی کچہہ تعجب کی بات نہین شاید حضرت امیر کو پاس

ادب اطلاع نہ کی ہو اور صدیق اکبر کو منصف و افضل سمجھہ کر اون کی خلافت مناسب وقت سمجھی ہو منہج الفاضلین مین چوتھے باب کی پہلی فصل مین لکھا ہی کہ بعض اصحاب نے ابو بکر کو نصیحت کی جسوقت وہ منبر پر تھے شرمندہ ہو کر منبر سے اوتر کر اپنے گھر چلے گئے بعد تین دن کے نکلے اور جس جس نے اونکی بیعت کی تھی خلع بیعت چاہی تو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ضرور ابو بکر واسطے سمجھانے اوس جماعت کے گئے تھے نہ واسطے خلافت کے بلکہ وہان ہزارون اصحاب مہاجر و انصار اور اہل بدر سے موجود تھے ابو بکر اون سب سے پہلے ایمان لائے تھے اور حقوق خدمت اور حسن سیرت اونمین پائی جاتی تھی اور ہمیشہ حضرت صلعم کے ساتھہ عزت و احترام پائے ہوئے تھے لایق خلافت کے سمجھکر راضی ہوئے اہل سلام مین جو نزع واقع تھے رفع ہو گئے اسلئے کہ ابو بکر نہ بنی ہاشم تھے نہ بنی امیہ اوسوقت خلافت کا ہونا ابو بکر کا مسلمانون پر شفقت سمجھی گئی اگر اوسوقت ابو بکر خلافت قبول نکرتے تو امت نبی کریم مین مفسدہ عظیم کا احتمال تھا اور ابو بکر نے اپنے آخر وقت مین خلافت عمر ابن الخطاب کے سپرد کی اگر ایسا نکرتے تو جو فساد پہلے ہونیوالا تھا پھر ہوتا اور کتب معتبرہ امامیہ مین شکایت حضرت امیر کی اسقدر ہی کہ ہمکو شریک مشورہ امر خلافت مین کیون نہین کیا یہہ شکایت نہین ہی کہ ابو بکر کو خلیفہ کیون کیا ۔ اہلسنت کی کسی کتاب سے یہہ ثابت نہین ہی کہ امیر المومنین نے خلافت کا دعوی کیا تھا مگر متاخرین

امامیہ سے کہتے ہین جیسا حق الیقین مین پانچوین باب کی چھٹی فصل مین ابوبکر کے تیسرے طعن مین لکھا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ فاطمہ زہرا کو دراز گوش پر سوار کر کے اور حسنین کو ساتھہ لیکر تمام اہل بدر اور مہاجرو انصار کے گھر گھر پہرے اور سب ظاہر کیا کہ امامت کے ہم مستحق ہین اوسمین سے کسی نے مدد نہین کی صرف چار شخص سلمان ابوذر مقداد اور عمار صبح ہوتے آئے اور ایک روایت مین بجاے عمار کے زبیر لکھا ہی تین رات حضرت نے ایسا ہی کیا مگر ان چار شخص کے سوا کوئی نہین آیا تعجب ہے محمد باقر مجلسی نے حق الیقین مین یہ لکھا ہے اور محمد ابن بابویہ نے کتاب امالی مین لکھا کہ حضرت فاطمہ زہرا کو غم و رنج پدر بزرگوار استقدر تہا کہ جب تک آپ زندہ رہین امور معاش مین آپ نے التفات نہین کی اور اسقدر گریہ و زاری کرتی تہین کہ اہل مدینہ کو ایذا ہوتی تہی آخر اون لوگون نے عرض کی اوسکے بعد حضرت فاطمہ زہرا قبرستان شہدا مین جا کر دل بہر کے رویا کرتی تہین اور سواے رونے کے اور کچھہ خیال نہ تہا سے بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اور کتب تواریخ امامیہ مین یہہ لکھا ہی کہ جب رسول مقبول دسوین سال ہجرت کے حج الوداع کو بماہ ذی الحجہ آئے اور بموجب حکم الہی علی ابن ابیطالب کو ستر ہزار آدمی کے سامہنے اپنا وصی کیا اور خطبہ پڑہا اور جسقدر وہان آدمی حاضر تہے سب نے حضرت علی کی بیعت کی اوسکے بعد خیر الابرار نے آخر ماہ صفر یا شروع ربیع الاول مین رحلت فرمائی بڑے تعجب کی بات ہی کہ اس دو مہینے کے

عرصہ مین تمام مہاجرو انصار جنکے حق مین خدا تعالی فرماتا ہے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اور سب لوگ قریب رسول مقبول اور علی ابن ابیطالب کے امامت سے برگشتہ ہوکر مرتد ہوجاوین اور امر خلافت مین حضرت امیر کی تمنا کا خیال نکر کے ابوبکر کی خلافت پر راضی ہوجاوین اور اون سب مین ایک عباس ہین کہ رسول مقبول اور علی مرتضے اسکے چچا ہوتے ہین قیاس مین نہین آتا کہ اونہون نے فسخ بیعت حضرت امیر کر کے ابوبکر رض کی موافقت کی ہو اور بعد صد ہا سال مرتد ہونا اصحاب رسول مقبول کا ظاہر ہونا خالی استعجاب سے نہین ہے اور کتب صحیحہ مین قول یا حدیث آئمہ ہدی یا مہاجر و انصار کے مرتد ہونیکی پائی نہین جاتی اور مجالس المومنین کی تیسری مجلس مین قول امام محمد باقر لکھا ہے کہ کل امت ہیر صحابہ مرتد ہوگئے الا یہہ تین چار شخص سلمان ابوذر مقداد اور عمار بعد ازان رجوع بحق ہوئے انتہی تاریخ طرفین سے ثابت ہے کہ عہد خلفاء ثلثہ مین جو غنیمت یا مال آتا تھا اوسمین سے حق امیر المومنین پہونچتا تھا چنانچہ خلافت ابوبکر رض مین خولہ بنت جعفر غنیمت مین آئی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکو اپنی خدمت مین رکھا اور محمد ابن حنفیہ اسکے بطن سے پیدا ہوئے اگر خلافت ابوبکر نے غصب کر لی تھی جہاد اور غنایم اونکے عہد کا کیونکر صحیح اور لایق تصرف کے ہوا اور کتب تواریخ مین موجود ہے کہ ملک ایران عمر ابن الخطاب کے عہد مین دار السلام ہوا اور اوسمین تین بیٹیان یزدجرد شاہ ایران کی غنیمت مین آئین ایک با لواور مہربانو

اور مہر بانو دو لڑکیان ایک محمد بن ابی بکر کے زوجیت مین اور دوسرے عبد اللہ ابن عمر کی زوجیت
مین آئین اور شہر بانو کو امام حسین کا شرف حاصل ہوا اور عمر رض نے اس شادی کی کدخدائی مین
امام حسین کو گھوڑے پر سوار کرکے اور خود ہمراہ ہوکر تین روز مدینہ منورہ مین گشت لگایا انتہی اس
بیان سے بہی رضامندی عمر ابن الخطاب کے ظاہر ہوتی ہے — یہہ بات تحقیق ہے کہ حضرت
امیر المومنین ہمیشہ مدد و معاون اور مشیر خلفاء ثلثہ کے رہے ہین جیسا تجرید العقاید مین مطاعن
عمر ابن الخطاب مین لکھا ہے کہ عمر رض نے ایک عورت حاملہ مجنونہ کو سنگسار کرنے کا حکم دیا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے منع کیا اوسوقت عمر رض نے کہا اگر علی نہوتے تو عمر ہلاک ہوا تہا اور ایسا ہی نہج البلاغت
مین لکھا ہے کہ جسوقت عمر رض نے جنگ روم مین خود جانیکا عزم کیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مشورہ
لیا آپ نے منع کیا اور کہا تیرے بعد یہان کون ہوگا جس سے خلقت رجوع کرے غزوہ روم پر کسی
آدمی ہوشیار آزمودہ کار کو بہیج خود مت جا اور یہہ بہی لکھا ہے کہ جب ملک فارس کی جنگ مین مشورہ
لیا تو حضرت امیر نے کمال دلجوئی اور خیر خواہی سے مطمئن کیا ایسے قول کتب امامیہ مین بہت ہین
اس مختصر مین اونکی گنجایش نہین — امامیہ کے نزدیک خلافت حضرت امیر احادیث سے ثابت
ہے — کہتے ہین بوقت بعثت اور معراج کے حضرت رسول کریم نے حکم ربانی کے موافق امیر المومنین کو
اپنا خلیفہ کیا اور اہل سنت کے نزدیک رسول خدا کو ہر وقت امر خلافت مین اختیار تہا اور مجالس المومنین
کی تیسری مجلس مین احوال عمر ابن کلثوم القرشی العامری کے لکھا ہے کہ حضرت رسالت پناہ نے اوسکو

مدینہ مین اپنا خلیفہ کیا تہا وہ قادسیہ کی لڑائی مین شہید ہوگیا اور علل الشرایع کے باب العلتہ التی
مین لکہا ہی کہ رسول خدا کا کوئی لڑکا زندہ نہین رہا اوسکا سبب یہ ہی کہ اگر لڑکا زندہ رہتا تو نزدیک
رسول خدا امیرالمومنین سے اولی ہوتا اور وصیت آپکی ثابت نہوتی اور مولف کے نزدیک سبب
زندہ نرہنے لڑکے کا یہہ ہی کہ آپ ختم النبی تہے اگر لڑکا زندہ رہتا تو امیرالمومنین سے اولی کیا معنی
وہ بہی نبی ہوتا جیسے ابراہیم ع کی اولاد نبی ہوئی ـــ بعض اہل سنت خلافت شیخین کی
بموجب حدیث کے جانتے ہین اور بہت یون کہتے ہین کہ خلافت منصوص نہین ہی بلکہ خلافت
خلفاء راشدین کہ باجماع اُمت ثابت ہی بعد رحلت رسول مقبول کے اصحاب حل و عقد نے
خلافت ابوبکر پسند کی اور سب نے بیعت کی کوئی شخص بیعت سے باقی نہین رہا اور امامیہ کہتے ہین
چالیس ہزار آدمی نے بیعت کی مگر تین چار نفر بیعت پر مجبور ہوئے اونکا اختلاف امامیہ کا ابطال خلافت
کی حجت نہین ہوسکتا اور معاویہ اور اونکے تابعدار ونے جو امیرالمومنین سے انحراف کیا نزدیک
اہل سنت کے اونکی بغاوت تہی بالفرض اگر باوجود بیعت ہزار ہا آدمی کے دو چار نے اگر
بسبب اختلاف طبایع کے بیعت نہین کی تو اون کا تفاخر کچہہ نہین پایا گیا اور ابوبکر کا کچہہ
شان نہین ہوا اور صدیق اکبر نے امر خلافت اپنی عین حیات مین عمر ابن الخطاب کو سپرد کردیا
کسی شخص نے انحراف نہین کیا اور امیرالمومنین نے رای ابوبکر پسند کرکے عمر ابن الخطاب کی بیعت
کی اور عمر ابن الخطاب نے اپنے آخر زندگانی کے امر خلافت تین شخصون کے مشورہ پر منحصر کہا

اور اونکے مشورہ سے موافق خلافت عثمان رضی پر مقرر ہوی نہج البلاغت مین علیؑ کا قول لکہا ہے کہ تم سب لوگ جانتے ہو کہ مین خلافت کا مستحق زیادہ ہون مگر کہتا ہون تسلیم کرتا ہون جسمین کام مومنین کا درست ہو یعنے ظاہر ہے کہ امیر المومنین نے عہد عثمان مین فساد کے اندیشہ سی خلافت چہوڑ تسلیم نہین کی اور مدعا آپ کا یہہ ہی تہا۔ اہل سنت کا قول ہے کہ خلافت رسول اللہ صلعم کی نیابت ہی اور حدیث مین مدت اوسکی تیس۳۰ برس ہی۔ ترجمہ حدیث کا خلافت میرے بعد تیس۳۰ برس ہی بعد اوسکے بادشاہی ہی چنانچہ اونتیس برس چند ماہ خلافت خلفاء اربعہ نے کی اوسکے بعد حسنؑ نے واسطے تمام کرنے مدت سی سال خلافت کی بعد اوسکے سلطنت بنی امیہ اور عباسیون کو پہونچی پہر دوسرون پاس منتقل ہو گئی اور آئمہ طاہرین نے ارادہ لینے خلافت کا نکیا اور امامیہ کے نزدیک خلافت حق امیر المومنین کا تہا خلفاء ثلثہ کو غاصب جانتے ہین مگر مدت خلافت تیس۳۰ سال کے قائل ہین جیسا شروع صحیفہ کاملہ مین ہی کہ جبرئیل امین نے رسول خدا کو خبر دی تہی کہ آپکی رحلت کے چالیس۴۰ برس بعد اسباب ضلالت پیدا ہوگا وہ صحیفہ کاملہ امامیہ کے نزدیک اشرف اور بہترین کتابون سے ہی جیسا حق الیقین مین پانچوین باب کے ساتوین مقصد مین اوسکو مثل انجیل اہل بیت اور زبور آل محمد لکہا ہی اور اوسکو زید بن علیؑ سے نسبت کرتے ہین اور وہ موافق اصول امامیہ کے مستوجب طعن ہے۔ اس بات مین کچہہ شک نہین کہ خلفاء ثلثہ طالب خلافت اور حصول ریاست نہین تہے ورنہ شیخین کے بہت اولادتہی ہر ایک اپنی عہد حکومت

مین اگر چاہتے تو اون کو سپرد کر کے وصیت کرتے بلکہ ظاہر ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین
تقرر خلافت کسیکے اختیار مین نہ تہا اصحاب حل وعقد جیسی مصلحت دیکہتے تہے ویسا کرتے تھے
صدیق اکبر کو آدمی لائق خلافت کے واسطے پایا اون کے بعد عمر فاروق مقرر ہوئے کشف الغمہ
مین لکہا ہے کہ بعد وقوع قتل عثمانؓ بہت آدمی جمع ہو کر امیر المومنین کے حجرہ مین آئے اور
بیعت کرنی چاہی آپنے فرمایا اگر اہل بدر راضی ہون جب مین قبول کرون جسکو وہ چاہینگے
وہ خلیفہ ہوگا ۔ اہل سنت کہتے ہین کہ اپنے عہد حکومت مین حضرت امیر کل احکام مین شیخین کے
پابند تھے اور سب اونکے وقت مین بدستور مقرر رہے اور اونکی موافق عمل کرتے رہے ۔ امامیہ اوسکو
تقیہ اور لاچاری جانتے ہین جیسا منہج الفاصلین مین پہلے باب مین لکہا ہی کہ حضرت امیر اپنے
عہد خلافت مین فعل مختار نہین تہے کہ افعال غیر مشروع اور ناپسندیدہ اور عمل غیر مرضیہ مین
اونکے تغیر و تبدیل کرتے دشمنون کے خوف سے تقیہ کرتے تہے اور اتنی قدرت نہ رکہتے تہی کہ
اونکے کام ایجادی مین تبدیل کرتے اور ایسا ہی سید مرتضی نے لکہا ہی پس اس معنی سے ظاہر
ہوتا ہی کہ خلافت امیر المومنین کی مفید ہدایت عالمیان نہین تہی اور قول و فعل اون کا تقیہ کے
شبہ مین جا اعتقاد نہ تہا نعوذ باللہ من ذلک قیاس مین نہین آتا کہ امام معصوم خلق کی ہدایت
کو مقرر ہون اور برخلاف اوسکے عمل کرین اہل سنت کے نزدیک حضرت امیر مغلوب نہ تہے اور نہ
تقیہ کے محتاج اور کوئی شخص انکو جاننے سوا ادب کے مجال نہ رکہتا تہا اور آنحضرت ہمیشہ

یا عزت و حرمت ممد و معاون خلافت اور اجراے احکام شریعت مین شریک مشورہ اور مصلحت خلفاء راشدین رہا اور خصلت شیخین کی پسندکی اور اپنی خلافت مین بدستور وہ ہی رسم تاؤ جاری رکہا اور استیصال اعدا دین مین خوب کوشش کی اور اپنا عہد خلافت بہت اچہی طرح بجالائے مفسدون بے ایمانون نے دغا سے شہید کر ڈالا —

جلاء العیون مین تیسرے باب کی تیسری فصل مین لکہا ہی کہ جب حضرت پیغمبر صلعم کو نبوت ہوئی حضرت امیر کی عمر دس سال کی تہی کہ ایمان لائے اور دس برس حضرت رسول اللہ کی خدمت مین بسر کئے اور جب حضرت رسول مقبول کے ساتہہ جہاد کیا سولہ برس کے تہے اور اونیس برس کی عمر مین شجاعان عرب سے مقابلہ کیا اور مارا اور جب در خیبر اوکہاڑا عمر شریف بائیس برس کی تہی اور مدت امامت حضرت بتیس برس ہی اوسمین چار سال ابوبکر رض نے اور کچہہ اوپر دس برس عمر رض نے اور بارہ برس عثمان غنی نے غصب امامت کی جب خلافت اولٹکر حضرت پاس پہونچی پانچ سال خلافت مین باقی تہے اسمین اکثر منافقون کے ساتہہ جنگ و قتال کرتے رہے یہانتک کہ درجہ شہادت کو پہونچے —

## حصہ دوسرا فضائل اہلبیت و ازواج رسول کے بیان مین

فضیلت اور بزرگی اہل عبا یعنے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور امامین الاکرمین کلام پروردگار اور اخبار پیغمبر اور احادیث بسیار سے ثابت ہی ایک ایت سے قصہ مباہلہ

کا ہے جو سورہ آل عمران مین موجود ہی کہ طلب فرمایا رسول صلعم نے واسطے مباہلہ کے بموجب حکم ربانی فاطمہ زہرا اور علی کرم اللہ وجہہ اور حسنین علیہ السلام کو مدایح اہل عبا کلام اللہ اور احادیث رسالت پناہ سے بیشمار ہین اور اہل سنت اور امامیہ متفق ہین اسواسطے بس ایک ہی دلیل پر اکتفا کی لعنت اللہ کی اوسپر جو کچھہ اختلاف کرے مگر نزدیک اہلسنت کے مدح اور توصیف وہین تک درست ہی جو حد شرع سے تجاوز نکرے اللہ تعالی فرماتا ہے یا اہل الکتاب لاتغلوا فی دینکم اور معاوضہ اہل سنت اور فرقہ امامیہ مین یہہ ہی کہ امامیہ ثناء ائمہ ہدی مین یہانتک مبالغہ کرتے ہین کہ مرتبہ نبوت تک اونکو پہونچاتے ہین صرف اسواسطے کہ جسمین ابطال خلافت اور ازواج رسول اللہ صلعم کی ذلت ہو ورنہ جس مضمون مین ستایش عزیزان خیرالانام کریں اونکے سزاوار ہی بلکہ توصیف اونکی اسقدر ہی کہ آدمی پوری پوری ادا نہین کرسکتا۔

جلاء العیون کے دوسرے باب کی پہلی فصل مین لکہا ہی کہ حضرت رسول خدا صلعم حضرت زہرا کو بہت سونگہا کرتے تہے یہہ بات عایشہ صدیقہ کو گران گذرتی تہی آخر کو ایکدن رسول خدا سے دریافت کیا آپنے فرمایا ای عایشہ جب مین معراج مین آسمان پر گیا اور بہشت مین پہنچا جبرئیل ؑ نے مجہکو درخت طوبی پاس لے جاکر اوسکا میوہ مجھے دیا مین نے کہایا اور جب زمین پر آکر خدیجہ سے قربت کی اور وہ حاملہ ہوئین نتیجہ اوسکا فاطمہ پیدا ہوئین پس جسوقت مین فاطمہ زہرا کو سونگہتا ہون فاطمہ سے اوس میوہ کی خوشبو آتی ہے اور یہ حکایت علل الشرایع مین بہی

لکھی ہے ملا باقرنے یہہ فقرہ گرانی طبع عایشہ اپنی طرف سے ایزاد کیا ہی کہ اس حیلہ سی عداوت
عایشہ فاطمہ زہرا سے ظاہر ہوا اور عایشہ متہم ہے ورنہ عایشہ صدیقہ کتب اہل سنت مین راوی
احادیث ہین اکثر احادیث فضایل اہل عبا اونسے روایت ہین مگر جو کچھہ حق الیقین اور اور
کتابون سے امامیہ کی ظاہر ہوتا ہے کہ رسول مقبول نے فاطمہ سے فرمایا تیرا باپ تجھپر فدا ہو یا حضرت
علی سے کہا ہو تیرے چچا کا بیٹا تجھپر قربان ہو میرے ماباپ تجھپر فدا ہون ایسی حکایتین اہل سنت
کی کتابون مین درج نہین ہین اصل حال سطرح ہے کہ عبداللہ بن سبا نے جسنے مذہب اثنا عشریہ
ایجاد کیا روایتین از خود بنا کر اپنے شاگردون کو حوالہ کین اونہون نے کتابین تصنیف کرکے
چھپا ڈالین بعد مدت اونکی ذریات کے ہاتہہ وہ کتابین لگین اونہون نے اونکو اپنے مطلب کے
موافق دیکھکر اونپر بڑا ناز کیا اور ایک امام کا نام تجویز کرکے اوس کتاب مین درج کیا کہ فلانے
امام کی خدمت مین حاضر ہوکر کتاب پیش کرکے عرض کیا یہہ کتاب ہمارے کتب خانہ سے نکلی ہے
امام نے دیکھکر فرمایا روایتین اسکی بہت صحیح ہین کتاب لایق رواج دینے کے ہے ایسی ہی
کتاب کی یہہ روایت ہے از سر تا پا غلط محض جھوٹھہ صرف اس وجہ سے یہ روایت لکھی گئی کہ حضرات
شیعہ اس سے آگاہ ہون کہ عایشہ صدیقہ پر یہ بات گران گذرتی تہی صرف بہتان ہے حالانکہ
ادنی سے اعلی تک سب آدمی واقف ہین کہ حضرت رسول کریم نے پچیس ۲۵ برس عمر مین حضرت
خدیجہ خاتون سے نکاح کیا اور جب چالیس ۴۰ برس کے عمر سے تجاوز کیا نبوت ہوئی اور دس برس مکان

نبوت کے یعنے نکاح سے پچیس برس بعد حضرت خدیجہ نے بعمر پینسٹھ کے وفات کی اور بارہوین
سال نبوت کے معراج ہوئی تو اوس وقت خدیجہ خاتون کو وفات پا دو برس گذر گئے تھے اور
معراج کے بر سدن بعد مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کی اور ہجرت کے دوسرے سال حضرت
فاطمہ زہرا کا نکاح ہوا لعنت اللہ علی الکاذبین جھوٹھ بولنا اور گو کہانا برابر ہی رسالہ رجعت مین
لکہا ہی بوقت رجعت فضلہ بنی ادم سنیون کی خوراک ہوگا مولف کہتا ہی جو لوگ دنیا مین گو
کھاتے ہین یعنے جہوٹ بولتے ہین وہان بہی اونہین کے نصیب ہوگا ۔
اہل سنت کے نزدیک جبرئیل امین بعد وفات سرور کائنات دنیا مین نہین آئے ملا باقر
نے بہی اس بات کا کئیجگہہ اقرار کیا ہی یعنے جلاء العیون مین پہلے باب کی پانچوین فصل مین لکہا ہے
کہ وقت رحلت رسول کریم جبرئیل امین موجود تھے اونہون نے کہا کہ آج سے ہمارا دنیا مین
آنا موقوف ہوا صرف آپکے سبب آمد و رفت میری دنیا مین تہی اب پہر اتفاق دنیا مین آنے کا
نہوگا اسپہر دوسرے باب کی چھٹی فصل مین بقول شخصے دروغ گو را حافظہ نباشد لکہا ہی
کہ بعد وفات آنحضرت صلعم جبرئیل حضرت فاطمہ پاس آتے تھے اور جو واقعات اونکی اولاد مین
ہونیوالے تھے اونکی خبر دیتے تھے اور حضرت علی اونکو لکھتے تھے وہ ہی مصحف فاطمہ ہی اور حق الیقین
مین پانچوین باب کے تیسرے مقصد مین لکہا ہی کہ مصحف فاطمہ امام آخر الزمان پاس ہے اور
اوسمین احوال بادشاہون کا ہے جو قیامت تک ہونگے اور ایسا ہی کافی کی کتاب الحجت مین

ذکر صحیفہ لکھاہے اور جلاء العیون مین پہلے باب کی پانچوین فصل مین لکھاہے کہ جبرئیلؑ

معہ اور ملائکہ تجہیز و تکفین امیر المومنین اور جمیع آئمہ کے شریک تھے ۔

امامیہ کہتے ہین کہ خاتون قیامت نے سخت غضب و غصہ سے فرمایا تھا کہ شیخین میرے جنازہ پر

نہ آوین چنانچہ وہ شریک تجہیز و تکفین نہین ہوئے حالانکہ یہ سب افترا ہے اور یہہ بات

کہنا سیدۃ النساکی شان سے بہت بعید ہی اور علل الشرایع کی جلد اول مین لکھا ہی آپ کو

وقت شب دفن کیا ہے عمر رضؓ نے چاہا کہ قبر کھول کر نماز پڑہین علی مرتضےؑ سے تکرار ہوئی اور

حضرت ناراض ہوکر مستعد بجنگ ہوئے مہاجرو انصار نے جمع ہوکر حضرت علی کو رضامند کرکے

فساد دفع کیا اگر یہ امر سچ ہے تو اس سے خوب متحقق ہوتا ہی کہ اصحاب رسول امر ناملایم مین

عمر رضؓ کی پیروی نہین کرتے تھے اور حضرت امیر المومنین کو ایسی بات گوارا نہین ہوتی تہی

اور کتب اہل سنت سے ثابت ہی کہ کمال عصمت کے سبب آپ نے وصیت کی تہی کہ بوقت شب

دفن کرین مگر بعضے کہتے ہین کہ شیخین معہ جماعہ صحابہ جنازہ مطہرہ کے ساتھہ تھے اور نماز مین

شریک تھے اور بعضے کہتے ہین نماز جنازہ ابوبکرؓ نے پڑہائی تہی اور بعض نے لکھا ہی کہ کسیکو

اطلاع ہی نہین کی امیر المومنین نے باحسنینؑ تجہیز و تکفین اوس سیدہ کی کی تاریخ وفات

مین بہی اختلاف ہے اور مشہور سیوم رمضان ہے جیسا کشف الغمہ مین لکھا ہے ۔

اہل تاریخ متفق ہین کہ وفات حضرت امیر المومنین رمضان المبارک مین واقع ہوئی مگر تعین

تاریخ مین اختلاف ہے مشہور ۲۸ ہی جیسا کشف الغمہ مین لکھا ہی اور مدفن آپ کا بقیع اشرف
ہے اور کافی کے باب الزیارت مین امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ زیارت علی عہ کی خدامعہ
فرشتون کے کرتا ہے اور انبیا اور مومنین اونکی زیارت کرتے ہین — اہلسنت ذات
بابرکات امام حسن عہ اور امام حسین عہ کو ثواباً عنداللہ برابر اور باعتبار عمر کے امام حسن عہ کو کہ وہ بزرگ
اور بالاتفاق خلیفہ رسول اللہ صلعم ہین چھوٹے سے افضل جانتے ہین اور یہہ بات کتب طرفین
سے ثابت ہی کافی کے باب الحجۃ مین قول امیر المومنین درحق امام حسین عہ نقل کیا ہی کہ دونون
بہائی آپسمین خیال چہوٹے بڑے کا رکھتے تہے اور لکھا ہی امام حسین عہ جب امام حسن عہ کیخدمت
مین جاتے تھے جب تک بیٹھتے بسبب ادب کے بات نہین کرتے تہے اور کشف الغمہ مین لکھا ہی
کہ ایک بار کوئی بات رنج کی ہوگئی تہی لوگون نے امام حسین عہ سے کہا کہ تمکو عذر کیواسطے جانا
چاہیے کہ تمہارے بڑے بہائی ہین آپ نے فرمایا مین نے اپنے جد امجد رسول اللہ صلعم سے سنا
ہی کہ فرماتے تہے کہ جب دو شخص مین کچھہ بات رنج کی ہوجاوے تو دونون مین سے جو پیش قدمی کرے
وہ بہشت مین پہلے جاوے اسواسطے مین نہین چاہتا کہ برادر بزرگ کے ہوتے مین بہشت کیطرف
جانیمین سبقت کرون جب یہ بات امام حسن عہ کے گوش زد ہوئی فی الفور بہائی پاس چلے آئے
انتہی اور جب امام حسن عہ نے معاویہ سے صلح کرلی اور معاویہ کو اقتدار حاصل ہوا اوسوقت سے
فرقہ امامیہ امام حسن عہ سے پوشیدہ منحرف ہین اور اس باب مین حکایتین عجیب و غریب امام حسن عہ

کی طرف سے بیان کرتے ہین اور باوجود اقرار عصمت اماہین کے مخالف اور دشمنی حضرت امام حسین ع کی نسبت برادر بزرگ کے نقل کرتے ہین جیسا کشف الغمہ مین تھا امام حسین ع لکہا ہے کہ کہتے تہے اگر تلوار سے میری ناک کاٹ ڈالیے تو میرے نزدیک اچہا تہا اس امر سے جو ہمارے بہائی نے کیا اور اس مضمون کے شعر بنام امام ع کے نسبت بیان کرتے ہین کہ قیاس مین نہین آتا وہ اہل سنت کو جواب دینا اسکا کچہ مشکل نہین ہے اس باعث سے کہ اماہین الشہیدین نے اپنے اپنے زمانہ مین جو اچہا سمجہا اوسپر عمل کیا — شہادت امام حسن ع مین اختلاف ہے مشہور ۲۸ صفر ہے اور مدفن آپ کا جنت البقیع جیسا کشف الغمہ مین لکھا ہے اور شہادت امام حسین ع بلا خلاف دہم محرم روز جمعہ ہے اور مدفن کربلا ہے اور کتب معتبرہ امامیہ مین فضیلت زیارت امام حسن ع مین چندان حدیثین نہین ہین مگر احادیث فضیلت زیارت سید الشہدا کثرت سے موجود ہین چنانچہ تہذیب الاحکام کے باب فضائل زیارت ابی عبداللہ الحسین ع مین لکہا ہے کہ جسنے زیارت قبر امام حسین ع کی کی اوسنے گویا زیارت خدا کی عرش پر کی اور امالی مین ابن بابویہ نے لکہا ہے جسنے زیارت قبر امام حسین ع کی کی خدا نے اوسکی مغفرت کی اور گناہ اوسکے اگلے پچہلے بخشے اور کافی کی کتاب الزیارت مین لکہا ہے کہ سر مبارک سید الشہدا کا ایک غلام نے چورا کر لیجا کر نجف اشرف مین دفن کر دیا —

فضیلت اہل بیت کی کلام الٰہی سے ثابت ہے سورہ احزاب مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا — یہی چاہتا ہے اللہ کہ دور کرے تمسے

شمہا باتین است گہر والو اور ستہرا کرنے تمکو ایک ستہرائی سے امامیہ کے نزدیک اہل بیت ہی
اور آنحضرت صلعم اور اصحاب عبا ہین جیسا حق الیقین مین پانچوین باب کے چھٹے مقصد مین لکھا ہے
اور کہتے ہین یہ آیت مخصوص اہل عبا پر نازل ہوئی اور ایسا ہی خلاصۃ المنہج اور اور تفاسیرون
مین لکھا ہے اور فاطمہ زہرا کو معصوم مطلق مثل نبی صلعم جانتے ہین یہ دلیل اسی آیت کے اندر
ازواج رسول اللہ کو داخل اہلبیت نہین سمجھتے اس سبب سے کہ عایشہ صدیقہ اور حفصہ معظمہ کے
طعن کہنے کی گنجایش ہو اور اہل سنت کے نزدیک عصمت خاصہ نبوت ہے اور نزول اس
آیت کا ازواج مطہرات سرور کائنات کے حق مین ہے بدلیل آیات جو اسکے آگے اور پیچھے ہین
اور خدیجہ خاتون اور دیگر ازواج و عیال رسول اللہ درحقیقت داخل اہل بیت ہین اور تفاسیر امامیہ
مین مذکور ہے کہ جب وحی فضایل اہل بیت نازل ہوئی آنحضرت صلعم نے امیر المومنین اور فاطمہ زہرا
اور حسنین کو اپنی چادر مین لیکر دعا کی اور فرمایا کہ یہ میری اہل بیت ہین حق تعالی نے قبول کیا
اور یہ حضرات گناہ کبایر و صغایر سے مبرا اہل عبا کے نام ملقب ہوئے اور فضیلت اہل عبا کے لئے
یہہ ہے دلیل روشن ہے یہ بات قیاس مین نہین آتی کہ رسول مقبول نے اپنی ازواج کو مصداق
اہل بیت سے خارج کیا ہو کیونکہ نزول اس آیہ کا خاص ازواج رسول اللہ کے حق مین ہے
جس دلیل سے سمجھو ازواج رسول زیادہ محق ہین اور اللہ جل شانہ کے ارادہ سے آیہ تطہیر بشارت
دیتی ہے اور اہل سنت کے نزدیک بہت درست اور دلیل کامل ہے طہارت اور شرف

اہلبیت پر بخلاف امامیہ کے کہ وہ بداء کو صفات الٰہی سے جانتے ہین اہل بیت کا لفظ ازواج
اور دختران رسول صلعم کے لئے ہے جیسے سورہ ہود مین حضرت سارہ زوجہ ابراہیم ع کی
مصداق مین یہ آیہ صادر ہے قولہ تعالیٰ قالو تعجبین من امر اللہ رحمت اللہ وبرکاتہ علیکم اہل بیت
خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے کہ سارہ اہلبیت ابراہیم نہین ہو سکتے کیونکہ زوجہ مرد کی اہلبیت ہوتی ہے
اور سارہ ابراہیم کے چچا کی بیٹی ہے انتہی یہ فاش غلطی مصنف کی ہے سارہ والدہ اسحاق
مین زوجہ کسطرح نہین ہین سوا اسکے یہ تو اس سے بھی ثابت ہوا کہ زوجہ مرد کی اہلبیت
ہوتی ہے امامیہ ایسی ہی تاویلات بے محل اور بے موقع کیا کرتے ہین اور حضرت حمزہ اور
حضرت عباس اور انکی اولاد کو بھی اہل بیت رسول نہین جانتے اور بالاتفاق یہ بات ثابت
ہے کہ رسول مقبول نے بڑی عنایت سے سلمان کو داخل اہلبیت فرمایا ہے چنانچہ کافی کے
باب الحجۃ مین لکھا ہے جب غیر عیال داخل اہلبیت ہو سکتا ہے تو زوجہ صحیحہ کسطرح خارج نہین ہو سکتین
طرفہ تر یہ بات ہے کہ تہذیب الاحکام مین منقول امام حسین ع سے ہے کہ آپنے بھی سلمان کیطرح ایک
شخص کو داخل اہلبیت فرمایا ہے۔ فضائل اور احترام ازواج مطہرات رسول مقبول کا
مین کچھ شک و شبہ نہین ہے ہر مسلمان پر واجب اور لازم ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ سورہ احزاب مین
فرماتا ہے النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتکم یعنے نبی اولیٰ تر ہے اپنی ذات سے
اور بیبیان اوسکی مسلمانون کی مائین ہین اور سورہ نور مین فرمایا ہے الطیبات للطیبین

والطیبین للطیبات یہ بہی دلیل کافی ہے ازواج کی فضیلت اور بالالدامہی مین اوادون
سب مین عائشہؓ صدیقہ اور حفصہؓ معظمہ ہین اور امامیہ کی کتابون مین اونکے اصول کے
مطابق سوائے فضیلت خدیجہؓ خاتون اورونکی کم ہین + عائشہ صدیقہ بنت ابو بکر
رسول مقبولؐ کے نزدیک اور ازواج سے برگزیدہ ہین توجہ خاص اونکے اوپر زیادہ
تہی اکثر اونکے گہر مین زیادہ قیام فرماتے تہے اور وقت ہجرت کے اونہین کے گہر مین سکونت فرمائی
اور اکثر وحی اونہین کے گہر مین نازل ہوتی تہی اور اوسی گہر مین آپنے رحلت فرمائی اور
اوسی حجرہ مین دفن ہوئے اور حضرت عائشہ راوی احادیث معتبرہ اہل سنت کی ہین اور
کلام اللہ سے اونکی فضیلت ثابت ہے چنانچہ سورہ نور مین اللہ جلشانہ نے فرمایا ـ
ان الذین جاؤ بالافک الخ اور ملا فتح اللہ نے خلاصۃ المنہج مین اس آیہ کی تفسیر مین یعظکم
اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مومنین لکھا ہے کہ ایمان مانع ہے مسلمانون کو لعن طعن کرنیکے
بارہ مین خصوصاً امہات مومنین اور تفسیر آیہ یعلمون ان اللہ ہو الحق المبین مین لکہا ہے
کہ حق تعالی نے تین شخصون کی پاکی بیان فرمائی ہے پہلے یوسف اور مریم کی اور تیسرے حضرت
عائشہ کی اور اس آیہ عظیمہ سے تعظیم رسول مقبول صلعم کی واضح ہے انتہی باوجود ایسی فضیلتون
کے امامیہ کے نزدیک عائشہ صدیقہ پر لعن واجب ہے کیسے تعجب کی بات ہے سب و شتام مذہب کہ عادت
باشد ـ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم ـ فضائل خلفاء راشدین کلام رب العالمین

اور احادیث سید المرسلین سے بخوبی ثابت ہین اور جو کچھہ کتب اہل سنت مین لکھا ہی
اوسکی نقل اسجگہہ لاحاصل ہے تہوڑی اونمین سے اسواسطے کہ امامیہ کوجائے انکار باقی نرہے
ذکر کرتا ہون اللہ تعالے سورہ فتح مین ارشاد فرماتا ہے محمد الرسول اللہ والذین معہ
اشداء علی الکفار رحماء بینہم الخ مفسرین اہل سنت نے لکھا ہی کہ یہ آیہ کریمہ خلفاء اربعہ کے
حق مین نازل ہوئی ہے اور ملا فتح اللہ وغیرہ اور مفسرین امامیہ نے لکھا ہے کہ اصحاب سوائے ص
کے حق مین صادر ہوئی بہر تقدیر وہی خلفاء راشدین ہوئے۔ صداقت اور اعتبار
حضرت ابوبکر صدیق کا دربرو ی پیغمبر خدا اور رفیق اور رازدار ہونا اونکا غار مین تمام مسلمانون
کے نزدیک بخوبی ثابت ہی جیسا کہ سورہ توبہ مین اللہ جلشانہ فرماتا ہے ثانی اثنین اذ ہما
فی الغار الخ اور خلاصۃ المنہج مین لکھا ہے کہ پیغمبر صلعم شب پنجشنبہ کو امیر المومنین کو اپنے بستر پر
سلاکر خود ابوبکر کے گہر تشریف لیگئے اور اوسی شب ہمراہ ابوبکر کے غار کیطرف متوجہ ہوئے
ابوبکر رض کی بکریون کا دودہ پیا کئے اور عبدالرحمان بیٹا ابوبکر دونو وقت کہانا پہونچاتا رہا
انتہی اور جو لوگ تاویلین بیجا وہیچ ابوبکر پر الزام دینے کے واسطے قایم کرتے ہین وہ قیاس سے
باہر ہین اور رسول مقبول کے سامنے اون کا کچھہ فروغ نہین ہے اور مجمع البیان مین سورہ
توبہ کی اس آیہ کریمہ کے بیان مین السابقون الاولون الخ لکھا ہے پہلے جو ایمان
رسول خدا پر لایا خدیجہ خاتون تہین اونکے بعد ابوبکر اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور

ملا فتح اللہ نے اس آیہ کی تفسیر مین لیدخل اللہ فی رحمتہ من یشاء الخ لکہا ہی اوس سے
بہی شیر اور دبیر ہونا ابوبکر صدیق کا اور بروی رسول خدا کے ثابت ہی اور اللہ تعالی نے
ابوبکر کو بنام ابو الفضل یاد فرمایا ہے اور سورہ نور مین حکم طہارت تیمم کا حسب مدعا ابوبکر کے
صادر ہوا ہے اور منہج الصادقین مین سورہ نسا کی اس آیہ کی تفسیر مین فتیمموا صعیدا لکہا ہے
اور اوسی مین سورہ مائدہ کی اس آیہ کی تفسیر مین والذین کفروا وکذبوا اولئک اصحاب الجحیم لکہا ہے
کہ دس آدمیون نے رہبانیت اختیار کیا تہا منجملہ اونکے علی ابن ابیطالب اور ابوبکر اور عبد اللہ
بن عمر اور عبد اللہ مسعود تہے رسول خدا نے منع فرمایا اور اہل سنت کی کتابون مین لکہا ہے
نکاح حضرت علی کا فاطمہ زہرا کے ساتہہ بصلاح ابوبکر حضرت رسول خدا نے کیا امامیہ بہی اسکے مقر
ہین کشف الغمہ مین لکہا ہے کہ ابوبکر نے حضرت علی سے کہا کہ اسکی درخواست کرو اور خود کفیل
مصارف اس شادی کے ہوئے حضرت علی نے درخواست کی اور وحی موافق رای ابوبکر کے
نازل ہوی اور حضرت رسول خدا نے بحکم الہی دونون کا نکاح کر دیا اور ایسا ہی جلاء العیون کے
دوسرے باب کی دوسری فصل مین مذکور ہی اور مصائب النواصب کے جلد ثانی مین لکہا ہی کہ ابوبکر
صحبت رسول اللہ مین منافقانہ رہتا تہا آنحضرت اوسکو غار مین اسواسطے لیگئے تہے کہ کہین
کفار کو خبر نکردے اور اونکا رہنما نہو ظاہر ہے قاضی نور اللہ ایسے تاویلات بے اصل کیواسطے
یکتا ہے اور امامیہ کے سب مفسرین مین سبقت لیگیا ہے جو مفسرین سابق نے لکہا ہے یہ

اون سب کے برخلاف لکھتا ہے اور امامیہ اس تحریر کو مفید مطلب خود سمجھکر تسلیم کرتے ہین
کشف الغمہ مین لکھا ہے امام محمد باقر سے ایک شخص نے پوچھا کہ تلوار پہ ملمع کرنا درست ہے یا نہین
امام باقر نے فرمایا جائز ہے ابو بکر صدیق کی تلوار پہ چاندی کا ملمع تہا سائل نے کہا یا حضرت
آپ بہی ابو بکر کو صدیق کہتے ہین امام یہ سنکر اپنی جگہہ سے اوچھل پڑے اور تین مرتبہ
فرمایا کہ وہ صدیق ہے جو اوسکو صدیق نہ کہے اوسکے گویا خدا کو سچ نہین جانا دنیا و آخرت مین
قاضی نور اللہ نے احقاق الحق کے شروع مین اس روایت کی صحت سے انکار کیا ہے اور تقیہ
کا امام پہ گمان کیا ہے اور لکہا ہے کہ نسب مادری امام جعفر صادق دو جگہہ ابو بکر سے ملتا ہے
اور امام کا قول مشہور ہے کہ آپ نے خود فرمایا ہے قرابت مادری ہماری ابو بکر سے دو جگہہ
ملتی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ قاضی نور اللہ امام جعفر صادق سے بہی منحرف ہے کہ وہ ابو بکر
سے قرابت رکہتے ہین ۔ حضرت عمر رض کے امت رسول اللہ صلعم پہ از روی تحقیق بہت
احسان ہین اونمین سے ایک یہ ہے کہ ماہ رمضان مین بعد نماز عشا کے کہانا پینا اور مباشرت
حرام تہا آپکی دعا کی بدولت درگاہ الہی سے تا صبح صادق اس ممنوعات کی اجازت ہوئی
جیسا خلاصۃ المنہج مین سورہ بقر کی اس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہے احل لکم لیلۃ الصیام الرفث
الی نسائکم الخ ۔ یعنے حلال ہوا تمکو روزہ کی رات مین بے پردہ ہونا اپنی عورتون سے وے تمکو
بین تمہاری اور تم پوشاک ہو ان کی اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تہے سو معاف کیا

تمکو اور درگذر کی تمسے پہر اب ملو اونسے اور چاہو جو کرو لکہہ دیا اللہ نے تمکو اور کہاؤ او پیو
جب تک کہ صاف نظر نہ آوے تمکو دہاری سفید سیاہ دہاری سے جدی فجر کی ۔ لکہا ہے اور بالاتفاق
ثابت ہے کہ حسب مناجات عمر ابن الخطاب شراب حرام ہوئی اور آیہ صریح نازل ہوئی چنانچہ
منہج الصادقین مین سورہ مائدہ کی اس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہے انما الخمر والمیسر والانصاب
والازلام الخ کہ عمر ابن الخطاب نے دعا کی بار خدایا بیان کر واسطے ہمارے شراب کے حق مین بیان
صاف اوسپر یہہ آیہ نازل ہوئی اور لکہا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلعم ابن ابی کے مرض الموت کے
وقت عیادت کو تشریف لیگئے اوسنے عرض کی کہ پیراہن خاص واسطے کفن کے مجہے عنایت ہو
آپ نے عنایت کیا اور اوسکے جنازہ پر تشریف لیگئے اور واسطے تالیف قلوب کے چاہا کہ نماز جنازہ
پڑہین عمر رض نے منع کیا اور اوسکی برائیان یاد دلائین پس وحی الہی نازل ہوئی کہ منافق کے
جنازہ پر نماز نہ پڑہین نہ اوسکی قبر پر جائین جیسا منہج الصادقین مین سورہ توبہ کی اس آیہ کی تفسیر
مین لکہا ہے ولا تصل علی احد منہم الخ اور نماز نہ پڑہ اونمین کسی پر جو مر جاوے اور نہ کہڑا ہو اوسکی
قبر پر ۔ احقاق الحق مین قاضی نور اللہ نے لکہا ہے کہ جب خدا تعالی نے دریافت کیا عمر کی بے ادبی
اور جرات کو تو جانا کہ اگر نبی فاسق پر نماز پڑہے گا تو عمر اوسکو ایذا پہونچاویگا اپنے نبی کے حال پر
عنایت فرما کر واسطے دفع کرنے شر عمر کے یہ آیہ نازل فرمائی اور نماز پڑہنے اور قبر پر منافق کے
جانیکو منع فرمایا قاضی نور اللہ ایسی ایسی ہوشیاری سے اکثر جگہہ برخلاف قدمای امامیہ کے

لکھتا ہے اور امامیہ حسب اصول خود اسکو پسند کرتے ہین اور بڑا ناز اوسکی عقل پہ کرتے ہین
اور مجمع البیان کے شروع مین سورہ بقر کی اس آیہ کی تفسیر مین لکھا ہے ہدی للمتقین الذین الخ
اوس سے زہد و تقوی عمر ابن الخطاب کا ظاہر ہوتا ہے اور لکھا ہے کہ ایک روز رسول خدا آدمیون
کے بیجا سوال کرنے سے ناراض ہوئے اور کمال غصہ مین بھر گئے عمر ابن الخطاب نے کہڑے ہو کر لوگون
کیطرف سے عذر کیا تو آپ کا غصہ رفع ہوا اور مجمع البیان مین سورہ مائدہ کی اس آیہ کی تفسیر مین
لکھا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تسئلوا عن الخ ۔ بیان کیا ہے اور کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ جسوقت
عمر ابن الخطاب مسلمان ہوئے اوسی روز سے دین محمدی کی ترقی ہوئی یعنے اول ہی روز شمشیر
نمود علم کرکے کفار قریش پر دین نبی کو اعلان کیا قاضی نور اللہ مصائب النواصب کے جلد اول مین
لکھتا ہے کہ عمر نے ابوجہل سے قبل رسول اسکی صلاح کرکے ظاہر مین ایمان اختیار کیا تہا کہ اب
مین آپکے دین کو ظاہر کرتا ہون اور تلوار کہینچکر چلا مدعا اوسکا یہ تہا کہ اس نا ؤ د ہو مین کفار
قریش جمع ہوجاوینگے اور میرے ہاتہہ سے تلوار چہین کر رسول خدا کو قتل کر ڈالینگے کیونکہ
اوس زمانہ مین کچہہ قوت و شوکت اسلام کی ظاہر نہوئی تہی اور اسیطرح مجالس المومنین کی
تیسری مجلس مین لکھا ہے حذیفہ بن الیمان کے حال مین کہ بعد جنگ نبی تبوک کے عمر نے تدبیر قتل رسول
صلعم کرکے لوگون کو ترغیب کیا تہا مگر خدا تعالی نے فرصت نہین دی امامیہ کی روایات کا یہ نمونہ ہے
بطور ضرورت یہان لکھا گیا ورنہ ایسی بہت روایتین بے اصل متاخرین امامیہ نے لکھکر جمع کی ہین اور

قاضی نور اللہ نے اپنے علماے سابقین کی روایتون کو اپنے مدعا کے موافق نہ دیکھہ کر ایسی افترا باندہی ہے تعجب کی بات ہے کہ رسول خدا باوجود قتل ہزار ہا کفار کے اخراج شیخین نکر سکے غرض قاضی نور اللہ کی یہہ ہے کہ رسول خدا نے خوف جان کے سبب واسطے اپنے نفس کے تقیہ کیا ہوا تہا لعنت اللہ علی الکاذبین سورہ اذا الشمس کورت مین اللہ تعالی صاف فرماتا ہے انہ قول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین یعنی مقرر یہہ کہا ہے ایک عزت والے سچے کا قوت رکہتا تخت کے مالک پاس درجہ پایا سب کا مانا وہانکا معتبر ہے اور سنیون کے اعتقاد کے موافق فضائل عمر ابن الخطاب مین ایک دلیل روشن یہہ ہے کہ ایام خلافت مین اون کا نکاح ام کلثوم بنت فاطمہ زہرا سے ہوا امامیہ اوسکو تقیہ اور مجبوری حضرت امیر سمجہتے ہین اور شیخ احمد نے جنکا حال دیباچہ مین لکہا گیا ہے کتاب انوار الہدیٰ مین لکہا ہے خوب یاد آیا یہ لڑکی ام کلثوم محمد بن ابی بکر کی ماجائی بہن ہے جو اسما بنت عمیس کے بطن سے پیدا ہوئی ناواقفون نے دختر علی کرم اللہ وجہہ لکہدیا اور حوالہ کسی کتاب کا نہین دیا مگر امامیہ اس تحریر پر بڑا ناز اور فخر کرتے ہین حالانکہ انہین کے علماے ماضی وحال کی دس کتابون مین مع قول امام جعفر صادق بخوبی واضح ہے کہ ام کلثوم دختر علی کرم اللہ وجہہ بطن فاطمہ زہرا بنت رسول خدا مین اگرچہ اون لوگون نے بہی بہن بہت پیٹے ہین مگر انکار نہین کر سکے اور شیخ احمد انہی یاد پر قول امام بہی فضول جانتا ہے مگر ایسے انکار کو کون سنتا ہے ایسی تو عموماً گواہی کرتی ہے صداقت کتابون کی یہہ ہے کہ اول سید مرتضے جو قریباً نہ

آئمہ ہدی کی گذرے ہین اپنی کتاب تنزیہ الانبیا مین لکھا ہے ہمنے اپنی کتاب الشافی مین یہ حال مفصل
لکھا ہے کہ حضرت امیر نے عقد اپنی دختر کا عمر کے ساتھہ بہ طیب خاطر نہین فرمایا بلکہ جب بار بار
عمر نے حضرت امیر سے درخواست کی اور نوبت منازعت اور تہدید و تخویف کی پہونچی جب جناب
امیر نے دیکھا کہ کار دین و ملت فاش ہوتا ہی اور دامن تقیہ ہاتھہ سے نکلا جاتا ہی اور حضرت عباس
نے بہی بخیال فتنہ و فساد کے سمجھایا تب بلا رضا اور بغیر اختیار کے جناب امیر نے یہ نکاح کر دیا دوسرے
قاضی نور الله نے مجالس المومنین مین لکھا ہے اگر نبی نے اپنی بیٹی عثمان کو دی ولی نے عمر کو دی تیسرے
علل الشرایع مین لکھا ہے کہ نکاح کیا علی کرم الله وجہہ نے اپنی دختر ام کلثوم کا عمر کے ساتھہ چوتھے۔
خلاصۃ الاقوال مین لکھا ہے کہ یہ نکاح ام کلثوم کا حضرت علی نے حضرت عباس کے سمجھانے سے
کر دیا پانچوین مجالس المومنین مین لکھا ہے کہ بعد وفات عمر فاروق کے نکاح ام کلثوم کا محمد بن جعفر
طیار سے ہوا چھٹے تہذیب مین لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کا لڑکا زید نام بطن ام کلثوم دختر علیؑ سے
پیدا ہوا۔ ساتوین کافی مین لکھا ہے کہ کسینے امام جعفرؑ سے اس نکاح کا حال پوچھا امام نے فرمایا یہہ
پہلی شرمگاہ ہے کہ ہم اہل بیت سے غصب ہوئی آٹھوین مصائب النواصب مین لکھا ہی کہ متقدمین
کا اقرار ہی کہ یہ نکاح جبر و اکراہ سے ہوا اور اور کتب امامیہ مین روایات نکاح ام کلثوم اس کثرت سے
موجود ہین کہ کسیطرح اونسے انکار نہین کر سکتے اگر ہم تسلیم کرین کہ حضرت علی دل سے راضی نہ تہے
مگر حضرت عباس کے سمجہانے سے راضی ہوئے یہ رضامندی خوشی سے نہ تہی بلکہ بہ مجبوری تہی

تو اس سے بہی وہ ہی الزام حضرت علی پر عاید ہوتا ہے جسکے بچانے کے واسطے یہ بناوٹ کی گئی ہے
یعنی جان کے خوف سے حضرت عباس کے کہنے کو بہ مجبوری قبول کیا اور جان بچانیکے لئے عزت دنیا
گوارا فرمایا نعوذ باللہ من ذالک اور اگر خوف جان نہ تہا تو ایسے معاملہ مین جسمین عزت و آبرو
کی ہتک ہووے اور خاندان اہل بیت کو بٹہ لگے کہنا حضرت عباس کا ماننا ضرور نہ تہا بلکہ انکار پر قایم
رہنی ہزار حضرت عباس سمجہاتے کچہہ نہ سنتے بلکہ صاف کہتے کہ چچا تمکو باین بزرگی کیا ہوا ہے جو ایسی سعی
کرتے ہو اور ہمیشہ کیواسطے اہلبیت اطہر مین داغ لگاتے ہو عمر ایک کافر یا منافق یا مرتد یا غاصب یا خائن
ہے مجہسے نہین ہو سکتا کہ ام کلثوم کو جو بطن فاطمہ سے پیدا ہوئی جسکی اولاد کو رسول خدا نے اپنی
اولاد فرمایا ایک کافر یا منافق کو دیدون اور رسول کریم اور فاطمہ زہرا کی روح کو ایذا دون اور
عمر فاروق نہ مانتے اور جبر کرنے پر آمادہ ہوتے تو لازم تہا کہ اسد اللہی دکہاتے ذو الفقار میان سے
نکال لیتے عرش سے اوتری ہوئی تلوار کے جوہر دکہاتے مرحب اور انتر کیطرح غضب کرنیوالون کے ایک
ایک وار مین دو دو ٹکڑے کرتے آخر وہ تلوار جسنے جبرئیل امین کے پر کاٹے اور وہ ذو الفقار جسنے
جعفر جنی کے دو ٹکڑے کئے کسدن کے لئے تہی اور وہ شجاعت و مردانگی جو بدر اور حنین مین کفار کو دکہائی
اور وہ قوت جو جنگ خیبر مین ظاہر فرمائی اور وہ تعریف جو حق الیقین کے پانچوین باب کی چہٹی فصل
مین اوسکے مصنف نے لکہی ہے کہ ایسے شجاع تہے کہ کسی معرکہ سے پس پا نہین ہوئے اور کسی
لشکر سے کیسا ہی جرار ہو نہین ڈرے اور کوئی دشمن زور آور ہے زور آور ایسا نہ تہا

کہ اونکے سامنے آکر جانثر ہوا ہو انتہی کس بدذرے کے واسطے رکھہ چہوڑی تہی خدا کے واسطے کوئی اس عقل کے دشمن فرقہ سے
پوچھے کہ اس سے زیادہ شیر خدا کے حق مین دوسری ہتک اور بے حرمتی کیا ہوگی کہ انکی
بیٹی بجبر و اکراہ نکاح اسی لینے پر مستعد ہوا ادس شیر خدا سرور اولیا سند الاصفیا اسد اللہ الغالب
امام المشرق و المغارب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کافرون کے قتل کرنیوالے خیبر کے فتح کرنیوالے
دشمنون کو ایک نگاہ مین خاک کرنیوالے ہزار جنون کو ایک دوستی مین زیر و زبر کرنیوالے
جسکی ذات خدا کی قدرت کی نشانی جنکا وجود اللہ کے جلال و عظمت کا نمونہ جنکے نام سے کفار
عجم لرزان جنکی صورت سے شجاعان عرب ترسان کیسے علی خدا کے شیر رسول کے بہائی بتول
کے شوہر نامدار پدر حسنین بزرگوار ایک عمر کے ڈرانے سے ڈر جاوین اور کچہہ چون و چرا نکرین
اور عار و ننگ گوارا کرلین اور بلا رضامندی اپنے اوسکے گہر اپنی بیٹی لخت جگر نور نظر کو جانے دین
تف ہے ایسے عقیدہ پر اور زوف ہے ایسے اصول پر مولف کے نزدیک بڑے شرم اور ڈوب
مرنے کی جگہہ ہے کہ ایسے ثبوت کے بعد اوس شخص پر کہ داماد ہو علی مرتضے کا اور عترت مین داخل
ہو رسول خدا کی اوسپر لعن و تبرا جائز رکہا جائے امامیہ خود مقر ہین کہ رسول کریم نے تقیہ کیا
حضرت علی نے اپنے عہد خلافت مین تقیہ کیا سب اماموں نے تقیہ کیا پہر امامیہ تقیہ ہی کرکے
حضرت عمر کی شان مین بے ادبی نکرین تو کیا مضایقہ ہے اسمین تو باعث خوشنودی رسول خدا
اور شیر خدا اور ائمہ ہدی ہے کہ تقیہ مین اونکی تبعیت پائی جاتی ہے ورنہ بروز قیامت

اصحاب ثلثہ ہر وقت ہر جگہہ ہمراہ رسول خدا ہونگے اور علی مرتضی اور ائمہ اہلبیت کی بحالت
تقیہ اونکے ہمراہ ہونگے ان بیچارون کی دنیا و آخرت دونون خراب ہےیعنی بقول شخصے
نہ گہر کے نہ گہاٹ کے اور کشف الغمہ مین لکہا ہی کہ روز جمعہ امام حسین ع بن علی کرم اللہ وجہہ ایسے
وقت مسجد مین گئے کہ عمر رضی منبر پر تہے عمر رضی سے فرمایا اوتر منبر پر سے یہ منبر ہمارے پدر بزرگوار کا ہے
عمر رضی اوس وقت روئے اور فرمایا سچ کہتے ہو یہہ منبر تمہارے باپ رسول اللہ کا ہی میرے باپ کا
ہرگز نہین ہے اوس وقت حضرت امیر نے عمر رضی سے قسم کہا کر کہا کہ میرے سکہانے سے اسنے
یہ کلمہ نہین کہا اپنے دل سے کہا ہے عمر رضی نے کہا آپ سچ فرماتے ہین یا ابو الحسن واللہ مجہے
بہی آپ کیطرف سے کچہہ شک نہین ہی اوسکے بعد عمر رضی منبر پر سے اوترے اور حسین علی کو
لیجا کر اپنے پہلو مین بٹہایا اور کہا اے لوگو سنو پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میری عترت
اور ذریات کی محافظت کرے گا خدا تعالی اوسکی محافظت کریگا لعنت خدا کی اوسپر جو انکو ایذا
دیوے انتہی یہہ بڑی حجت عمر رضی کی صداقت اور موافقت بنی ہاشم کی ہے اور کتب تواریخ
مین لکہا ہے کہ عمر رضی نے اپنے عہد خلافت مین ابو شحمہ اپنے لڑکے پر حد زنا جاری کی اور وہ
حد کی تاب نہ لا سکے قبل پوری ہونے حد کے جان بحق ہوئے یہ بات عدالت عمر رضی پر دلیل
کامل ہے اور جسقدر دین اسلام نے عہد خلافت عمر رضی مین ترقی پائی تمام عالم جانتا ہے
اور جو خاطر امیر المومنین نے کی وہ حجت قاطع حسن سیرت اور فضائل عمر رضی مین ہے شیخ شاہ احمد

احمد نے لکہا ہی کہ حضرت عمرؓ نے جو اپنے لڑکے پر حد جاری کی محض واسطے تجنب
بٹھانیکے کی یہہ بات محض فضول اور لغو ہی جو حاکم رعیت پر خود بٹھاتا ہی وہ دوسرونکے ساتھہ
ایسا عمل کرتا ہی اپنی اولاد کو تکلیف نہیں دیتا۔

اہل سنت کی نزدیک شیخین کی ایک بڑی فضیلت یہہ ہی کہ رسول خدا کے پہلو مین دفن
ہین کہ آجتک یہہ رتبہ کسیکو میسر نہین ہوا اور نہ آئندہ ہوا اس فضیلت مین دوسرا کوئی
شریک نہین ہے اور یہہ دعا ہی تمام اہل اسلام کیواسطے اور امامیہ کے نزدیک بہی یہی دعا
ماثورہ یہی ہی واجعل لی عند قبر نبیک مستقراً و قراراً اگر امامیہ نے شیخین کی دشمنی کے سبب
روضہ مطہرہ رسول مقبول کی زیارت ترک کی ہو اور اگر بقول امامیہ شیخین ایمان ظاہری
اختیار کر کے بہ نفاق صحبت رسول خدا صلعم مین رہے ہوں تو بعد رحلت حضرت صلعم کے نفاق
ظاہر ہوتا نہ کہ برخلاف خود اجراء دین کا باعث ہوتے شرح لمعاق الحق مین لکہا ہی کہ ایک
شخص مخالف فی حضرت امام جعفر صادق سے سوال کیا کہ شیخین کی حق مین آپ کیا فرماتے
ہین فرمایا ہما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیامۃ
ترجمہ۔ یعنی امام اور عادل اور قاسط تہے حق پر اور فوت ہوئے حق پر اور نپر رحمت حق قیامت
تک اس حدیث سے کئی فائدہ ہوئے اول شیخین کا امام اور خلیفہ برحق
ہونا اگر خلافت اونکی حق نہوتی اور وہ غاصب ہوتی تو امام معصوم اونکو امام نہ کہتے۔

دوم اون کا عادل اور منصف ہونا اس سے تمام مطاعن جو امامیہ اونکی نسبت بیان کرتے ہین
باطل ہو گئے کیونکہ اگر عدل و انصاف مین اونکے فرق ہوتا تو امام اونکو ہرگز یہ نفرماتے ۔
سیوم حق پر ہونا اور حق پر مرنا اون کا ثابت ہوا چہارم قیامت کے دن رحمت الٰہی کا مستحق ہونا
انصاف سے تعصب اور دشمنی دور کر کے غور کرنا چاہیے کہ اس سے زیادہ فضیلت اور کیا ہوگی جو
امام معصوم کی زبان سے ثابت ہوئی جس سے امامت اور خلافت اور انصاف اور استحقاق رحمت
الٰہی اونکی نسبت بخوبی ظاہر ہوا حضرات امامیہ جب ہمارے محدثین کی حدیث بیان کی ہوئی
صحابہ کی ثنا مین سنتے ہین اوسکو غلط اور موضوعی بتلاتے ہین اور جھوٹی کہکر اوس سے انکار کر
جاتے ہین اب اس روایت کو کیا کرین گے جو اونہین کے علما نے نقل کی ہے اور جب امام تنہا ہوئے
تو کسی نے آپکے موالی مین سے پوچھا کہ مجھے بڑا تعجب ہوا کہ آپ نے شیخین کے حق مین ایسا فرمایا
امام نے ارشاد کیا کہ ہان وہ تھے اہل دوزخ کے امام اور جو ب دوزخ اور مدعا عدل سے ہے
حق سے عدول کرنیوالے اور تھے بر حق یعنے غاصب حق امیر المومنین اور غرض مرنیکی اون کے حق پر
یہہ ہے کہ عداوت حضرت امیر کی کر کے نادم نہین ہوئے اور رحمت اللہ مراد ہے رسول خدا کہ
اونکے دشمن تھے روز قیامت تک انتہی اہل سنت کے نزدیک یہہ ایک تاویل ہے قیاس سے باہر سخن سازون
فتنہ پردازون کی کہ امام معصوم پر ایسی تہمت باندہتے ہین ورنہ امام اور عادل اور رحمت اللہ لفظ
ایسے نہین ہین جنکے معنی امام معصوم کیطرف منسوب کرتے ہین اسیطرح رسالہ مناظرہ مین میر یوسف علی

استرآبادی اور قاضی نور اللہ نے عیون الاخبار الرضا مین اٹھوان رقعہ پیغمبر خدا صلعم سے روایت
کرتے ہین کہ جسوقت امام حسن ع اور اصحاب حاضر تھے تو فرمایا ابوبکر میرے کان اور عمر میری آنکھین
اور عثمان میرا دل ہے دوسرے روز جب امیر المومنین اور اصحاب حاضر تھے امام حسن ع نے حدیث
دی روزہ کا ذکر چھیڑا اور کہا کل آپ نے اصحاب کی نسبت ایسا کہا تھا آپنے فرمایا ہان اور یہ آیت
پڑھی ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا اور اشارت حضرت امیر کی طرف کی انتہی
مصنف کی غرض یہ ہی کہ پہلے رسول خدا نے تقیہ کی راہ سے اصحابون سے کہا ہی اہل سنت کے
نزدیک کوئی قول رسول خدا کا تقیہ سے نہین ہوتا تھا علماے امامیہ کی بنا دھ طہے ورنہ دوسرے
دن کے دریافت کرنیکی کیا حاجت تھی۔ کتب اہل سنت مین عثمان رض کے فضائل کلام الہی اور
احادیث رسول اللہ سے اسقدر ہین کہ دفترین بہی نہین لکھے جا سکتے اور کتب معتبر امامیہ بہی
اس سے خالی نہین ہین خلاصۃ المنہج مین سورہ فتح کی اس آیہ کی تفسیر مین ومن یطع اللہ رسولہ
یدخلہ جنات تجری الخ۔ ترجمہ اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا اوسکو داخل
کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین ندیان اور جو کوئی پلٹ جاوے اوسکو مار دے دکھہ کی جسوقت
رسول مقبول مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے اور حدیبیہ پہونچے ناقہ تھک کر کھڑا ہو گیا اوسوقت
حضرت عثمان رض کو ابوسفیان اور اور سرداران قریش کے پاس بہیجا جب وہ قریب مکہ پہونچے
ابن سعد سے ملاقات ہوئی اوسنے گھوڑے سے اوترکر عثمان رض کو سوار کیا اور پیچھے اونکے

خود سوار ہو کر مکہ مین داخل ہوا عثمانؓ نے پیغام آنحضرت صلعم کو پہونچایا اونہون نے کہا محمد صلعم کو تو ہم مکہ مین آنے نہین دینگے تم چاہو تو طواف کر لو عثمانؓ نے کہا بدون رسول خدا مین طواف نہین کرونگا یہ کہکر رسول کریم کی طرف آنا چاہا تو اونکو قید کر لیا اور اونکے قتل کی خبر حدیبیہ پہونچی حضرت صلعم نے اصحاب کو زیر شجر جمع کر کے سب سے از سر نو بیعت لی کہ قریش سے لڑین اور اونکو مارین یا شہید ہون مگر پس پا نہون یہ لوگ جنہون نے بیعت کی ایکہزار پانچسو پچیس آدمی تہے حضرت صلعم نے اونسے فرمایا کہ تم بہترین دنیا کے لوگون سے ہو اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ایک آدمی بہی دوزخ مین نجائیگا اور اوس بیعت کا نام بیعت الرضوان کہا اس سبب سے کہ حق تعالی نے اونکے حقمین فرمایا لقد رضی اللہ عن المومنین الخ۔ انتہی یہہ شجاعت اور دلیری عثمانؓ پر قاطع ہے اور باتفاق ثابت ہے کہ شیخین شریک بیعت الرضوان تہے اور کتب معتبرہ اہل سنت مین درج ہے کہ رسول مقبول نے دوسرا ہاتھ اپنا دست راست عثمانؓ قرار دیکر اپنے سیدہے ہاتھ پر مارا اور عثمانؓ کیطرف سے بیعت ادا کی چنانچہ یہہ حال حق الیقین مین بہی درج ہے اور اس مین شک نہین کہ حضرت رقیہ اور ام کلثوم دختران رسول کریم خواہران حقیقی فاطمہ زہراؓ ایک بعد دوسرے کے حضرت عثمانؓ کی زوجیت مین گئین اور رسول خدا نے فرمایا تہا کہ اگر سو لڑکیان ہوتین تو مین ایک کے بعد دوسری سب عثمانؓ کی زوجیت مین دیتا امامیہ کو اس بات سے بہی انکار ہے کہتے ہین کہ رسول خدا

کے سوا فاطمہ زہرا اور لڑکی ہی نہیں تھی ۔ فضیلت اہل بدر کلام اللہ سے ثابت ہے

چنانچہ خلاصۃ المنہج مین سورہ ممتحنہ کی اس آیہ کی تفسیر مین یا ایہا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی

وعدوکم اولیاء ترجمہ اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست لکھا ہے

کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے بدریونکو وعدہ مغفرت کا فرمایا اور اس خطاب سے اونکو

یاد فرمایا ہے اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم اور منہج الصادقین مین سورہ انفال کی اس آیہ کی تفسیر

مین یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم لکھا ہے یعنی گناہ اگلے پچھلے بخشے کیونکہ یہ آیہ

اہل بدر کے حق مین نازل ہوئی ہے اور حق تعالے نے اونکے گناہونکو بخشا حدیث سے

اسپر شاہد ہے ۔ انتہی اور بہی اکثر جگہ قران شریف مین اہل بدر کے حق مین آیتین نازل ہوئی

ہین اور اسمین شک نہین کہ شیخین جنگ بدر مین شریک و دخیل تھے چنانچہ اسی کتاب مین سورہ

انفال کی اس آیہ کی تفسیر مین وان یکن منکم الف یغلبوا الفین الخ ۔ لکہا ہے کہ حضرت نے

فرمایا ای ابوبکر تیرا قول مانند ابراہیم ہے اور ای عمر قول تیرا مانند قول نوح کے ہے انتہی اور

مشہور ہ ابوبکر کے نزول وحی سے ثابت ہوا کہ رائے عمر کی درست تہی چنانچہ اس آیہ

کی تفسیر مین لولا کتاب من اللہ سبق الخ لکھا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل

ہوتا تو سوا عمر اور سعد بن معاذ کے کوئی نجات نپاتا اور یہی ظاہر ہے کہ اگر وحی موافق رائے عمر ابن الخطاب کے

نازل نہوتی تو مخالفونکو طعن و تشنیع کا وسیلہ محکم ہاتھ آتا بہر تقدیر قرطاس اور مصائب النبی

کی جلد اول مین لکہا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا تہا کہ اصحاب کے ساتہہ مشورہ کیا کرے کہ نفاق اون کا حضرت پر کہل جاوے اور شیخین کو صحبت رسول مین کچہہ رسوخ نہ تہا ہمیشہ کینہ اور نفاق کے ساتہہ رہا کرتے تھے قاضی نور اللہ نے باوجود نقل کرنے عداوت شیخین رسول مقبول کے ساتہہ مجالس المومنین مین ایمان اونکا قایم رکہا ہے اور اس جگہہ نفاق اور کینہ اون کا بیان کرتا ہے اپنا لکہا بہی یاد نہین رہتا بقول شخصے۔ دروغگو را حافظہ نباشد۔ اسمین شک و شبہ نہین کہ مہاجرین مع انصار مقبول بارگاہ الٰہی ہین جیسا سورہ توبہ مین اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار الخ۔ اور تفسیر مجمع البیان مین لکہا ہے کہ مہاجرین وہ لوگ ہین جنہون نے ہجرت کی مکہ سے مدینہ کو یا حبش کو اور یہی سورہ انفال کے آخر مین فرمایا ہے والذین آمنوا و ہاجروا وجاہدوا الخ اور اور بہی اکثر جگہہ قران شریف مین آیات فضیلت مہاجر و انصار مین ناطق ہین امامیہ کو سوا اسکے کہ بدا کو اللہ کی صفات مین شمار کرین اور کچہہ بن نہین پڑتا امامیہ کی کتابون مین حدیث نبوی فضائل مہاجر و انصار مین بہت کم منقول ہین وہ باعث انحراف ہے کہ وہ لوگ خلافت ابوبکر رض مین متفق ہین اور بلاشبہ خلفاء راشدین مہاجر و انصار کے رئیس ہین ملا باقر نے جو تاویلات خفیفہ اور تکلفات رکیکہ واسطے اخراج خلفا ثلثہ اور مہاجرین و انصار اور شریک بیعت الرضوان کے حق الیقین مین لکہے ہین ذکر اون کا طول ہے اس سالہ مین

اونکی گنجایش نہین اور جو کتاب جواہر السنیہ کی باب محمد مین حدیث قدسی لکہی ہے جسکا ترجمہ یہ ہے
کہ فرمایا نبی صاحب نے جس کسی نے ایمان خدا اور رسول پہ لاکر نماز بے ریا مسجد نبوی مین ادا کی وہ بخشا گیا
اور گناہ اوسکے اگلے پچہلے معاف ہوئے — فضیلت خلفاء راشدین اور صداقت اسلام
کی کہ وہ حضور سرور عالم مین مشیر رہے متحقق ہے حق الیقین مین چوتہے باب کے پانچوین مقصد مین
لکہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی خصلت مین داخل تہا اصحاب سے مشورہ کرنا اور بعضون نے لکہا ہے واجب
تہا انتہی یہ بات ظاہر ہے کہ اصحاب ثلثہ بملاحظہ اعجاز نبوی ملت جاہلیت سے آپنے حسن اعتقاد سے مشرف
اسلام ہوئے اور کنبہ قبیلہ اپنے سے انقطاع کر گئے گہر بار اپنا سرور کائنات پر تصدق کر کے زمرہ
مہاجرین اور شریک بیعت الرضوان ہوئے اور شیخین نے لڑکیان اپنی رسول اللہ کی زوجیت مین
دین اور عایشہ بنت ابوبکر صدیق اور حفصہ بنت عمر فاروق کہ فضیلت اونکی کلام ربانی سے ثابت
ہے زوجیت مین داخل ہوکر مورد عنایات الٓہی اور تفضلات رسالت پناہی ہوئین اور رسول کریم نے
رقیہ اور کلثوم دو لڑکیان اپنی ایک کے بعد دوسری زوجیت عثمان مین دین اور خیر البشر کے سامنے
کسیطرحکا کوئی قصور اونسے سرزد نہین ہوا اور اکثر کتب فرقہ اسلام مین بہت احادیث نبوی انکی
فضیلت مین درج ہین اور کتب امامیہ مین جو کوئی حدیث ان حضرات کی فضائل مین درج کتاب نہین
ہے وہ ظاہر دلیل حق پوشی اس فرقہ کی ہے عقل مین نہین آتا کہ وجود ایسے عنایات خالق موجودات
و تقرب رسول سرور کائنات کبہی کوئی حدیث فضیلت مین ان حضرات کی نفرمائی ہو —

اہل سنت عشرہ مبشرہ کو قطعی جنتی جانتے ہین اور حدیث بشمار اونکی فضیلت مین کتابون
مین موجود ہین اور اسمین شک و شبہہ نہین کہ وہ لوگ رئیس اور پیشوائے مہاجرین اور شامل بیعت الرضوان
ہین اور بدری ہین اور انمین خلفاء اربعہ اور سعد ابن وقاص اور سعید اور ابو عبیدہ جراح اور
طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف ہین اور امامیہ انمین سے کئی شخصون پر طعن کرتے ہین
حق الیقین مین دسوین طعن مطاعن عثمان رض سے یہہ ہی کہ اکثر امامیہ عقلی دلیلون سے بیان
کرتے ہین کہ عقلاً جائز نہین ہی کہ اللہ تعالیٰ نے غیر معصوم شخص کو خبر جنتی ہونیکی دی ہو کیونکہ
یہ بات اوسکے اغراز کا باعث ہوتی ہی فتح پر انتہی یہہ بات محض غلط ہی اسواسطے کہ بالاتفاق ثابت
ہے کہ جماعت اہل بدر کو اور اور مسلمانونکو جو بیعت رضوان مین شریک تہے حق تعالیٰ نے مغفرت کی
بشارت دی ہی اور امامیہ اون بشارتونکو شیعونکے حق مین نقل کرتے ہین جیسا کافی کی
کتاب الحجۃ مین لکھا ہی اور ایسے بہت منقولہ کتب امامیہ مین لکھے ہین اور حق الیقین مین اٹہارہوین
باب کی آٹہوین فصل مین امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ آپنے فرمایا قسم خدا کی تم مین سے
دو آدمی بہی داخل جہنم نہونگے واللہ ایک بہی داخل نہوگا انتہی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ حکم
عام اکا فقہا نام کے حق مین تعجب ہے اور تردد کی جگہہ ہی کہ حدیث نبوی بشارت تہوڑے سے
آدمیونکے واسطے ہی اور وہ سب اصحاب رسول اللہ ہین اور سب سے پہلے ایمان لائے
اور مہاجرین سے ہین اور شریک بیعت رضوان ہین اور بدریونکی جماعت سے ہین جا کے گرفت

ہون اور او نہ عقل کی اختراع سے لعن و ملامت واجب ہو خصوصاً خلفاء راشدین اور طلحہ او زبیر
امامیہ کے نزدیک مستوجب لعن ہین اور مجمع البیان مین سورۂ آل عمران کی اس آیہ کی تفسیر مین لکھا
ہے فلما احس عیسے منہم الکفر الخ کہ رسول صلعم نے زبیر کو اپنا مددگار فرمایا ہے اور کشف الغمہ مین جنگ
جمل کے حال مین لکھا ہے امیر المومنین نے طلحہ کو مہاجرین کا سردار اور زبیر کو مددگار قریش کہا
ہے۔ اور حق الیقین کے چھٹے باب کی انیسوین فصل مین لکھا ہے کہ امام رضا نے فرمایا کہ اصحاب
رسول اللہ نہ مومن ہین نہ کافر بلکہ مجمل ہائی مسلمانون کے ہین انتہی فضائل اصحاب رسول اللہ کے مصباح
الشریعت اور کلام حضرت امیر سے جو نہج البلاغت مین ہین اور اوس تفسیر مین جسکو امامیہ امام
حسن عسکری سے منسوب کرتے ہین بخوبی ظاہر ہین اور کافی مین لکھا ہے کہ جو پہلے ایمان لایا وہ
پیچھے ایمان لانیوالون سے افضل ہے اور منہج الفاضلین مین دوسرے باب کی تیسری منہج مین
پندرہوین دلیل مین لکھا ہے کہ السابقون الاولون سے وہ لوگ مراد ہین کہ بموجب فرمانے رسول
صلعم کے علیؑ اور اوسکے شیعہ ہین کہ سب سے آگے جنت مین جاوینگے اس جگہہ سے ثابت ہوتا ہے کہ
شیعان علی مرتضےٰ غیر معصوم نہین ہین جو اصحاب رسول سے فضیلت مین زیادہ ہین قیاس مین
نہین آتا کہ محبت کے پردہ مین ایسے ایسے توہین اور بے عزتی اور عصمتی اہلبیت بیان کرین اور اصحاب
رسول اللہ سے اپنے تئین افضل سمجھین۔ برعکس نہند نام زنگی کافور +

باب سیوم در جواب مطاعن اصحاب رسول اللہ اور معتقدات امامیہ کے بیان مین

فرقہ امامیہ ایسا خود پسند فرقہ ہے کہ برخلاف اور فرقون کے اپنے مذہب کی کتابون پر بھی عمل نہین کرتا جس کتاب مین جو کوئی روایت مفید مطلب ورا پنے اصول کے موافق پائی اوسکو اختیار کر لیا چنانچہ ایک قصہ مولف چشم دید خود لکھتا ہے کہ ۱۲۷۳ء مین جسکو عرصہ سترہ برس کا گذرا ایام محرم مین پندرہ آدمی جو سرغنہ اور شاہیر فرقہ امامیہ تھے اصحاب ثلثہ کی صورت بنا کر شہر سہارنپور کے بازار اور کوچون مین اور اون محلون مین جہان جہان اہلسنت رہتے تھے نکالی اور لعن و تبرا بہ اعلان کہا بعد اوسکے مقدمہ عدالت مین رجوع ہوا وقت استفسار عدالت کے جواب دیا کہ ہماری کتابون مین تو نہین لکھا ہے لیکن ہمارے نزدیک یہہ امر عبادت مین داخل ہے بعد تحقیقات کامل اور گفتگوی بسیار کہ لکھنا اوسکا اس رسالہ مین فضول ہے تیرہ آدمی فضل حسین فرخ بیگ حسن بیگ حسین علی اصغر بیگ باقر بیگ نظیر بیگ وزیر بیگ منیر بیگ پیر بیگ نواز بیگ ایک ایک سال قید سخت رہین اور دوست علی اور حیدر حسین پر ۱۰۰ ۱۰۰ روپیہ جرمانہ اور اگر ادا نکرین چھہ چھہ مہینے قید سخت رہین فدا حسین عاشق حسین رہا ہوے اور روبکار اس مقدمہ کی طبع ہو کر مشتہر کی گئی خود پسندی کا یہ نتیجہ پیدا ہوا کسی نے سچ کہا ہے۔ ~~

عیب است بزرگتر کشیدن خودرا + وز جملہ خلق برگزیدن خودرا + از مردمک چشم باید آموخت دیدن ہمہ کس را و ندیدن خودرا + پہلا حصہ جواب مطاعن اصحاب و ازواج آنحضرت صلعم کے بیان مین۔ امامیہ حضرت امیرالمومنین کی محبت کا حیلہ کرکے اصحاب کبار کی عداوت

ہین بہت بیباکانہ ہو کر خلافت کے بطلان مین دلیلین نکالتے ہین اور خلفاء راشدین کے الزام دینے کی خاطر کوشش نہین کرتے ہین چند مطاعن بمضمون مختلف نقل کرتے ہین جنکی اصل بالکل کچھہ نہین ہے اور کتب اہل سنت مین کہین اون کا ذکر نہین ہے جواب دہی اونکی ایسے مخترعات کی کہ محض فضول ہے اہل سنت کے ذمہ کچھہ لازم نہین ہے اور جو اونھون نے اپنی کتابونمین لکھا ہے حجت قاطع نہین ہو سکتا ہے جیسے امامیہ احادیث و اخبار اہل سنت کو خاص فضائل خلفاء راشدین قبول نہین کرتے باوجودیکہ وہ خود اونکی کتابون سے ثابت ہین مگر اہلسنت نے تہمت کے دور کرنیکو جواب مطاعن خلفاء راشدین اچھی طرح انجام دیئے ہین اونمین سے جو اونکے نزدیک عمدہ مطاعن ہین وہ اس رسالہ مین لکھے جاتے ہین باقی خفیفہ کو اہل بصارت خود خیال کر لین - امامیہ ابوبکر صدیق رض کے مطاعن مختلف قول سے بیان کرتے ہین اور کہتے ہین واسطے لینے بیعت کے حضرت فاطمہ کے گھر جلا دینے کا ارادہ کیا جیسا حق الیقین کے تیسرے طعن مین لکھا ہے کہ عمر رض نے ابوبکر رض سے کہا کہ آدمی کیون نہین بھیجا کہ علی کو معہ فلان فلان چند نفر کے بیعت کے واسطے حاضر کرین اور یہ بھی لکھا ہے کہ عمر رض نے بہت طیش مین آکر لکڑیان اہل بیت کے دروازہ پر جمع کین اور آگ منگا کر ادسمین ڈالدی یہ حکایت بالکل لغو اور بے اصل ہے اہل سنت کی کتابون مین اسکا اصلا ذکر نہین ہے کہ جواب دیا جاوے بالفرض اگر دو چار آدمی تفرقہ انداز نے واسطے بگڑنے انتظام

خلافت کے برخلاف وصیت رسول اللہ کے بیعت ابو بکر صدیق سے سرکشی اختیار کی تہی اور
دروازہ سیدۃ النساء پر جمع ہو کر کچہہ ارادہ مفسدہ کا کیا ہو اور اونہون نے بسبب اخلاق
کریمانہ کے کچہہ تدارک نکیا ہو تو ادب دنیا حاکم وقت کے اختیار ہی جسطور اور جس مصلحت سے
چاہے فساد کو دفع کرے وہ بیان اس رسالہ کے لکہنے کے لایق نہین ہے بعضے متاخرین امامیہ نے بیعت
امیر المومنین یا خلیفہ اول احوال عجیب و غریب اختراع کئے ہین جیسا حق الیقین کے تیسرے طعن
مین لکہا ہے کہ فاطمہ زہرا نے فریاد کی اور عمر فاروق نے سر غلات شمشیر آپ کے پہلو پر مارا حضرت
امیر نے اپنی تلوار اوٹہائی وہ چہین لی اور گلے مین رسی ڈالکر کہنچکر باہر لانا چاہا اور حضرت فاطمہ زہرا
کے پہلو پر لات ماری کہ اوس ضرب سے استخوان پہلو ٹوٹ گیا اور فرزند جسکا نام رسول خدا
نے قبل از تولد محسن رکہا تہا حمل گر گیا اور تازیانہ آپ کے بازو پر مارا کہ ہڈی بازو کی
ٹوٹ گئی اور اوسی ضرب کی سختی سے آپ شہید ہوئین بازو پر اوس گرہ کی ضرب موجود تہی انتہی
اور صاحب احتجاج نے لکہا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا نے کمر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مضبوط پکڑی
تہی اور لوگ چاہتے تہے کہ آپ کو گہر سے باہر لاوین جب قریب دروازہ کے پہونچے اور چاہا کہ
کشان کشان دروازہ کے باہر لاوین حضرت فاطمہ زہرا منع کرتی تہین اور وہ نہین مانتے تہے
اوسوقت حضرت فاطمہ زہرا نے ایک ہاتہہ سے دامن حضرت علی کرم اللہ وجہہ مضبوط پکڑا اور
دوسرے ہاتہہ سے جو کہینچا تو انتہی اوس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت فاطمہ زہرا کی برابر بہی طاقت نہ رکہتے تہے اور یہ بات قیاس مین بہی نہین آتی کہ حضرت فاطمہ
زہرا نے ایک ہاتہہ سے دامن اور دوسرے سے چوکہٹ پکڑکر روک رکہا اور وہ آدمی کہینچتے
تہے اور دامن نہین پہٹا۔ امامیہ ایسی مطتربات باتین بہت نقل کرتے ہین یہہ حال ارزل
قوم کا ہے کہ جسوقت پیادہ سرکاری پہونچا عورات نے سوال و جواب کرنا شروع کیا ایسی
باتین عترت رسول اللہ صلعم کیطرف نسبت کرنی مین شرم نہین آتی اسکو کوئی عقلمند یقین
نہین کرسکتا البتہ لڑکا پیدا نہین ہوا رسول کریم نے قبل از تولد نام رکہا ہو جو کچہہ مان کے
شکم مین ہو اوسکا حال سوا پروردگار کے دوسرا نہین جانتا کہ دختر ہے یا پسر جیسا اللہ تعالے
نے فرمایا ہے ویعلم ما فی الارحام یعنی اللہ جانتا ہے جو پیٹ مین ہے اور جس حال مین رسول خدا
صلعم کو معلوم تہا کہ شکم مین لڑکا ہے تو ضرور مآل کار بہی آپکو معلوم ہوگا پہر اوسوقت نام رکہنے
کی کیا ضرورت تہی اور یہ بات خلاف قیاس ہے کہ اصحاب رسول اور مہاجر و انصار اور بنی ہاشم
باوجود موجودگی معاون اور مددگار نہوئے اور اگر یہ بات کچہہ اصلیت رکہتی تو علماء متقدمین امامیہ
اسکو مطاعن عظیم شمار کرتے یہہ مطاعن جو سہل بیان کئے ہین انکی حاجت کیون پڑتی
اور کوئی عقلمند ایسی ذلتون کو نسبت اسد اللہ الغالب کہ تمام عرب و عجم مین شجاع مشہور ہین
قبول نہین کرے گا اور اہل سنت کے نزدیک یہہ روایت محض غلط اور بالکل جہوٹ
ہے کیونکہ اہل سنت کی کتابون مین بہت جگہہ لکہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی حیات مین حضرت

فاطمہ زہرا کے تین صاحبزادے تولد ہوئے اور آپ نے خود تینوں کے نام حسن حسین
اور محسن رکھے پس یہ روایت کیونکر صحیح سمجھی جاوے اسیطرح اور بھی روایتیں بے اصل ہین
اور ایک حکایت اور اسوقت یاد آئی وہ لکھی جاتی ہے ۔ **حکایت** ایک شخص امامیہ مذہب نے
کسی سنی مذہب سے کہا کچھ حال علی کرم اللہ وجہہ بیان کرو اوسنے کہا علی دو ہین ایک ہمارا ایک
تمہارے کونسے علی کا حال بیان کرون اوسنے کہا ہم تو ایک جانتے ہین اور تم دو کہتے ہو
تو دونون کا حال بیان کرو اوسنے کہا اہل سنت کے علی ایسے شجاع اور دلیر اور جوانمرد تھے
کہ عرب عجم مین اونکی شجاعت مشہور ہے اگر دس ہزار آدمی مین تنہا تلوار لیکر گھس پڑین تمام منتشر ہو کر
بھاگ جائین جنھون نے تنہا بہ قوت بازوی خود در خیبر کو اوکھاڑ کر جڑ پیڑ سے پھینک دیا اور
جنگ بدر اور جنگ حنین اور جنگ جمل اور جنگ خندق مین ایسے ایسے کار نمایان کیے کہ اوس
باب مین بیشمار حدیثین رسول خدا آپکی صفت مین موجود ہین اور حال شجاعت سے کتابین مملو
ہین مگر خلافت کے معاملہ مین کبھی خواہش نہین کی بلکہ ہمیشہ اوس سے بیزار رہے اور بعد شہادت
عثمان رضہ زبردستی لوگون نے اونکو خلافت پر بٹھا کر بیعت کی بلکہ بعض تمہارے علمای متقدمین
نے اونکو اپنا علی تصور کرکے اپنے مذہب کی کتابون مین بھی بہت شجاعت اونکی بیان کی ہے
اور ایک علی تمہارے ہین کہ تمام عمر خلافت کے غم مین بسر کی اور لوگون سے بہت چاہی اور
بہت سفارش کی کسی نے فریاد نہین سنی اور اسی غم و رنج مین رحلت کی خلیفہ دوم نے لڑکی

اونکی ام کلثوم نام جو بطن فاطمہ زہرا بنت رسول خدا صلعم سے پیدا ہوئی بجبر چہین لی
صبر کرکے چپ ہو رہے چار آدمی نے گھر مین گھس کر گلے مین رسی ڈالکر کھینچا ہاتھہ پاؤن پیٹ
کر رہ گئے اگر بیوی اونکی مدد نہ کرتین وہ لوگ باہر نے آتے بھلا ہمارے علے ایسے کا ہیکو تھے اونکے
آگے لوگ چار آنکھین نہین کرسکتے تھے اور مارے رعب کے لوگون کا پیشاب خطا ہوتا تھا ۔
حق الیقین مین پانچوین باب کی چھٹی فصل مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی صفت مین لکھا ہے کہ
ایسے شجاع تھے کہ کسی معرکہ سے پس پا نہین ہوئے اور کسی لشکر سے کیسا ہی جرار ہو نہین ڈرے
اور کوئی دشمن زور آور سے زور آور ایسا نہ تھا کہ اونکے سامنے آکر جانبر ہوا ہو انتہی اس سے ظاہر
کہ کوتہ اندیش اپنی عقل کی موافق قیامت تک نسبت صحابہ کرام ایسے ہی روایتین بناتے رہین گے
اور محبت کے پردہ مین ذلت خاندان نبوی کرتے رہین گے اگر ایسی ہی مصیبت درحقیقت اونپر
گذرتی ضرور مدینہ سے ہجرت کر جاتے نہ کہ حج کو اور دوسرے کامون کو مدینہ سے سفر کیا اور پھر
اولٹ کر مدینہ مین زیر حکومت ابوبکر صدیق واپس آئے اور حکم آلہی ولاتلقوا بایدکم الی التہلکہ پر
عمل نکیا اور صاحب احقاق الحق نے بحث رابعہ مین لکھا ہے کہ امیر المومنین سے بیعت بجبر کرائی اور
منہج الفاضلین مین چوتھے باب کی پہلی فصل مین مذکور ہے کہ سلمان ابوذر مقداد اور زبیر سے بجبر
بیعت کرائی افسوس کہ ان لوگون نے کچھہ بھی جرات نہین کی اہل سنت کے نزدیک یہہ
سب حکایتین خلاف عقل و نقل مین البتہ بیعت حضرت علی مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین

خلافت کے تیسرے دن اور بعضے کہتے ہین بعد رحلت حضرت فاطمہ زہرا کے حضرت امیر نے ابوبکر
صدیق کو بولاکر شکایت کی کہم اصحاب شوری سے ہین رسول مقبول کے نزدیک تمنے خلافت کے
امر مین ہمکو شورہ مین کیون نہین داخل کیا ابوبکر صدیق نے عذر مناسب پیش کیا حضرت امیر
نے وہ عذر قبول کر کے بیعت کی متقدمین امامیہ بہی لکہتے ہین کہ بعد رحلت فاطمہ زہرا کے بیعت
واقعہ ہوئی پس اس صورت مین جو مصائب نسبت فاطمہ زہرا کے نقل کرتے ہین وہ سب افترا ہے
صریح ہے — امامیہ کے نزدیک ابوبکر صدیق کی جانب یہہ طعن عمدہ ہے کہ میراث رسول خدا کی
حضرت فاطمہ کو فدک نہین دیا اور اس مطلب کو مختلف کئی طرح بیان کرتے ہین مگر سوا فدک کے اور کسی
میراث کا الزام نہین لگاتے اور اہل سنت کی معتبر کتابون مین یون لکہا ہی کہ فدک ایک گاؤن ہے
خیبر کے پاس کہ وہ بے جنگ وجدل مسلمانون کے ہاتہہ آیا رسول خدا نے حاصل اوسکا جو خمس
وغیرہ آتا تہا واسطے مصارف اپنے اہل وعیال کے مقرر کیا تہا اور جو اوس سے باقی رہتا تہا
وہ فقیرون اور محتاجون کو دیدیا جاتا تہا جب ابوبکر خلیفہ ہوئے حضرت فاطمہ نے دعوی کیا اور سوا
اور وارث بہی آنحضرت صلعم کے موجود تہے اونمین سے کسی نے دعوی نہین کیا ابوبکر صدیق نے
حدیث شریف پڑہی کہ حضرت نے فرمایا ہے وارث ہمارا کوئی نہین جو ہمنے چہوڑا وہ صدقہ ہے
حضرت فاطمہ نے آزردہ ہوکے پہر دعوی نہین کیا اوسکے بعد ابوبکر صدیق نے خود آکر حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کو درمیان مین کر کے عذر کیا اور حقیقت حال فدک کا بیان کیا سیدۃ النساء نے وہ

وہ عذر قبول کیا اور آزردگی جو خلیفہ کیطرف سے تہی اپنے دل سے دور کی پہر فدک بدستور چارون خلیفہ کے اور نیز عہد امام حسن ع کے رہا اور اوسکی قبائیں اور عشا پر رسول اللہ صلعم مین صرف ہوتی رہی اور باقی فقیرون محتاجون کو جایا کی جب عمر بن عبد العزیز کی سلطنت ہوئی اوسنے اوسکو بنی فاطمہ رض کے سپرد کر دیا امامیہ بہت طرح دعوی کرتے ہین وجہ اول یہہ ہے کہ ابو بکر صدیق نے خود ایک حدیث بناکر فاطمہ زہرا کو سنادی جیسا تجرید الاعتقاد مین مطاعن ابو بکر مین لکہا ہے انہ خالف ابو بکر کتاب بستی منع ارث رسول اللہ بخبر رواہ جواب اوسکا یہہ ہے کہ غور کرنا چاہئے کہ میراث رسول اللہ کی کسقدر تہی اور فدک کا حاصل کیا تہا اور خلیفہ کو باوجود اختیار ملک عرب و عجم کے فدک سے کیا نفع مد نظر تہا جو فاطمہ زہرا سے غدر کیا اور درصورت تقسیم ترکہ فاطمہ رض زہرا کو کسقدر ملتا اور ابو بکر صدیق نے عایشہ و حفصہ خود دختر او راز واج رسول اللہ کو جو لاولد تہین کیون نہین دیا اور فدک کس مصروف مین رہا اور معاش ورثائے رسول مقبول کیا تہی حدیث کی صحت مین کسیطرح کا شک نہین ہے اور وہ حدیث مقبول فریقین ہے۔ امامیہ کہتے ہین مضمون اس حدیث کا اس آیہ کے خلاف ہے کما قال اللہ تعالی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین۔ اسلئے اس حدیث پر عمل کرنا نہین چاہئے اوسکا جواب یہہ ہے عبارت کلام الہی سے واضح ہے کہ ذات نبی کی اس حکم سے مستثنی ہے چنانچہ اسی جگہہ دوسری آیت موجود ہے اباؤکم وابناؤکم لاتدرون الخ یعنے باپ بلیٹے تمہارے نہین جانتے

کہ کون چیز تمہارے حق مین بہتر ہے اور یہہ بہی فرمایا ہے تلک حدود اللہ ومن یطع اللہ ورسولہ الخ۔ اس سے بہی نکلتا ہے کہ رسول مقبول اس حکم ترکہ مین داخل نہین ہین اور اللہ تعالی فرماتا ہے ماکان محمد ابا احد من الرجالکم آپکی شان مین نازل ہے اسمین اشارہ ہے کہ رسول خدا اولاد کی غرض سے کہ اوسمین ایک میراث ہی ہستی ہے ورنہ اولاد آپکی دختر پسر پیدا ہوئی متعدد رہی اور اسطرح اور اور حدیثین بہی وارد ہین کہ مخالف قران مجید ہین چنانچہ اس حدیث مین فریقین کا اتفاق ہے کہ قاتل کو مقتول کے مال مین سے میراث نہین ہے بدلیل حدیث شریف مگر اسکو مخالف کلام الہی نہین کہا جاتا اور امامیہ کے نزدیک عموماً عورات کو زمین مین حصہ نہین ہے مسائل مین اسکا ذکر ہوگا سوا اسکے حضرت فاطمہ زہرا کو غم ورنج رسول مقبول یعنی پدر بزرگوار اسقدر تہا کہ جب تک آپ زندہ رہین امور معاش مین آپ نے التفات نہین کی چنانچہ کتاب امالی مین لکہا ہے یعنی فاطمہ زہرا پدر بزرگوار کے غم مین اسقدر گریہ وزاری کرتی تہین کہ اہل مدینہ کو ایذا ہوتی تہی آخر ان لوگون نے عرض کی کہ اوسکے بعد حضرت فاطمہ زہرا قبرستان شہدا مین جاکر دل بہرکے رویا کرتی تہین سوا رونے کے اور کچہہ خیال نہ تہا امامیہ جو انکی طرف سے دعوی فدک کرتے ہین قیاس مین نہین آتا امامیہ کہتے ہین مضمون حدیث کا مخالف انبیا سلف کے ہے کہ انہون نے میراث باپ کی پائی ہے جیسا اللہ تعالی نے فرمایا ہے وورث سلیمان داؤد جواب اوسکا یہہ ہے کہ حق تعالے

نے یہ آیت فضیلت مین حضرت سلیمان کے فرمائی ہے اوس سے مراد علم اور نبوت ہے دنیا
کا مال و متاع نہین ہے حضرت داؤد کی بہت اولاد تھی میراث مال و متاع کے ذکر مین سلیمان
کے ذکر کی خصوصیت کیون ہوئی امامیہ کہتے ہین جو حدیث خلیفہ نے بطور حجت پیش کی
احاد حدیث سے ہے یعنی عوام الناس کے سمجھانیکی ہے نص قطعی کے مقابلہ مین نہین ہو سکتی اوسکا
جواب یہہ ہے کہ اہل سنت کے نزدیک صحیح ہے اور ابوبکر صدیق نے جو زبان رسول خدا سے
سنا بمرتبہ نص قطعی سمجھا اگر اس حدیث مین شبہ ہوتا تو حضرت زہرا اس امر کی تکذیب فرماتین
امامیہ کہتے ہین خلیفہ نے یہہ حدیث خود بنا کر حجت کی جیسا حق الیقین مین چوتھے
طعن مین فدک کے مقدمہ مین لکھا ہے یہہ حدیث وضعی ہے اوسکا جواب یہہ ہے کہ کافی مین
کتاب العقل والجہل مین لکھا ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے انبیا کی میراث درم و دینار
نہین ہوتے احادیث ہے جنے اوسکو حاصل کیا حظ وافر جمع کیا اور صاحب شافی کافی
کی شرح مین لکھتا ہے کہ جو کچھ انبیا نے چھوڑا اگرچہ ترکہ ہو مگر وہ حکم ترکہ کا نہین رکھتا اور
من لا یحضرہ الفقیہ مین آخر کتاب فی باب النوادر مین لکھتا ہے کہ فدک وراثت حق سیدۃ النسا
کا تہا بلا شرکت غیری امامیہ نے اسکی دوسری صورت پیدا کی ہے وہ یہہ ہے۔ وجہ دوم
امامیہ کہتے ہین رسول مقبول نے بعد نزول اس آیہ کریمہ کے ذات وذی القربی حقہ فدک
فاطمہ زہرا کو عطا فرمایا تہا جیسا مجالس المومنین کی مجلس اول مین فدک کے احوال مین

لکہا ہے اسی سبب سے فاطمہ زہرا نے دعوی فدک کیا تہا اوسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ آیہ مکی ہے
جب نازل ہوئی اوس وقت فدک کا کچہہ پتہ ونشان بہی نہ تہا امامیہ یسے دعوی ناقص اور ناتمام
خلاف قیاس بیان کرتے ہین کیونکہ کسی حدیث سے یہہ بات ثابت نہین ہے کہ رسول خدا نے
کسی دوسرے ذوالقربی کو کچہہ معاش عطا فرمائی ہو اور لفظ ذوالقربی عموماً تہا۔
مخصوص فاطمہ زہرا کے واسطے نہ تہا عجب نہین کہ حضرت نے محاصل فدک بحکم ربانی واسطے
مصارف کل عیال اپنے کے مقرر کیا ہو اور یہہ بات موافق حکم ربانی اور مصداق روایت
اہلسنت کے ہے اور یہ بات ثابت نہین ہے کہ ابوبکر صدیق نے محاصل فدک خاص اپنی ذات
کے واسطے مقرر کیا ہو اور امامیہ کا قول ہے کہ خلیفہ نے فاطمہ زہرا سے بمقدمہ فدک گواہ
طلب کئے اور حضرت علی مرتضے اور ام ایمن نے گواہی دی خلیفہ نے منظور نکی اور جہوٹا کیا
اور جہوٹا کرنا معصوم کا کفر ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ ہرگز ثابت نہین کہ فاطمہ زہرا نے
ہبہ کا دعوی کیا ہو فقط بطور میراث فدک کا دعوی کیا تہا چنانچہ جواب خلیفہ کا اوسپر
دلالت کرتا ہے اور اوس حال مین گواہی کی ضرورت ہی نہ تہی کیونکہ یہہ کوئی ہرگز نہین
کہہ سکتا کہ فاطمہ زہرا دختر رسولؐ مقبول نہ تہی اور اگر بالفرض دعوی ہبہ آپنے کیا اور
امیرالمومنین اور ام ایمن نے گواہی دی تو شرعاً گواہی ایک مرد اور ایک عورت کی ناجائز ہے
اگر خلیفہ نے شہادت قبول نہ کی تو عذر شرعی سے ہے اس سے تکذیب فاطمہ زہرا کی لازم نہین آتی

دعوی کا ثبوت ہونا اور بات ہے اور دعوی کا جھوٹ کرنا اور بات ہے اگر مدعی اپنا دعوی کا ثبوت
نہ کرے اوسکو جھوٹا کوئی نہین کہہ سکتا اور ہبہ کا ثبوت بدون قبضہ کے ہو نہین
سکتا خلیفہ ناحق باوجود پاسداری حکم خدا و رسول خدا کے امامیہ کے طعن مین پہنس گیا اگر شرع
کے خلاف حکم کرتا خاص و عام کی زبان سے نجات نپاتا اور کشف الغمہ مین لکھا ہی کہ امیر المومنین نے
اپنی عہد خلافت مین اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس دیکھی اور مقدمہ قاضی شریح کے پاس
پیش ہوا مدینہ مین قاضی نے گواہ طلب کئے امام حسنؑ اور قنبر گواہی دینے گئے قاضی نے انکی گواہی
قبول نہین کی کیونکہ گواہون مین ایک مدعی کا بیٹا تہا دوسرا غلام اور ایسا ہی من یحضرہ الفقیہ
مین کتاب القضا کے باب ما قبل من الدعاء مین لکھا ہی مگر اہل سنت کی کتابون مین مذکور ہے
کہ حضرت امیر نے قاضی شریح کے حق مین دعائے خیر فرمائی امامیہ کہتے ہین حضرت نے بددعا کی کیونکہ
اگر معصوم کی شہادت رد کرنے سے کفر لازم آتا ہے تو حضرت امیر نے قاضی شریح کو عہدہ قضا سے
معزول کیون نہین کیا کچھہ تعجب کی بات نہین ہے شاید حضرت امیر کو اس دعوی سے قاضی کا امتحان لینا منظور ہو
اور ایسا ہی معاملہ فدک کا سمجھنا چاہیے جب امامیہ نے دیکھا کہ ہبہ کا داؤن نہ چلا متاخرین امامیہ نے
دوسری بات دل سے پیدا کی وہ یہہ ہے وجہ سیوم امامیہ کہتے ہین فدک پر فاطمہ زہرا قابض
تہین خلیفہ نے بیدخل کر دیا حق الیقین مین لکھا ہی کہ ابوبکر صدیق نے آدمی بہیجکر وکلاے فاطمہ کو
فدک سے نکال دیا جواب اوسکا یہہ ہی کہ معلوم نہوا کہ وکیل فاطمہ زہرا کا کون تہا جسکو نکال دیا شیعی اگر

مجرر خیا غہ کے جسقدر تھے مہاجرین اور انصار اور بنی ہاشم تھے تعجب کہ وہ ایسا ظلم اپنی آنکھہ سے
دیکھتے رہے کیسے خلیفہ سے نکہا اور امیر المومنین نے ملال خاطر زہرا ارادار کہا اور خلیفہ سے
کچھہ نکہا اور حق الیقین مین یہہ بہی لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ نے امیر المومنین سے بہت ناراض
ہو کر کہا کہ مانند جنین رحم پردہ نشین ہو کر گہر مین بیٹھہ رہا ہے اور چور و ن کی طرح بہاگ کر
اپنے تئین ذلیل کیا ہے جب سے ہاتھہ کھینچا اپنے تئین کچھہ بہی حرکت نہین کرتا تعجب کی بات ہے قیاس
مین نہین آتا کہ حضرت فاطمہ زہرا نے خاوند کے حق مین ایسا سخت کلمہ فرمایا ہو اہل سنت کی
کتابون مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے اگر آدمی کو آدمی کے سجدہ کرنیکا حکم ہوتا تو مین
حکم دیتا عورت کو کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے کیونکہ خاوند خدای مجازی کا حکم رکھتا ہے روایت
ہے کہ ایکدن حضرت صلعم نے فاطمہ زہرا سے فرمایا کہ یہہ عورت جو تمہارے ہمسایہ مین ہتی ہے بہشت
مین تمسے پہلے جاویگی حضرت فاطمہ کو اوسکی ملاقات کا شوق ہوا آپ تشریف لایا اوسکو اپنے آنے سے اطلاع
کرو وہ اجازت دے تو جانا آپ نے اوسکو اطلاع کی اوسنے جواب دیا میرا خاوند آوے تو اوس
سے پوچھکر اطلاع دونگی جب اوسکا خاوند آیا اوسنے ذکر کیا وہ بہت ناراض ہوا کہ تو نے میرے
پوچھنے پر اون کا آنا کیون ملتوی کیا اونکے گھر کے ہم غلامون سے افضل ہین وہ دین دنیا
کے بادشاہ ہین اون کے آنے سے ہماری عزت زیادہ ہوتی ہے دوسرے دن حضرت
فاطمہ شام کے وقت اوسکے گہر تشریف لے گئین دیکھا کہ وہ اپنے خاوند کی چارپائی بچھا رہی

پہر اوسنے اوسپر جہو نا لیا اور کچہہ لکڑیان اور اینٹون کے ٹکڑے اوسپر رکہے حضرت فاطمہ
زہرا نے پوچہا یہہ کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ وہ جب آکر یہان بیٹہا اور کسی بات پر مجہسے ناراض
ہوا تو اگر مین پاس ہوئی تو لکڑی سے مار یگا اور اگر دور ہوئی تو اینٹ سے ماریگا - اور اگر
نرکہون تو اوسکو یہہ چیزین تلاش کرنی پڑینگی آپ نے واپس جاکر یہہ سب حال آنحضرت پیغمبر خدا
صلعم سے کہا آپ نے فرمایا یہہ ہی باعث اوسکے بہشت مین جانیکا سب سے پہلے ہے آپنے عرض
کیا آپ نے خود فرمایا تہا کہ تمسے پہلے بہشت مین کوئی نہین جائیگا پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ تم ناقہ پر
سوار ہوگے اور مہار اسکے ہاتہہ مین ہوگی اسطرح تمسے پہلے اسکا قدم بہشت مین جاوے گا
غرض امیر المومنین نے فرمایا صبر کرو غصہ کو دباؤ آگ غضب و غصہ کی بجہاؤ - انتہی امامیہ ایسی
باتین اوس معصومہ کے حق مین خلاف عقل بیان کرتے ہین قیاس مین نہین آتا کہ حضرت
فاطمہ زہرا نے حیات رسول اللہ مین امیر المومنین کے موجود ہوتے فدک کی آمدنی کیواسطے وکلا
مقرر کئے ہون اور ایسے مطالبہ بے اصل کیواسطے خلاف رضا اے حضرت امیر کے ابوبکر رضی کے محکمہ
مین گئے ہون کہ جو بالکل منافی عصمت ہو اور ایسا ہی سکوت کرنا حضرت امیر کا دلیل صحیح
کہ رائے ابوبکر صدیق خالی از صواب نہوگی     وجہ چہارم امامیہ کہتے ہین کہ رسول مقبول نے
فدک کے مقدمہ مین وصیت فرمائی تہی کہ یہہ حق زہرا کا ہے ابوبکر نے خلاف وصیت کے عمل کیا اور
جواب یہہ ہے کہ کتب فریقین سے ثابت ہے کہ وصیت ثلث مال تک جائز ہے جیسا استیصا

کے کتاب وصایا مین لکھا ہے اور بر تقدیر اگر وصیت صحیح کی تہی تو حضرت امیر نے اپنی خلافت
مین فدک حضرت امام حسین عم کے سپرد کیون نہ کیا اور وصیت رسول کیون جاری نہ کی اور
حق حقدار کو نہ دیا اور باوجود اختیار کے فدک ایسا ہی بنا رہا اور امام حسن عم نے بہی اپنے عہد
مین اوسپر قبضہ نہ کیا امامیہ کو اسیات کا جواب شافی بن نہین آتا احقاق الحق مین لکھا ہے
امیر المومنین برا نام خلیفہ ہوئے تہے اور در حقیقت آنحضرت اپنی عہد خلافت مین مخالفت خلفا
سابق کے نہین کر سکتے تہے اسواسطے کہ جن لوگون نے بیعت کی تہی وہ شیعہ خلفاء ثلثہ کے
تہے اور اونہین کو عادل سمجہتے تہے اس سبب سے امیر المومنین نے فدک پر اپنے عہد مین قبضہ
نہین کیا اس تاویل بے اصل سے صاف ظاہر ہی کہ خلافت امیر المومنین کی فعل عبث تہا
نعوذ باللہ من ذلک امامیہ یہہ بہی کہتے ہین کہ ائمہ طاہرین کی جو تسنے غصب کیجاتی تہی پہر وہ
اوسکا دعوی نہین کرتے تہے جیسا علل الشرایع مین فدک کے معاملہ مین لکھا ہے اور یہہ سب عذر
خالی سخن سازی سے نہین ہین اسواسطے کہ امامیہ کے نزدیک خلافت حق امیر المومنین کا
تہا لیکن بعد خلفاء ثلثہ کے قبول کی اور نیز فدک عمر بن عبد العزیز نے اپنی عہد سلطنت مین امام محمد باقر
کے سپرد کیا اونہون نے خلاف سنت اپنے باپ دادا کے اوسپر قبضہ کر لیا اور بعد عمر عبد العزیز
کے سلاطین عباسیہ نے پہر فدک پر دخل کر لیا تہا مامون رشید نے اپنی سلطنت مین مکرر حوالہ
امام رضا کیا اسی سبب صاحب احقاق الحق نے عذر غصب کو ترک کیا ہے امامیہ کہتے ہین

کہ حضرت فاطمہ زہرا بسبب رد ہونے دعویٰ کی بغیر شہادت کے ابوبکر رض سے ناراض ہوئین
اور ناراض کرنا فاطمہ زہرا کا بموجب حدیث شریف کے کفر ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ کتب معتبرہ اہل سنت مین
درج ہے کہ جب ابوبکر صدیق نے سیدۃ النساء کے سامنے عذر بیان کئیے آپ اون عذرون کو
حق سمجھکر راضی ہو گئین اور ملال خاطر خود رفع کیا اور بر تقدیر اگر اخبار امامیہ صحیح ہین تو رنجیدہ
ہونا اور چیز ہے اور رنجیدہ کرنا اور چیز ہے خلیفہ نے حضرت فاطمہ کو رنجیدہ نہین کیا فاطمہ زہرا خود ناراض ہوئین
وہ عالم بشریت تھا جب ابوبکر صدیق نے عذر معقول کئیے درگذر کیا اور فضائل ایمان ابوبکر
صدیق کلام الہی سے ثابت ہین دلیل کفر کی نہین ہوسکتی اور اسطرح تو حضرت زہرا تین مرتبہ
حضرت امیر کے معاملہ مین رنجیدہ ہوئین بلکہ حضرت امیر کا رنجیدہ کرنا ثابت ہے اور کتب امامیہ مین
مندرج ہے پہلی مرتبہ جب امیر المومنین نے معاملہ فدک مین کنارہ کیا فاطمہ زہرا آزردہ ہوئین
دوسری مرتبہ کنیز حبشہ کیطرف التفات پاکر رسول مقبول پاس جاکر شکایت کی جیسا علل الشرایع
مین لکھا ہے تیسری مرتبہ جب حضرت علی خواستگار دختر ابوجہل ہوئے سیدۃ النساء آزردہ ہوکر
گریان بحضور سید المرسلین گئین اور شکایت بیان کی اوسپر حضرت رسول مقبول نے ابوبکر
صدیق اور عمر فاروق اور طلحہ کو طلب کرکے اونکے سامنے امیر المومنین سے فرمایا اے علی تم جانتے ہو
کہ فاطمہ میری جگر گوشہ ہے جسنے اوسکو تکلیف دی اوسنے گویا مجھے تکلیف دی چنانچہ یہ ذکر

علل الشرایع کی پہلی جلد مین مفصل لکہا ہے اور یہ سب معاملات نسبت امیر المومنین کے بیان کئے ہین امامیہ یہہ الزام ابو بکر صدیق پر فدک کے قصہ مین صرف کرتے ہین اور نبی کا آزردہ کرنا بالاتفاق کفر ہے مگر حضرت موسی ع حضرت ہارون پر بشریت کی اقتضا سے ناراض ہوئے اور حضرت ہارون معذور تہے اور عذر چاہنا ابو بکر صدیق کا کتب امامیہ سے بہی ثابت ہے چنانچہ علل الشرایع کے اسی باب مین لکہا ہے کہ ابو بکر صدیق نے عہد کیا تہا کہ جب تک فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نہو ن مین چہت کے نیچے نجاؤن گا اور رات اسیطرح گذاری اور حضرت امیر المومنین صلح مین کوشش کرتے تہے اور حق الیقین مین لکہا ہے کہ ابو بکر صدیق نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ خدا تعالی نے سچ فرمایا ہے اور اوسکے رسول صلعم نے درست بیان کیا ہے اور تم اونکی بیٹی ہو جو تم کہو وہ سب سچ ہے اور تم معدن حکمت وہدایت اور رحمت ہو اور دین کی رکن ہو مین تمہاری بات سچ جانتا ہون اور یہہ مسلمان موجود ہین ان لوگون نے خلافت میرے سر باندہی ہے اور جو لیا مین نے اون کے اتفاق سے لیا اور جو لیا مین نے اپنے واسطے نہین لیا یہ سب لوگ میرے گواہ ہین انتہی ابو بکر صدیق کا اسطرح اقرار فضیلت مین سیدۃ النسا کے کمال عذر خواہی ہے اور حق الیقین مین لکہا ہے کہ ابو بکر صدیق نے اسقدر گریہ وزاری کی کہ قریب ہلاکت کے پہونچے فاطمہ زہرا نے کہا بخدا مین ہر نماز کے بعد تجہکو نفرین کرون گی ابو بکر نے کہا مین ہر نماز کے بعد آپکو دعا کرون گا

اور پہر گریان باہر نکل آئے اور لوگون سے کہا تم جاکر اپنے گہر آرام کرو گے اور مجہے
اس حال مین چہوڑتے ہو مین تمہاری بیعت سے علیحدہ ہوتا ہون نہی قیاس سے یہ بات بہت بعید
ہے کہ ابوبکر صدیق اسطرح پشیمان ہون اور عذر کرین اور رفع ملال فاطمہ زہرا دعوی فدک
سے نہوا ہو مگر بلا قرینہ اس بیان سے پہلوتہی کی ہے اور صاحب منہاج السالکین مین لکہا ہے
کہ جب ابوبکر صدیق نے معذرت کی تو خاتون قیامت نے فرمایا کہ فدک مین وہ بات جو میرے باپ
رسول اللہ کرتے تہے سوا اوسکے فدک کی وراثت چندان منافع کی نہ تہی کہ اوسکے واسطے
سیدۃ النسا کا کینہ اور کدورت رفع نہوتا اور حکم الہی سے ہے الکاظمین الغیظ والعافین عن
الناس واللہ یحب المحسنین پر عمل نہ فرماتین اور پاسداری ابوبکر صدیق کی بسبب صحبت پدر
بزرگوار نہو نکتین اور ابوبکر صدیق سے خاطرداری چشم پوشی نکرتین اور امیر المومنین کی
نافرمانی قبول کرتین مگر مفسد و کنجے تہمت سوء الحق اوس معصومہ کے دامن تک پہونچاے
اس بحث مین اسقدر دلیل اوس سیدہ کی کافی ہے۔ کتب امامیہ مین لکہا ہے کہ
ابوبکر رض نے فدک فاطمہ کو دیا عمر رض نے منع کیا جیسا حق الیقین مین لکہا ہے کہ ابوبکر رض نے
نامہ فدک کے باب مین لکہکر فاطمہ زہرا کو دیا اوسیوقت عمر رض نے آکر کہا یہ کیسا نامہ ہے ابوبکر رض
نے کہا فاطمہ زہرا نے دعوی فدک کیا اور علی کرم اللہ وجہہ اور ام ایمن نے گواہی دی مین نے یہ نامہ
فاطمہ کو لکہدیا عمر رض نے وہ نامہ فاطمہ زہرا کے ہاتہہ مین سے لیکر پہاڑ ڈالا حضرت فاطمہ گریان

چلی گئین اور نہج البلاغت مین یون لکھا ہے کہ ابوبکر رض نے فدک فاطمہ رض کو لکھدیا
سیدہ لیکر باہر نکلین عمر رض ملے اور کاغذ فاطمہ زہرا کے ہاتھ سے لیکر پھاڑ ڈالا ہائے افسوس علمای
امامیہ کو کیا ہوا ہے کہ ظاہر مین محبت اور دوستی اہل بیت کی جتلاتے ہین اور باطن مین
رسوائی اور بے عصمتی اور بے پردگی اور بے عزتی اور بے حرمتی خاندان نبوت کی تحریر کرتے
ہین قیاس مین نہین آتا کہ باوجود موجود ہونے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حضرت فاطمہ زہرا
اسطرح پاپیادہ ابوبکر صدیق کے یہان جاوین اور کاغذ لیکر نکلین اور عمر رض ملین اور کاغذ
لیکر پھاڑ ڈالین تعجب ہے شیعون نے اپنے گھر کی بھی بدتر خیال کرلیا ہے اپنی عورتون کو
تو بازارون مین بھی نہ پھرا [illegible] ہونگے ناک کٹتی ہے اور حضرت فاطمہ جگر گوشہ رسول اللہ
صلعم کو اسطرح سمجھتے ہین [illegible] کو اپنی عصمت کا یہہ خیال تھا کہ آپنے وصیت کی تھی
کہ دن کو دفن مت کرنا لوگ جنازہ دیکھین رات کو دفن کرنا اور حضرات شیعہ اونکو یون
لکھتے ہین اور اس بات سے [illegible] ثابت ہے کہ ابوبکر صدیق اس معاملہ مین محض ناکردہ
گناہ ہین یہہ مقدمہ عمر رض پر ہوتا ہے مگر قربان امامیہ کی عقل پر کہ عمر فاروق کا
الزام ابوبکر صدیق پر دیتے ہین اور الزام رد دعوی فاطمہ زہرا اور رد شہادت
علی کرم اللہ وجہہ اور ام ایمن کا ابوبکر بری الذمہ ہین امامیہ کو چاہیے مقدمہ فدک کا طعن
عمر فاروق پر شمار کرین مگر یہہ بات عقل مین نہین آتی کہ خلیفہ وقت کا حکم منسوخ کرے

اور عمر رضی اللہ عنہ اوسکے مخالف کرین چہ ابو بکر کو عمر رض کی اطاعت واجب نہین ہی جو عالم
کے حکم مین دوسرے کا حکم چل نہین سکتا بلکہ ابو بکر رض نے عمر رض کا کہنا نہین مانا چنانچہ
مجالس المومنین کی دوسری مجلس کے شروع مین لکھا ہے کہ عمر رض نے ابو بکر سے واسطے
خالد کے درخواست کی ابو بکر صدیق نے قبول نہین کی اور تیسری مجلس مین لکھا ہو
احوال خدیجہ بن الیمان انصاری مین کہ جب ابو بکر رض خلیفہ ہوے عمر رض نے چاہا کہ
خدیفہ کا مواخذہ اوس سے کیوین ابو بکر نے روک دیا ۔ بعضے امامیہ کا قول ہے اگرچہ
فدک فاطمہ کا حق نہ تہا مگر ابو بکر رض کو چاہئے تہا کہ ورثا انکو حوالہ کردیتے اوسکا جواب
کہ ابو بکر رض کو اپنے مال مین اختیار تہا مسلمانون کے مال مین اختیار نہ تہا چنانچہ
مین لکھا ہے کہ ابو بکر صدیق نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا مال موجود ہے مین
نہین کرتا جو تمکو پسند ہو شوق سے لیلو تم اپنے باپ کی امت کی سردار ہو اور
واسطے شجرہ طیبہ ہو تمہاری فضیلت کا کوئی انکار نہین کرسکتا تمہارا حکم ہماری سر
آنکھون پر لیکن مین اور مسلمانون کے مال مین موافق فعل تمہارے باپ رسول اللہ کے خلاف
کرسکتا انتہی بس اس سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ نے کوئی دقیقہ حضرت معصومہ کی
فروگذاشت نہین کیا اور کتب تواریخ سے ثابت ہے کہ زرہ اور شمشیر اور
رسول خدا کہ خلیفہ کے اختیار مین تہا حضرت امیر کے حوالہ کیا اور فدک تین برس

مدت خلافت کی تھی عملدر آمد رسول مقبول صلعم بحال رہا خلیفہ نے اوسمین سے اپنی ذات پر صرف نہین کیا۔ جب امامیہ نے دیکھا کہ طعن فدک کے معاملہ مین کارآمد ہوا تو متاخرین امامیہ نے دوسرا الزام برپا کیا اور اوسکو فدک کے مقدمہ مین بیان کیا کہ شیخین نے امیر المومنین کے قتل کی تجویز کی جیسا حق الیقین مین لکہا ہی کہ واسطے قتل کے وقت صبح قرار پایا اور واسطے قتل کے خالد کو مقرر کیا کہ جسوقت علی کرم اللہ وجہہ صبح کی نماز کو آوین نماز مین اونکو قتل کرے صبح کو جب علی کرم اللہ وجہہ مسجد مین تشریف لائے اور پشت ابوبکر مین کہڑے ہوکر بہ تقیہ نماز شروع کی اور خالد تلوار لیکر آپکے پہلو مین جاکر کہڑا ہوا ابوبکر نے خالد کو منع کر دیا بعد نماز حضرت علی نے خالد سے پوچہا کہ کیا بات تہی خالد نے کہا مجہے حکم تمہارے مار ڈالنیکا دیا تہا کہ تمکو قتل کردون اگر اسوقت مجہے منع کرتے تو مین تمکو مار ڈالتا حضرت نے یہہ سنکر خالد کو اوٹہا کر زمین پر پٹک مارا عمر رضہ نے کہا کہ علی تمکو خدا کے کعبہ کی قسم اسکو مت مارنا اس حضرت علی نے خالد کو چہوڑ کر عمر کو پکڑا یہ قصہ ایسا بے اصل اور بے سروپا ہے کہ کوئی عقلمند اسکو قبول نہین کرسکتا کبہی لکہتے ہین کہ حضرت علی اپنی جان کے خوف سے عہد خلفاء ثلثہ مین ہمیشہ تقیہ رکہتے تہے کبہی یون لکہتے ہین صحبت شرفاء عرب اور زوجات رسول خدا کو ارذل اور بدواج قوم ہندوستان سے قیاس کرلیا ہی ایسے تحریر کا کچہہ جواب نہین ایسا ہی ایک قصہ جلاء العیون مین تیسرے باب کی

دوسری فصل مین لکھا ہے کہ حضرت امیر نے ابن ملجم کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ جو کوی میرے قاتل کو دیکھا چاہے وہ اسکو دیکھ لے بعضوں نے حاضرین مین سے کہا یا حضرت آپ اوسکو مار کیون نہین ڈالتے فرمایا کہ تعجب کی بات ہے کہ اوسنے ابھی مجھے مارا نہین اور مین اوسکو مار ڈالون اور شہادت کے وقت آپنے پہلے فرمایا عفو کرنا قصاص سے اچھا ہے اور ایسا ہی کافی اور دوسری کتابون سے ثابت ہے ۔

ایک طعن ابوبکر رض کے طعن سے یہہ ہے کہ لشکر اسامہ بن زید سے مخالفت کی چنانچہ حق الیقین کی دوسرے طعن مین لکھا ہے کہ رسول کریم نے قرب وفات خود اسامہ کو امیر لشکر کرکے جنگ روم اور انتقام خون زید اوسکے باپ کا اور غارت کرنے موتہ کہ جہان زید مارا گیا تھا تعین کیا اور شیخین کو مع دیگر مہاجرو انصار اوسکا محکوم کیا اور فرمایا لعنت ہے اوسپر جو اسامہ اور اوسکے لشکر سے خلاف کرے اور کئی بار فرمایا جو اوسکے ساتھہ شہر سے باہر نجاوے اوسپر خدا کی پھٹکار ہے اور مراد اور مطلب آپکا اس کہنے سے یہہ تہا کہ مدینہ مخالفون سے خالی ہو کہ بعد میری وفات کے خلافت امیر المومنین کو قایم ہونے مین ساتھہ شیخین اور لشکر مدینہ سے نکل کر باہر ڈیرہ کیا دوسرے روز حال سختی بیماری حضرت رسول خدا سنکر اسامہ لشکر سے پھر آیا شیخین بھی مدینہ مین چلے آئے اور اوسی دن رسول کریم نے وفات کی اس قصہ پر الزام امامیہ کا تین وجہ سے ہے

وجہ اول یہہ ہے کہ اسامہ امیر لشکر تہا اور شیخین اوسکی رعیت تہے اسامہ خلیفہ نہ تہا
پس لازم تہا کہ یہہ بہی خلیفہ نہ بن بیٹہتے دوسرے کی اطاعت کرتے جواب اوسکا یہہ ہے کہ
اس توجیہہ سے ثابت ہوتا ہے اسامہ خلیفہ تہا اور ظاہر ہے کہ اسامہ کو واسطے تادیب
اہل روم کے امیر کیا تہا یا انتقام اوسکے باپ کے بہیجا تہا اور تعین شیخین کا واسطے غمخواری
وغیرہ کے تہا اور شیخین نے دعوی خلافت نہین کیا تہا بلکہ بعد واپس جانے ابوبکر صدیق کے
حضرت رسولخدا نے اونکو پیش امام کیا اور اونکے پیچہے خود نماز پڑہی یہ ایک اور بہی فضیلت
ابوبکر رض کو حاصل ہوئی کہ اسمین کوئی اور دوسرا شریک نہین ہے اور محامد ابوبکر رض
بہت ہین کچہہ فضائل ہین مذکور ہوئے اور یہہ سب فضائل اصحاب رسول صلعم کو معلوم
تہے اسلیئے کل اصحاب نے ملکر ابوبکر رض کو خلیفہ کیا اور سب نے بیعت کی اسامہ نے بہی اس
شان و شکوہ کے ہوتے بیعت کی اور ابوبکر رض نے موافق تجویز رسول خدا اسامہ کو
اوسی مہم پر مامور کیا امامیہ نے کچہہ عذر اسامہ کا بیعت کے باب مین نہین لکہا۔
وجہ دوسری یہ ہے کہ شیخین نے لشکر اسامہ سے حکم رسول اللہ صلعم کے خلاف کیا اور
جو خلاف حکم رسول اللہ کے کرے وہ ملعون ہے جواب اوسکا یہہ ہے کہ جو حدیث امامیہ نے
اس باب مین لکہی ہے اہل سنت کے نزدیک اوسکے اخیر ولعن اللہ من تخلف عنہا۔
عبارت ناشی ہے اور آنحضرت صلعم نے حکم کیا اور تاکید کی وہ سب کے واسطے ہی حضرت علی

اور عباس اور بنی ہاشم اوسمین داخل ہین یہہ طعن کل حاضرین پر پڑا اور سب لشکریون کی نسبت ہے مخصوص ابو بکر رضہ کے واسطے نہین ہے اور جب اسامہ خود چلا آیا شیخین کا چلا آنا حکم کے خلاف نہین ہو سکتا ۔ وجہ تیسری یہہ ہو شیخین نے حکم رسول سے روگردانی کی اور جو ایسا کرے وہ مومن نہین ہر جواب اوسکا یہہ ہو کہ جب شیخین لشکر اسامہ کے ساتھ مدینہ سے باہر چلے گئے بخوبی ثابت ہے تو انحراف حکم رسول اللہ کہنا صریح افترا ہے ۔ امامیہ کے نزدیک عمدہ طعنون مین عمر فاروق کے مقدمہ قرطاس کا ہے اوسکا ہو کچہہ حال کتب معتبرہ اہل سنت مین لکہا ہے وہ یہہ ہو کہ ایکدن رسول خدا نے شدت بیماری مین فرمایا کہ کاغذ لاؤ مین تمکو ایک نصیحت لکھون جو اوس سے تم بعد میرے گمراہ نہو جاؤ حاضرین مین اختلاف ہوا کسی نے کہا کاغذ قلم دوات لانا چاہیے بعضون نے کہا اسوقت آپکو تکلیف ہوگی بعضون نے کہا شدت بخار مین فرمایا ہے بعضون نے کہا مکرر دریافت کرو کہ آپ نے کیا فرمایا اس گفتگو مین کسیکی بہہ آواز بلند ہو گئی عمر ابن الخطاب نے کہا کہ آنحضرت صلعم کو درد کی شدت ہے ہمکو کتاب اللہ کافی ہے بعضون نے چاہا حضرت پہر فرماوین رسول مقبول نے فرمایا اسوقت تم سب میرے پاس سے چلے جاؤ میرے سامنے جہگڑا مت کرو اسوقت اس قیل و قال مردم کے سبب کتابت موقوف رہی امامیہ نے اسکو بچند دلیل عمر ابن الخطاب پر دعوی کیا ہے اور اس روایت کو خوب رنگا ہے ــــ وجہ اول یہہ ہو کہ عمر رضہ نے بعد حکم

رسول کیا اور نہ وہ وحی الہی تھی - جواب اوسکا یہہ ہی کہ ارشاد نبوی کیا محض ہست کہ اوسکو وحی تصور کرکے ردو بدل کرین جو اسمین جھوٹا کرنا اخبار حضرت صلعم ہو البتہ تکلف اسمین اسواسطے ہے کہ اکثر وحی موافق رای عمر ابن الخطاب کے نازل ہوئی تھی جیسا کہ باب فضائل مین مذکور ہوا اور عمر رضنے حکم رسول مقبول رد نہین کیا اور نہ یہہ کہا کہ ہم قبول نہین کرتے بلکہ کمال ادب سے تخفیف رنج رسول کہ شدت بیماری سے متصور تھا رفع تکرار حاضرین کے موافق اونکے مشورہ کے کہا ہمارے واسطے کتاب اللہ کافی ہے اور سبقت کرنا عمر رضکا اس قول مین موافق عادت کے تھا کیونکہ عمر رض ہمیشہ مہمات مین شریک مشورہ رہے ہین اور اس بات سے یہہ ثابت نہین ہوسکتا کہ عمر رضنے حکم رسول خدا کی انحراف کیا بلکہ ایسے تخالف تو حضرت امیر اور رسول خدا سے احیانًا بہت ہوئین اوسکی بیان لکھنے کی گنجائش نہین ہی اگر عمر رضنے احتیاطًا رنج رسول صلعم کرکے یہہ لفظ کہا تو کیا مضائقہ ہی علماے فریقین کا قول ہے کہ ناقہ سواری حضرت عایشہ صدیقہ تھک کر چلنے سے رہ گیا کفار قریش نے زبان طعن کی کھولی اور رسول خدا کو ملال پیدا ہوا حضرت امیر نے چند بار واسطے دفع ملال آنحضرت کے اٹھکے کہا کہ عایشہ کو طلاق دیدین رسول مقبول نے تامل کیا وحی الہی تطہیر عایشہ مین نازل ہوئی کفار قریش پشیمان ہوے اور حضرت عایشہ کی اس جہوٹ سے دلجمعی ہوئی اور یہہ بات ظاہر ہے کہ ایسی تکرار کے وقت جو حاضرین مین واقع ہوئی کتاب تحریر ہوتی

تو زیادہ اندیشہ کی جگہہ تہی کہ بعد رسول خدا صلعم کے اختلاف اور جہگڑا لوگوںمین ہوتا
اور سوقت بیجا اسی باشدت مرض تجویز کیجاتی اور جائے تامل ہے کہ رسول مقبول صلعم
لفظ جمع کا نسبت حاضرین ارشاد فرمایا تہا کہ کاغذ لاؤ تو ہم تمکو کتاب لکہدین کہ اسکے
بعد تم گمراہ نہو خصوصیت عمر فاروق کی نہین تہی کتب تواریخ سے ثابت ہی کہ اوس مجمع
مین علی کرم اللہ وجہہ اور عباس عم رسول اللہ صلعم اور اکثر اقربای رسول خدا حاضر
تہے وہ کیون عمر رض کے کہنے سے خاموش ہورہے سب حاضرین مرتکب نافرمانی رسول
کریم کے ہوئے بلکہ قرین قیاس ہی کہ خاص خطاب نسبت امیر المومنین کے ہو کیونکہ آپ
کاتب وحی تہے اور تحریر خطوط رسول خدا بہی اون کے سپرد تہی اسی لحاظ سے خواجہ
نصیر الدین نے تجرید استادیہ مین عمر فاروق کے ذمہ یہہ الزام نہین لگایا سوا اسکے
کتب تواریخ سے ثابت ہی کہ قصہ قرطاس کا پنجشنبہ کو ہوا اور رحلت آنحضرت صلعم دوشنبہ
کو واقع ہوئی اگر وحی ہوتی تو حضرت پہر اوسکو لکہاتے عمر رض کی خاطر سے اوسکے لکہانے
سے خاموش نہ رہتے حالانکہ حکم الہی کے پہونچانے مین تاکید بلیغ ہے سورہ احزاب کے
شروع مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے یا ایہا النبی اتق اللہ الخ اے نبی ڈر اللہ سے اور
کہنا مان منکرون کا اور دغابازون کا مقرر اللہ سب جانتا ہے حکمت والا اس سے
بہی ثابت ہے کہ جو کچہہ خاطر مبارک مین گذرا وہ وحی نہین تہی ورنہ اوسکا اظہار کرنا

ضرور تہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ۔ مگر جو کچھہ رسول
مقبول کا ارادہ تہا وہ امر سہل ہوگا کہ اوسکے واسطے کلام آلہی کافی ہوگا اور شاید منظور
خاطر اطہر ہو کہ آنحضرت صلعم اور جمیع حاضرین کو رائے عمر فاروق کے پسند ہوئی امامیہ اس
بات کو مجبوری اور ناچاری رسول خدا اور بنی ہاشم کی تصور کرتے ہین اور متاخرین امامیہ کو
گمان ہے کہ رسول خدا کو لکہنا خلافت کا بنام علی مرتضےٰ منظور تہا جیسا حق الیقین کے
طعن اول مین مطاعن عمر سے لکہا ہی کہ کوئی امر مہمل واسطے مصلحت امت کے ہوگا مار و قیاس
سو یہہ نہین ہی مگر یہہ کہ خلیفہ اور جانشین عالم اور عادل اور معصوم ہو یہہ فقط گمان ہے
اور قیاس مین نہین آتا کیونکہ امامیہ کے نزدیک یہہ بات تحقیق ہے کہ رسول خدا نے غدیر خم مین
ستر ہزار آدمی کے سامہنے علی مرتضےٰ کو خلیفہ کیا اور وصی کیا اور خطبہ پڑہا اور سب حاضرین نے
بیعت علی کرم اللہ وجہہ کی پس جس شے سے ستر ہزار آدمی واقف ہون اوسکی کتابت کی کیا ضرورت
تہی بلکہ اگر کہین کہ تحریر خلافت بنام شیخین تہی تو اوسکی گنجایش بہی ہی کیونکہ وہ ایک راز تہا
کہ آنحضرت صلعم نے حفصہ سے مخفی طور سے ارشاد کیا کہ اونے عایشہ سے کہدیا اسطرح اوسکا افشا
ہوگیا اور در اصل یہہ بات ہی کہ آنحضرت صلعم وصیت تحریر کرتے بنام امیر المومنین اور سایر
بنی ہاشم کہ خلفاء ثلثہ سے کوئی جنگ و جدل نکرے امامیہ کو بہی اس سے انکار نہین ہی اور یہہ
نہین ہو سکتا کہ رسول کریم خلاف اخبار آلہی اور علم نبوت کے تحریر خلافت بنام امیر المومنین کر لیے

وجہ دوم یہہ ہے - امامیہ کہتے ہین کہ عمر فاروق نے رسول اللہ کی شان مین بی ادبی
کی کہ ہذیان کا لفظ اونکی شان مین کہا اوسکا جواب یہہ ہے کہ ترک ادب عمر رضہ کی طرف سے محض افترا
ہے ہرگز ثابت نہین ہے اگر درحقیقت سچ ہوتا تو حاضرین پر قتل کرنا عمر رضہ کا واجب تہا
نہ یہہ کہ اوسکی خاطر سے حکم رسول خدا بہی بجا نلائے اور یہہ الزام حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور
عباس عم رسول اللہ پر عاید ہوتا ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ کاتب وحی تہے اور خطوط رسول اللہ
صلعم لکہتے تہے جسوقت آنحضرت صلعم نے فرمایا تہا کہ کاغذ لاؤ اگر حضرت علی پیش کرتے اوسوقت
عمر کوئی بات مونہہ سے نکالتے اوسپر جب الزام دینے کی جگہہ تہی اور امامیہ عدم ظہور مراتب
شجاعت اسد اللہ الغالب کا بعد رحلت رسول خدا بیان کرتے ہین حضرت کی حیات مین
اگر ایسا لفظ جسمین ہتک عزت اور سبکی حضرت علی کی ہو نہین کہہ سکے اسمین شک نہین ہی
ادب اور اخلاق ہر ملک بلکہ ہر وقت کا مختلف ہوتا ہے اور ادب پرسش نسبت تابعین خود مساوی
نہین ہوتا عادت اصحاب کو اپنی عادت پر قیاس کرنا نہین ہوسکتا -

وجہ سوم یہہ ہے امامیہ کہتے ہین کہ عمر فاروق حضور رسول خدا مین چلا کر بولے اور
یہہ بات خلاف کلام الٰہی کے ہے اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی - یعنی اے مسلمانون نبی کی آواز پر اپنے آواز غالب مت کرو اور اسیوا سطے
حضرت خشمناک ہوئے اور فرمایا کہ یہان سے اوٹہہ جاؤ جواب اوسکا یہہ ہے کہ ہرگز ثابت

نہیں ہے کہ عمر رضی نے آواز نکالی ہو اور جو لوگ چلا کر بولے انحراف حکم الہی اُن پر بہی
لازم نہیں آتا کیونکہ نبی کی آواز پر آواز کا بلند کرنا منع ہے اور اسکے یہہ معنی نہیں ہین کہ
نبی کے سامہنے آپسمین بہی چلا کر بات نکرو اور فرمانا نبی کا کہ یہان سے اُدہہ جاؤ اور ہمارے
سامہنے چلاؤ مت اور جہگڑا مت کرو نصیحت کی راہ سے یا واسطے رفع تکرار صحابہ کے یا بسبب آزار جو
شدت مرض کے تہا اور یہہ باعث دلیل خشم و عتاب آنحضرت صلعم نہیں ہے —

دوسرا طعن عمر فاروق پر یہہ ہے کہ امامیہ کہتے ہین عمر فاروق نے متعہ عورتون کا کہ بحکم آیہ کے
جو پانچوین پارہ کے شروع مین ہے فما استمتعتم بہ منہن - اور تا عہد رسول اللہ جاری رہا
حرام کردیا جواب اسکا یہہ ہے کہ فما استمتعتم کے معنی مین اختلاف ہے امامیہ کہتے ہین اوس سے
متعہ زنان مراد ہے اور اہل سنت کے نزدیک تحقیق لغوی معنی اور اسکے فائدہ اوٹہانیکے ہے جیسے
کہ تفسیر مجمع البیان مین لکہا ہے اور احوال متعہ اہل سنت کی کتابون مین یہہ ہے کہ
آنحضرت صلعم نے پہلے متعہ کی اجازت دی تہی مگر جنگ خیبر کے وقت ممانعت فرما دی ہرگز
یہہ بات ثابت نہیں ہے کہ تا حیات رسول خدا جاری رہا ہو یا عہد خلیفہ اول مین رہا ہو
خلاصۃ المنہج مین لکہا ہے کہ رسول صلعم نے اوٹہکر پہلے خطبہ طول طویل پڑہا اور بعد اسکے
فرمایا کہ اے لوگو سنو کہ برادرم جبرئیل مین میرے پروردگار کے پاس سے ایک تحفہ لائے ہین اور وہ
کہا ہے متعہ عورتون کا ہے اور مجہسے پہلے پروردگار نے یہہ تحفہ کسی پیغمبر کو عنایت نہیں کیا

قیاس مین نہین آتا کہ کس سبب پیغمبر خدا نے متعہ پر افتخار کیا کیونکہ جب تیمم کی اجازت
آئی وہ بہی پہلے کسی پیغمبر کو عنایت نہین ہوئی تہی مگر پیغمبر خدا نے اوسپر فخر نہین بیان
کیا اور اور ایسے اکثر احکام نازل ہوئے ہین علما امامیہ کی سخن سازی ہے امامیہ خروج
فی الدبر کو جو کسی ملت مین جائز نہین ہے کلام الہی کے مطابق بتاتے مین لیکن اسمین مفاخرت
رسول صلعم بیان نہین کرتے اور یہہ بہی خلاصتہ المنہج مین لکہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا
کہ اہل مجلس ہے جو میرے حکم کے برخلاف کرے گا یا اوسکو معطل کریگا بغض کی راہ سے تو گواہی
دیتا ہون نہین کہ وہ شخص دوزخی ہے اوسپر لعنت خدا کی اور جو اس سے منکر ہوا اور جسنے اس سے
انکار کیا تو گویا اسنے میری نبوت سے انکار کیا اور جسنے مجہسے مخالفت کی اوسنے گویا خدا سے
مخالفت کی اور وہ دوزخی ہوا انتہی امامیہ کی ان روایتون مین تکلفات کرنے سے ظاہر
ہے کہ مراد اونکی اس قول سے الزام رسول صلعم کا عمر رض پر عاید ہوتا ہے کہ صحبت رسول اللہ
مین نفاق و مخالفت سے رہتے تہے مگر کوئی سبب اسکا سمجہہ مین نہین آتا ۔ کوئی شک کی
بات نہین ہے عمر ابن الخطاب اپنے حسن عقیدت سے سلمان ہوئے مثل اہل ایران کے بزور شمشیر
نہین ہوئے کہ نفاق اون کا روبروے سرور عالم گنجایش کرے امامیہ نے کوئی سبب
نہین لکہا عمر رض نے کل احکام شرعی جاری رکہے اور دین محمدی کی پاسداری سے اپنے بیٹے
پر حد زنا جاری کی کہ وہ اوس صدمہ سے جان بحق تسلیم ہوا عورتون کے متعہ حرام کرنے

سے کیا غرض ہی مگر عیاش مرد اور اوباش عورتین ناگوار سمجھتی ہین اور اسلی ہمت
عمر رضی کی نسبت بیان کرتے ہین جیسے اوباشون کو شراب کا حرام ہونا ناگوار گذرا اور
عجب نہین کہ رسول مقبول نے بمشورہ عمر ابن الخطاب متعہ حرام فرمایا ہو اور نسخ فرمانا رسول خدا
کا متعہ کے باب مین کتب امامیہ سے بہی ثابت ہے استبصار کے باب تحلیل المتعہ مین لکہا ہے
کہ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ فرمایا رسول خدا نے گوشت حمار اہلی کا اور نکاح متعہ حرام ہے
مصنف نے اس قول کو تقیہ پر محمول کیا ہے اور یہہ بات خالی ابلہ فریبی سے نہین ہے
اور یہہ بہی سمجہہ مین نہین آتا کہ تقیہ رسول خدا کا تہا یا راویون کا دونون صورتین
فساد سے خالی نہین ہے سوا اسکے تعجب ہے کہ امامیہ متعہ کے باب مین عمر فاروق کو الزام دیتے ہین
کیونکہ امامیہ کے مذہب مین تو ابتک متعہ جاری ہے اور اوسکے ساتہہ دوسرے پر فرج حلال کرنا
اور فرج کا ہبہ کرنا اور متعہ دوری یعنی دس پانچ آدمی جمع ہوکر ایک عورت سے متعہ کرین اور
اپنی اپنی باری مقرر کرین درست ہے جو کہین دیکہا نہ سنا البتہ ہندوؤن کے مذہب مین بہی ڈہو
اگلے زمانہ مین سنا ہے کہ پانچ پنڈون مین ایک عورت تہی چنانچہ اوسکا دوہہ مشہور ہے
دروپدی رانی مہا بہوانی اجہون جگ کی ناری — پانچون پنڈت بہوگین اوسکو اپنی باری
کہو یہہ کون دہرم ہے — اور یہہ بات ظاہر ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ عمر رضی کے مشورہ مین شریک
تہے اور ہمیشہ اونکے ہمرہ جہاد مین رہے لیکن اگر ایسا تہا تو حضرت علی نے اپنے عہد خلافت مین

جاری کیون نہین کیا اسکا کچہہ جواب نہین ہے اور اگر یہہ قول امامیہ کا درست ہے
تو علی کرم اللہ وجہہ نے عہد ابوبکر رض یا حیات رسول صلعم مین کوئی متعہ کیون نہین کیا
ملا فتح اللہ نے اس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہے کہ عمر رض کا یہہ رتبہ نہین ہے کہ حرام کو حلال اور
حلال کو حرام کرین مجتہدان امامیہ اپنی تجویز سے حلال و حرام مین تصرفات کرتے ہین
جیسے نماز جمعہ کی کہ آیہ کلام اللہ سے واجب ہے اکثر امامیہ نماز جمعہ کو حرام کہتے ہین اور برتقدیر
تصدیق ہونے قول امامیہ کا اگر عمر فاروق رض نے متعہ کو وسیلہ آوارگی تصور کرکے خاص
زمانہ رسول اللہ مین مشورہ دیا ہو تو جائے الزام نہین ہے ۔ عوام امامیہ کہتے ہین کہ عمر
فاروق نے خمس دینا موقوف کر دیا تہا اور خمس کی حقیقت نزد ابو حنیفہ کی یہہ ہے کہ غنیمت کے
مال اور دفینہ وغیرہ سے جو حاصل ہو کل مین سے خمس حق یتیمون مسکینون فقیرون
محتاجون اور بنی ہاشم کا اور بنی مطلب کا ہے اغنیا کو دینا نہین چاہتے اور علماء اہل سنت نے
اغنیا کو حقدار سمجہا ہے اور امامیہ کے نزدیک خمس مین سے آدہا بنی ہاشم کا ہے اور آدہا نایب
امام کا حق ہے اونمین محتاج اور غنی سب برابر ہین جیسا کہ شرایع الاسلام مین لکہا ہے
اور حق الیقین مین عمر فاروق کے نوین طعن مین لکہا ہے کہ عہد رسول اللہ اور نیز ابوبکر رض
کے وقت مین غنایم وغیرہ برابر قیمت کرکے ہوتا تہا عمر رض نے درہم برہم کر دیا اور ازواج
رسول اللہ مین کمی بیشی کر دی ازواج رسول اللہ سے عایشہ صدیقہ کو بارہ ہزار درم

سالیانہ اور سب کو دس دس ہزار درم اور مہاجرین کو پانچ پانچ ہزار اور انصار کو چار
چار ہزار درم دے اور اسیطرح سب آدمیون کو کمی بیشی کر کے مقرر کیا تہا انتہی کلامہ اس سے
بخوبی ظاہر ہے کہ عمر فاروق نے ہر ایک کو اوسکی احتیاج کے موافق دیا موقوف نہین کیا
متاخرین امامیہ کے نزدیک عثمان غنی کے طعنون مین یہہ عمدہ طعن ہے قران کے جمع کرنیکو
اسکو بہت طرح سے بیان کرتے ہین اور بالیقین اسی قران کا تلاوت کرنا ائمہ طاہرین
ثابت ہے اور یہہ ہے نماز مین پڑہتے تہے امامیہ کہتے ہین جسقدر موجود ہے بدستور کلام
الٰہی ہے مگر عثمان غنی نے بے ادبی کر کے تہوڑا سا اوسمین سے نکال کر جلا دیا قران کامل
نہین رہا اور وہ امام آخر الزمان پاس ہے جیسا حق الیقین کے طعن سیوم مطاعن ابوبکر رض
سے احوال امیر المومنین مین لکہا ہے کہ آنحضرت نے گہر مین بیٹہکر قران جمع کیا اور جبتک
جمع ہوا گہر سے باہر نہین نکلے جب سب جمع کر لیا باہر لا کر مسجد مین عمر رض سے کہا عمر رض نے جواب
دیا ہمکو تمہارے قران کی احتیاج نہین ہے حضرت امیر نے کہا اب اسکو کوئی نہین دیکہے گا
امام آخر الزمان تک یہہ کہکر گہر کو لوٹ گئے اور ساتوین طعن مین عثمان رض کے لکہا ہے کہ جب
عثمان رض نے قران جمع کرنا چاہا زید بن ثابت کو حکم دیا کہ قران اور مصحف جس جس کے پاس ہون
لاؤ اور سب کو بیجبر لیکر جلا دے اور بعضے کہتے ہین پہلے پانی مین جوش دے پہر جلا دے
کہ کسیکو اوسکی خبر نہو اور یہہ بہی اوس کتاب مین لکہا ہے کہ اب جو قران موجود ہے مصحف عثمان

مشہور ہے اور منہج الفاصلین مین جو ہے باب کی پانچوین فصل مین لکہا ہے کہ
بعض آیات نکال کر جلا دین اور اصول کلینی مین کئی جگہہ قرآن کے نقصان پر احادیث
ائمہ ہدی کی لایا ہے اور الفاظ اور عبارت نقص قرآن کی بیان کی ہے جواب دوسکا یہہ ہے
کہ قرآن شریف جو اسوقت موجود ہے بے شک و شبہ تمام کلام الٰہی ہے کچہہ قصور اور فتور اسمین
نہین ہوا اس سبب سے کہ خدا تعالی اوسکی حفاظت کا وعدہ فرماتا ہے اور اسمین شک نہین ہے
کہ عثمان رضی نے اپنی عہد خلافت مین بڑی سعی اور کوشش کر کے باتفاق حضرت امیر اور اور
مہاجرین و اصحاب رسول اللہ صلعم کے قرآن شریف جمع کیا اور اور آدمی جو لاکر اوسکی ترتیب مین
فرق تہا اونکو اکہٹا کر کے محو کر ڈالا تو یہہ قرآن بلا اختلاف ہوا اور یہہ امر جلیل القدر بہترین حسنات
عثمان غنی کا ہے دشمنون کے دل پر داغ ہے کہ اوسمین دخل اور تصرف کی گنجایش نہین رہی
ورنہ مثل توریت کے مختلف نسخہ ہاے قرآن مسلمانون کے پاس ہوتے اگر یہ گمان کرین کہ آیات
فضائل امیر المومنین اور اہل بیت خاتم المرسلین اسمین سے خارج ہوگئین یہہ بات غلط ہے
کیونکہ یہہ سب آیتین قرآن مین موجود ہین اونمین سے ایک سورہ ہل اتی ہے کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کی شان مین نازل ہے اور اگر یہہ خیال ہو کہ احکام خلافت امیر المومنین
اسمین سے نکال ڈالے وہ بہی خلاف ہے کیونکہ خلافت رسول قرآن مین داخل ہی نہین
امامیہ روایت کرتے ہین کہ عثمان رضی نے اوراق غلط اور مشکوک کو تلف کر دیا جلا کر تو جو کچہ

اوسکا مرتبہ اور محو کرنے کا مرتبہ ایک سا ہے کہ اس زمانہ مین بہی تعویذ وغیرہ کے جلانیکا
عمل جاری ہے اور اسمین بہی اسماء الہی وغیرہ ہوتے ہین اسکو کوئی بے ادبی سے تعبیر
نہین کرتا اور یہہ تحقیق امر ہے کہ ائمہ ہاتہ کی لکہی قران عثمان غنی کا جمع کیا ہوا پڑہا کئے
اور لکہا کئے چنانچہ ابتک ائمہ ہدیٰ کے لکہے ہوے کلام اللہ جابجا موجود ہین اور جو امام حسن عسکری
نے تفسیر لکہی وہ بہی اسی قران پر ہے پس ظاہر ہے کہ امیر المومنین نے یہہ ہی قران جمع کیا
ہوا عثمان غنی کا مقبول کرکے اپنی اولاد کو تعلیم کیا قیاس مین نہین آتا امیر المومنین نے
اپنی عہد خلافت مین صحیح کلام اللہ رائج کیون نہین کیا اور عمر رض کے قبول نکرنے سے وہ
ایسا گم ہوا کہ وجود اوسکا معدوم ہو گیا اور اہل اسلام کو اوس سے نفع نہ پہونچا یہانتک
کہ اپنی اولاد کو اوس سے بہرہ ور نکیا اور خلافت کو باوجود بے وفائی اصحاب کے اختیار کیا
تجرید العقاید مین اوسکے مصنف نے نقصان قران کا الزام عثمان رض پر نہین لکہا
یہہ ہی سمجہ کر بعض فضلاء امامیہ نے نادم ہو کر اس خیال فاسد کو خیال نہین کیا اور ایسا ہی تفسیر
مجمع البیان مین مذکور ہے اور کتاب الاعتقادات مین اوسکے مصنف نے لکہا ہے کہ جو کوئی
میری نسبت یہہ گمان کرتا ہے کہ مین نے لکہا ہے کہ قران جو اب موجود ہے اس سے زیادہ تہا
وہ جہوٹا ہے اور حق الیقین مین چوتہے بابکے پانچوین مقصد مین لکہا ہے کہ آیہ کہیعص آ
سے سب سے بڑا معجزہ کلام اللہ ہے کہ قیامت تک رہیگا اور مصائب النواصب مین چوتہی جلد کے دو

طایفہ مین لکھا ہے کہ تغیر ہونا قرآن مین قول جمہور امامیہ نہین ہے مگر اونمین سے تہوڑے
لوگ کہتے ہین وہ لایق اعتماد کے نہین ہے - دوسرا طعن امامیہ کا عثمان غنی پر یہہ ہے کہ
حکم مروان کے باپ کو رسول خدا نے مدینہ سے نکالدیا تہا ابوبکر رض کے عہد مین عثمان رض نے
اوسکی سفارش کی ابوبکر رض نے تسلیم نہین کی اور اسیطرح عمر رض سے کہا اونہون نے بہی
حکم کو مدینہ مین بار نہین دیا عثمان رض نے اپنے عہد خلافت مین بے مرضی رسول خدا کے اوسکو
بلاکر اپنا مصاحب بنایا اور مروان اوسکے لڑکے کو امیر کیا اور اوسنے مفسدہ برپا کیا جواب اوسکا
یہہ ہے کہ اہل سنت کی کتابون مین درج ہے کہ جب عثمان رض نے اپنی خلافت مین حکم کو بلانا
چاہا اصحاب رسول نے منع کیا عثمان رض نے جواب دیا کہ مین نے وفات کے وقت رسول خدا سے
اسکا قصور معاف کرالیا تہا لیکن اس بات کا کوئی گواہ نہین تہا اس سبب سے ابوبکر اور عمر رض
نے منظور نہین کیا اور اب مین اپنے علم پر خود عمل کرتا ہون اور ہرایک شخص اپنے علم پر
عمل کر سکتا ہے اور یہہ جواب شافی ہے اور حکم کے آنے سے مدینہ مین کوئی فتنہ برپا نہین
ہوا اور عثمان رض نے مروان کو ریاست پر مامور کیا اوسنے صلہ رحم ادا کیا الزام عثمان رض پر نہین
آسکتا اقربا پروری مین کلام الہی ناطق ہے اور جامع الاخبار مین آٹھوین باب کی دوسری
فصل مین لکھا ہے قول امیر المومنین کہ مروان جنگ جمل مین اسیر ہوا حسنین رض نے اوسکی
سفارش کی امیر المومنین نے اوسکو چہوڑ دیا اور رسول صلعم کے وقت مین مروان کی ذات

سے کچھ فساد نہین ہوا بعد قتل عثمان رضا اگر اوسکی قصور ہوا وہ عثمان رض پر عاید نہین ہوسکتا
اور مشہور و معروف ہے کہ شیعان علی ع سے ایک زیاد بن سفیان ہے کہ ولدالزنا تہا اگر اوسکو
کوئی ولدالزنا کہتا تو وہ خوش ہوتا تہا اکثر اوس سے عہد خلافت امیرالمومنین مین تکرار ہوئی
اور فتنہ برپا ہوئے اور ریاست مین بدانتظامی ہوئی اور نامہ عتاب آنحضرت
اوسکو لکہے گئے تواریخ مین سب درج ہین اور نیز نہج البلاغت مین سب حال لکہا ہے اور
بعد شہادت امیرالمومنین امام حسن ع آپکے جگر گوشہ کے ساتہہ جو کیا مشہور ہے اور ایساہی
حال شمر کا کہ اوسکی ہمشیر ام البنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نکاح مین تہی اور عباس بن
علی اوسکے شکم سے پیدا ہوئے اور شمر ہمراہ حضرت امیر جنگ صفین اور اکثر معرکون مین ساتہہ رہا
اور برابر رفیق تہا آخر کار جہنم داخل ہوا - دوسرا طعن امامیہ کا عثمان رض کی نسبت یہہ ہے
کہ اصحاب رسول رضی اللہ عنہ اون سے بیزار تہے یہانتک کہ قتل ہوگئے اور تین دن لاش
بے گور و کفن پڑی رہی بعد تین دن کے دفن ہوئے تجرید العقاید مین یہہ سب حال لکہا ہے
اور حق الیقین کی دسوین مجلس مین لکہا ہے کہ بعد قتل اہل مدینہ نے دفن نہین کیا
تجہیز و تکفین کیا بیسرے دن بے کفن اور غسل کے یہودیون کے مقبرہ مین دفن کردیا اور
امیرالمومنین اور سارے اصحاب نے اوسکی نماز جنازہ نہین پڑہی اور یہہ بہی لکہا ہے کہ حضرت
امیر اوسکے قتل سے بہت خوش ہوئے جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ باتین خلاف عقل

اور تواریخ کے ہین امامیہ جو یہہ الزام عثمانؓ کے ذمہ لگاتے ہین کہ اونھون نے اپنے اقربا
کو مالامال کر دیا اور یہہ بات ثابت ہے کہ طلحہ اور زبیر اور عمرو ابن العاص وغیرہ ایک
جماعت کثیر نے خون عثمان کا دعوی کیا اور فتنہ عظیم پیدا ہوا اور عثمان رضی کے
اقارب اور عشایر بہت تھے اور صدہا غلام جنگ آزمودہ مدینہ مین اونکے پاس حاضر
رہتے تھے ایسے حال مین ممکن ہے کہ اونکی لاش تین دن تک بے گور و کفن پڑی
رہی اور بعد تین دن کے بے غسل و نماز کے دفن ہو عقل مین نہین آتا عثمان رضی
جنت البقیع مین کہ مدفن اولاد و ازواج رسول اللہ اور اکثر اصحاب اور شہدا کا ہے
دفن ہوئے اور جامع عباسی کے دسوین باب مین لکہا ہے کہ بقیع تہا جو کہ نخلستان
تہا رسول خدا نے واسطے مسلمانون کے مخصوص فرمایا تہا اور دراماد ہونا رسول خدا کا
سب اصحاب پر روشن تہا تمہ اچشم پوشی صحاب کی نماز اور جنازہ عثمان رضی سے
بالکل جہوٹ ہے نہج البلاغت مین لکہا ہے کہ حضرت امیر عثمان رضی کے پاس گئے
اور کہا آدمی میرے درپے ہوئے اور مجھکو وکیل کر کے بہیجا ہے مین تمسے کیا کہون
کوئی ایسی خبر نہین کہ تم اوس سے ناواقف ہو اور مین کوئی امر نہین جانتا کہ تمکو
معلوم نہو اور کوئی ایسی خبر نہین جسکی تمکو خبر نہو اوسکو مین بیان کرون اور
تمنے جو دیکہا اور سنا وہی مینے دیکہا اور سنا ہی جیسے تمنے صحبت رسول اللہ کی پائی ہی ویسے ہی مینے پائی ہے

پاس ہے اور ابو بکر اور عمر رضی مجھہ سے بہتر نہ تھے عمل مین اور تم قریب تر اوسکی
قرابت رسول مین ہو اور تمکو جو بات دامادی و خویشی مین حاصل ہوئی اونکو نہین
ہوئی اور تواریخ سے ثابت ہے کہ عثمان رضی نے اپنی عہد خلافت مین محمد بن ابوبکر
کو بمشورہ حضرت امیر المومنین والی مصر کیا تہا مروان نے واسطے دفع کرنے اوسکے فریب
کیا اور محمد بن ابوبکر نے کوفیون اور مصریون کو جمع کرکے مطالبہ چاہا حضرت عثمان رضی
نے باندیشہ کشت و خون ندیا اسپر ہجوم ہوا علی مرتضے نے بلوا دور کرنیکی کوشش
کی اور لوگون کو دہمکایا مگر کچھہ کارگر نہوا عبد اللہ بن عمر اور زید بن ثابت نے چہ سے
آدمی کے ساتھہ جاکر عثمان رض سے اجازت لڑائی کی چاہی آپ نے فرمایا مین نے زبانی
رسول اللہ صلعم کے سنا ہے کہ تلوار سے حلال کیا جاؤنگا اور قول نبی مین شک
نہین ہے پہر مین خونریزی مسلمانونکی اور کلمہ گویون کی مدینہ رسول اللہ مین جنگ
ہونیکی اجازت دون حضرت امیر تدبیر دفع بلوائی کرتے تہے اور حسنین علیہ اور قنبر اور زبیر اور
ابوہریرہ بوقت بلوا دروازہ پر محافظ تہے اہل بلوا نے اینٹ پتہر انکو مارنے شروع کئے امام
حسن خون آلودہ ہوئے اور قنبر مجروح ہوا اسکے بعد اہل بلوا نے بنی ہاشم کے خوف
سے راہ دروازہ چہوڑ کر عقب حویلی نقب دیکر عثمان رض کو درحالت تلاوت کلام اللہ شہید
کیا اور خون عثمان رض اس آیہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم پر گرا مد کلام اللہ

ہنوز موجود ہے اور یہہ فتنہ شہادت عثمان کا مدینہ رسول اللہ مین اول ہوا اٹھارہوین
ذی الحجہ روز جمعہ کو بعد عصر کے واقع ہوا اور شب شنبہ کو بدستور شہدا بے غسل وکفن نماز
پڑھکر دفن کیا جبیر بن مطعم نے نماز جنازہ پڑہی اور بہت صحابہ شریک نماز تھے نام اونکا
کتب تواریخ مین درج ہے اور اگر بالفرض نعش عثمان رضی کی تین روز پڑی رہی تو یہہ حادثہ
کچھہ کربلا کے حادثہ سے بڑہکر نہین تہا اور سکا الزام حاضرین پر ہے عثمان رض پر نہین ہے اما
خود مشتہا امیر المومنین ہین اور سیدۃ النسا ہین نقل کرتے ہین جو مطاعن ابو بکر رض
مین لکھے گئے اور بعضے اصحاب واقعہ بلوائے مدینہ رسول خدا مین کہ قتل عثمان رض ایک حادثہ
عظیم تہا اتنظام امر خلافت مین مشغول ہوئے جیسا کہ بعد رحلت رسول خدا کے واقعہ ہوا
اس سبب سے جنازہ عثمان رض پر نہ آئے ہون اسمین توہین عثمان کی لازم نہین آتی اور دلالت
صداقت عثمان رض کی حضرت کرم اللہ وجہ کے ساتھہ اور کیا ہوگی کہ محمد بن ابی بکر کو باوجود
مخالفت مروان کے امیر مصر کیا اور وہ ہی امر موجب خون عثمان رض کا ہوا اور شادمانی علی کی
اس معاملہ مین بالکل جہوٹ اور محض افترا مفتریون کا ہے نہج البلاغت مین لکہا ہے کہ
علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا بخدا کیسا فتنہ لوگون نے میرے واسطے برپا کیا ہے میرا اور اونکے
درمیان مین منصف چاہیے اور حق الیقین مین لکھا ہے کہ عثمان اسقدر بدنام تہے کہ اوس
زمانہ مین کوئی لڑکے کا نام عثمان نہین رکھتا تہا یہہ بات محض غلط ہے کتب معتبرہ مین لکہا ہے

کہ حضرت امیر نے خود اپنی اولاد کے نام ابوبکر و عمر و عثمان رکھے چنانچہ ابوبکر اور عثمان

معرکہ کربلا مین شہید ہوئے امامیہ فضائل اون کے خصوصیت سے نہین لکھتے عباس ابن علی

کرم اللہ وجہہ کے محامد پر اکتفا کرتے ہین۔ امامیہ کے نزدیک عائشہ صدیقہ

کی نسبت یہہ عمدہ طعن ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ امام برحق کے ساتھہ محاربہ کیا اور امام سے

لڑنا کفر ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ کتب تواریخ سے ظاہر ہے کہ وقت شہادت عثمان رضہ عائشہ

صدیقہ مکہ مین تشریف رکھتی تھین طلحہ و زبیر نے مکہ مین جاکر حال مفصل عثمان رض کا بیان

کیا آپنے مدینہ جانا مصلحت وقت نہ دیکھکر بصرہ تشریف لائین وہان فوج جمع ہوگئی

اوسوقت حضرت عائشہ کو یاد آیا کہ حضرت رسول خدا نے حدیبیہ مین خبر قتل ہونے عثمان

کی سنکر اصحاب سے زیر شجرہ بیعت لی تھی کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتے ہین پس امیر المومنین

سے درخواست کی کہ محمد بن ابوبکر وغیرہ قاتلان عثمان کو مدینہ سے نکال دو آپنے نکالنا

اون کا مدینہ سے موجب فتنہ تصور کرکے نہ نکالا اور عائشہ کے لشکر موجودہ بصرہ مین

ہجوم ہوگیا حضرت امیر نے فوج کشی کرکے لڑائی کی اور طرفین سے جنگ و جدل خوب ہوئی

بعد اوسکے جب فتنہ پردازی مفسدون کی ظاہر ہوئی دونون مین صلح ہوگئی بغض و کینہ

باقی نہین رہا اور جو فضائل عائشہ صدیقہ کے کلام الٰہی سے ثابت ہین مال تغیر کیونکر

تصور نکیا جائے۔ حصہ دوسرا بعض معتقدات امامیہ کے بیان مین

امامیہ لعن و تبرا اصحاب ثلثہ اور عایشہ صدیقہ اور حفصہ معظمہ اور اکثر اصحاب آنحضرت صلعم

مہاجرو انصار کو دشمن اہل بیت سمجھہ کر واجب جانتے ہین اور بہترین عبادت سے گنتے ہین

اور پانچون نماز کے بعد اور کہانے پینے کے وقت اس عبادت پر عمل کرتے ہین اور نام خلفا

راشدین لکھکر روا حاجت کے لئے جلاتے ہین حق الیقین کے چہٹے باب کی اونیسوین فصل

مین خلفاء ثلثہ اور عایشہ صدیقہ اور حفصہ معظمہ اور طلحہ اور زبیر پر واجب لکہا ہے لیکن وقت

اور شمار مثل اور فرایض کے مشروط اور واجب نہین لکہا اور ابوجہل وغیرہ کفار قریش

جو درحقیقت دشمن خدا اور رسول خدا ہین اور آنحضرت کے ساتہہ مقابلہ اور مقاتلہ پیش

آئے اور عزیزان رسول انکی ہاتہہ سے شہید ہوئے اور طرح طرح کے رنج و دکہہ اونسے ذات

پاک رسول کو پہونچے امامیہ اونسے ایسا بغض و عداوت نہین رکہتے اور خواجہ نصیر نے تجرید العقاید

مین بمقصد پنجم لکہا ہے فضائل علی کرم اللہ وجہہ مین کہ لڑنے والے علی ع سے کافر ہین اور

مخالف آپکے فاسق اور ملا عبداللہ شہیدی نے اور اوسکے تابعین نے لکہا ہے محاربان علی

کافر نہین البتہ فاسق ہین اور یہہ ہی مذہب اہل سنت کا ہے کیونکہ یہہ امام برحق کی بغاوت ہے

اور علمارامامیہ کے نزدیک حضرت علی کے شیعان مخصوص سے ہے جنگ جمل مین کہ عایشہ سے

درپیش ہوئے اونہنے عرض کیا یا علی یہہ لوگ اہل قبلہ ہین انکا قتل روا نہین ہے اور امیرالمومنین

نے بہی اونکو کافر نہین کہا چنانچہ کامل بہائی مین خروج عایشہ کی فصل مین لکہا ہے کہ فضایل

عمار باتفاق ثابت ہین ایسا ہی علل الشرایع مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے عمار حق کے ساتھہ ہے اور حق عمار کے ساتھہ اور عجب قصہ زبیر ابن صفیہ کا کتاب فریقین مین لکھا ہے کہ زبیر برادر پہوپہی زاد رسول مجتبیٰ اور علی مرتضےٰ کا ہے اور عایشہ کے رفقا مین سے تھا جنگ جمل مین عمار نے نوک نیزہ سے اوسے مجروح کیا اور زبیر نے اس خیال سے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے قاتل عمار کا باغی ہوگا عمار پر ہتیار نہین چلایا لشکر عایشہ مین جاکر نماز مین مشغول ہوا اور عمر ابن جرموز نے زبیر کو مار کر حضرت علیؑ سے کہا آپنے فرمایا مین نے رسول خدا سے سنا ہے زبیر کا قاتل جہنمی ہے یہہ سنتے ہی ابن جرموز نے غصہ مین آکر خنجر اپنے پیٹ مین مارا امیر المومنینؑ نے فرمایا سچ فرمایا تہا رسول خدا نے کہ قاتل زبیر کو آگ کی خوشخبری دو اور کشف الغمہ مین لکہا ہے کہ نہج البلاغت مین قول حضرت امیر درج ہے کہ آپنے اپنے اصحاب کو صفین کی لڑائی مین خلفاء ثلثہ کے برا کہنے کو منع کیا تہا اور ظاہر ہے کہ خلفاء ثلثہ حضرت علی سے لڑے جہگڑے نہین اور حضرت عایشہ سے بسبب دراندازی لوگون کے لڑائی ہوگئی پہر اخیر کو صلح ہوگئی انجام اوسکا اچہا ہوگیا عجب کہ تو آیہ تطہیر دلیل عصمت فاطمہ زہرا کے ہو اور ازواج رسول اوس سے خارج ہون اور حکم آیہ کریمہ یا نساء النبی لستن الخ خاص بنام ازواج رسول نازل ہوئی اور ازواج کے کام نہ آوے بے انصافی کے سوا اور کیا کہا جاوے - امامیہ کہتے ہین حضرت رسول خدا نے حضرت علی کو عایشہ اور ازواج

سکے طلاق دینے کا مختار کر دیا تھا بالکل افترا اور بہتان ہے کیونکہ اللہ تعالی الیٰ نے
موافق تفضیلت ازواج مطہرات اور حفظ ناموس سید کائنات تبدیل کرنا ازواج
مطہرات کا رسول خدا کے ہاتھہ رکہا ہے نہین نہ کہ واسطے طلاق کے دوسرون کو مختار
کرین سورہ احزاب مین اللہ تعالی فرماتا ہے - لا یحل لک النساء الخ - ترجمہ حلال
نہین تجھکو عورتین اس پیچھے اور نہ یہہ کہ اونکے بدلے اور کرے عورتین اگرچہ خوش
لگین تجھکو اونکی صورتین علاوہ اسکے اگر حیات رسول خدا مین طلاق واقع نہوئی
بعد وفات کے وکیل طلاق کا مجاز کسیطرح نہین ہو سکتا لڑائی کے وقت طلاق عائشہ
مین حضرت امیر کا اختیار نہین تہا کہ امامیہ کے کہنے کو حجت ہو امامیہ ام المومنین حفصہ
بنت عمر رض کے حق مین لعن و نفرین کہنا جائز جانتے ہین حالانکہ اون کا نام کتب معتبر
امامیہ مین کہین درج نہین ہے اور نہ کوئی قصور اونکے نام لکھا ہے صرف باعث
اور کتب فریقین مین روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کو ایک عورت یہود نے
زہر دیا تہا اوس زہر کا اثر وقت وفات رسول مقبول ظاہر ہوا اور وہ ہی سبب شہادت
کا ہوا متاخرین امامیہ ایرانیہ حضرت عمر رض کی عداوت کے سبب کہ ملک عجم فتح کیا تہا
حفصہ رض پر الزام تلاش کرتے تہے اور کوئی وجہ صریح نہین ملتی تہی یہہ افترا کہڑا کیا
کہ آخر وقت مین عائشہ اور حفصہ نے رسول کریم کو زہر دیا تہا جیسا ملا باقر نے جلاء العیون

مین اول باب کی پانچوین فصل مین لکہا ہے اور کچھہ سبب عداوت تحریر نہین کیا۔
حالانکہ پاکدامنی مین اونکے کلام الٰہی شاہد ہے اور التفات آنحضرت صلعم عائشہ و حفصہ کے حال
تادم واپسین ثابت ہے اور پاسداری اون کے حق مین بنی ہاشم کی رہی وہ اسکو باطل
کرتی ہے اس گفتگو سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم اپنی ازواج کے ہاتھہ سے بہی مغلوب
و ناچار تھے اور اونسے تقیہ کرتے تھے معاذ اللہ منہا یہہ لوگ جسقدر جہوٹھہ بولین اور تہمت لگاوین
کچھہ بعید نہین ہے کیونکہ مصلحتاً جہوٹھہ بولنا تو اونکے مذہب مین حجت ہے مجالس المومنین کی مجلس
اول مین لکہا ہے کہ خلفاء ثلثہ پر لعن واجب نہین ہے اگر جاہل شیعہ اوسکو واجب جانین
اون کا قول معتبر نہین ہے اور ایک یہہ روایت بھی اوسمین لکہی ہے کہ عائشہ صدیقہ نے
امیر کی خدمت مین حاضر ہو کر لڑائی سے توبہ کی اوسپر حضرت نے عائشہ پر لعن کرنے سے منع فرمایا ہے
اور اہل سنت کا یہہ ہی احتمال معاویہ ابن سفیان کی نسبت ہے بعض تواریخ مین یہہ
حال لکہا ہوا ہے کہ وقت موت معاویہ نے توبہ کی اور اپنے افعال ذمیمہ پر پشیمان ہوا اور
خطا دو قسم کی ہے ایک خطاء اجتہادی وہ اقتضاے بشریت سے ہے دوسری خطاء اعتقادی
وہ مستلزم کفر ہے اور اہل سنت کو خطاء معاویہ مین کچھہ شک نہین ہے جیسا ہدایہ وغیرہ مین لکہا
ہوا ہے علاوہ ازین معاویہ نہ مہاجرین مین سے ہے نہ انصار سے نہ شریک بیعت رضوان
اور نہ بدریون مین ہے کہ فضیلت اوسکی کلام الٰہی مین سے ثابت ہو اور ام حبیبہ اوسکی بہن اگرچہ

ازواج مطہرات رسول صلعم سے ہو لیکن معاویہ کو اوس سے فضیلت لازم نہین آتی مگر اہل
سنت بپاسداری صحبت رسول اللہ صلعم اوسکو برا نہین کہتے بخلاف اوسکے بیٹے نابکار کے
کہ اوسکو خسر الدنیا والاخرہ جانتے ہین اور بحکم آیہ کریمہ لعنت اللہ علی الظالمین کافی جانتے
ہین اور حکایات الزام مہاجر و انصار اور شریک بیعت رضوان اور بدریون کا معتبر نہین
جانتے اور اون کے عیب کی تلاش نہین کرتے اور اسواسطے خاموشی قبول کی ہے کہ موافق
وعدہ الہی کے کہ انجام اون کا اچھا ہوا ہوگا اہل سنت خوض اور فکر امور اصحاب مین اچھا نہین سمجھتے
بعضے امامیہ اصحاب ثلثہ کو کافر جانتے ہین جیسا حق الیقین مین لکھا ہے اور عمر رض کو ولد الزنا
لکھا ہے خدا سے شرم نہین کرتے کہ ایمان اون کا کلام الہی سے ثابت ہی کلثوم دختر فاطمہ زہرا
اون کے نکاح مین آئین اور وہ عترت رسول اللہ مین شامل ہوئے اور زید اون کے شکم سے پیدا
ہوا کہ بیس برس کی عمر مین خانہ جنگی کر کے شہید ہوا حضرت امام حسین ع نے نماز جنازہ پڑہکر
دفن کیا اور حضرت رقیہ اور کلثوم دو صاحبزادیان پیغمبر خدا کی جو شکم خدیجہ خاتون سے پیدا
ہوئین فاطمہ زہرا کے خواہران حقیقی ہین عثمان غنی کے نکاح مین آئین اور ابو بکر رض اگر مشرک تھے
تو اون کا نکاح اسما بنت عمیس سے کسطرح ہوا کہ وہ امامیہ کے نزدیک مومنہ حاذقہ تھین اور محمد بن
ابی بکر اونسے پیدا ہوئے جو امامیہ کے نزدیک ولد الزنا و ولد الحرام ہین امیر المومنین نے اونکو متبنی
کیا تھا اور ابو بکر اور عمر فاروق کی بیٹیان خاتم المرسلین کے ساتھہ کیونکر منکوح ہوئین جنکی مصداق

مین للطیبات للطیبین حجت کافی ہے نہج البلاغت مین قول امیر المومنین موجود ہے کہ آپنے عمر ابن الخطاب نے فرمایا ہے امامیہ تزویج ام کلثوم بہ عمر فاروق از روی غصب بیان کرتے ہین جیسا صاحب استغاثہ نے امام جعفر کا قول لکھا ہے اول فرج غصب منا اور کلینی نے کتاب النکاح مین لکھا ہے کیونکر یقین کیا جاوے کہ امام معصوم نے اپنی زبان سے فرمایا ہو حالانکہ ام کلثوم جدہ مطہرہ امام معصوم کی ہین کوئی ادنی شخص بھی اگر اوسکی لونڈی کیون نہو ایسا کلمہ زبان سے نہین نکالتا امام کی نسبت ایسا کلمہ کہنا بالیقین مفتریون کا کام ہے عمر ابن الخطاب کی عداوت مین ایسے کلمات ہتک اور توہین کے ناموس خاندان رسالت مین بیان کئے ہین حالانکہ امامیہ کے نزدیک شجاعت امامت کا لازمہ ہے حق الیقین کے باب الامامت مین مذکور ہے اور اہل سنت کا یہہ قول ہے کہ عمر ابن الخطاب نے اپنی عزت اور بزرگی کے واسطے یہہ خواستگاری کی تھی جیسا حق الیقین مین بحث پنجم کی قسم سوم کے مطلب اول مین لکھا ہے اور امامیہ کچھہ سبب غصب کا بیان نہین کرتے اور قاضی نور احمد نے مسائب النواصب مین جو تھے جلد کے تیسرے طایفہ مین لکھا ہے جو قول کہ تقیہ سے ہے بمنزلہ ماموربہ کے ہے اس بات کو صاحب ایمان تجویز نہین کرے گا کہ بہن یا دختر تقیہ مین حلال ہو جاوے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ عمر رض نے عباس رض کو بہیجکر خواستگاری ام کلثوم کی علی کرم اللہ وجہہ نے قبول نہ کی جب عباس نے عمر سے کہا عمر نے جواب دیا کہ واللہ اگر علی نے ام کلثوم کو میری زوجیت مین نہ دیا مین علی کو مار ڈالونگا

تو بہی علی نے قبول نہین کیا چونکہ یہہ اندیشہ تہا کہ اگر علی ام کلثوم کو نہ دیتے تو عمر
زنا کی تہمت کرکے علی کو قتل کراتا پس عباس نے علی سے کہا کہ اگر تم نہین کرتے ہو تو
مین کرتا ہون اور تمکو قسم دیتا ہون کہ تم میرے برخلاف کچہہ مت کرو پس عباس نے
کلثوم کا نکاح کر دیا تعجب کی بات ہے کہ علماے متقدمین امامیہ نے یہہ الزام ستاً
مطاعن عمر مین کیون نہین داخل کیا اور مصائب النواصب مین یہہ بہی لکہا ہے کہ منع نہین ہے
شرع مین نکاح باکرہ کا جسکے ساتہہ نکاح جائز نہین ہے حالت اختیار مین اور بعضون نے
لکہا ہے عمر صحبت کلثوم پر قادر نہین ہوا اور بعضون نے بیان کیا ہے کہ ایک جنہ کلثوم کی شکل
ہو کر دونو مین حائل ہو جاتی تہی یہہ سب سخن سازیان ہین لایق التفات نہین ہین بعضے
امامیہ یہہ کہتے ہین عثمان رسول خدا کا داماد نہین تہا اور اس بات پر لڑنے کو تیار ہوتے ہین
اور کہتے ہین رسول خدا صلعم کے سوا فاطمہ اور لڑکی ہی نہین تہی جیسا نہج الفاضلین
کی چہٹی فصل مین لکہا ہے اور احقاق الحق مین بہی شرح مطاعن عثمان مین لکہا ہے کہ رقیہ
و کلثوم دختران رسول صلعم نہین تہین اور نہ بطن خدیجہ سے حالانکہ کلام اللہ ناطق ہے
سورہ احزاب مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا النبی قل لازواجک و بناتک یعنے ای نبی کہہ
اپنی ازواج اور دختران سے اور اصول کلینی کے باب الحجتہ مین لکہا ہے کہ رسول کریم کے بطن
خدیجہ خاتون سے قاسم اور رقیہ اور زینب اور کلثوم قبل بعثت اور طاہر و فاطمہ بعد بعثت کے

پیدا ہوئین اور علل الشرایع مین لکہا ہے کہ حضرت رسول صلعم فاطمہ کو اور لڑکیون سے زیادہ
چاہتے تہے اور ملا باقر نے کتاب زاد المعاد مین تیسرے باب کی پانچوین فصل مین لکہا ہے
روایت کلینی کہ رقیہ دختر حضرت رسول صلعم نے ضرب اور زجر عثمان رضہ سے عالم بقا کو
رحلت کی یہہ محض جہوٹہہ اور افترا ہے ایسا ہوتا تو حضرت رسول خدا بعد رحلت رقیہ کی
کلثوم کا نکاح عثمان رضہ سے کیون کرتے امامیہ واسطے ابطال خلفاء ثلثہ کیسی کیسی جانفشانی
اور سعی و تردد کرتے ہین لیکن کچہہ فائدہ نہین ہوتا اگر ایمان خلفاء راشدین کی تصدیق اقرار
کرین ان تاویلات لاطائل کی ضرورت ہی نہہ مگر اون کا قول تو یہہ ہی کہ فضائل خلفاء کا
نہ کرنا ہے اور نہ کرینگے اسمین حضرت علی یا ائمہ ہدی یا خاندان رسول کی چاہے ذلت ہو
یا توہین اور ہتک ہو وہ سب گوارا ہے مگر اپنی زبان سے اصحاب ثلثہ کو بُرا کہنا ہے جہانتک
ہوگا سخن پروری کرکے اوسکو نبہاینگے ورکتابین جو علما متقدمین کی ہین ایک مین دوسرے
برخلاف لکہا ہے اسکو انصاف کی آنکہہ سے نہین دیکہتے اپنے مذہب کی کتابون پر بہی اگر
عمل کرین تو بہی غنیمت ہی دیکہیے قاضی نور اللہ نے مجالس المومنین کی تیسری مجلس مین
ابو طالب کے احوال مین لکہا ہے کہ شیخین کا کافر جاننا امامیہ پر الزام ہے اور افترا کیونکہ امامیہ
اونکو کافر کہتے ہین جو امیر المومنین سے لڑے اور شیخین نے کبہی امیر المومنین سے محاربہ اور
مجادلہ نہین کیا — عوام امامیہ مین اصحاب کبار اور مہاجرو انصار پر اور عائشہ

صدیقہ اور حفصہ معظمہ اور اکابر پیشوایان اہل سنت پر اپنی ناموری اور امتیاز کا
باعث جانتے ہین اور عجیب و غریب الفاظ کے ساتھہ تبرا کہتے ہین یہانتک کہ اپنی قوم مین
مشہور ہین کہ فلان شخص لعن و تبرا مین خوب لعنت بولتا ہے اور ایسی حرکت
ناقص اکثر کشت و خون کرات ہے حالانکہ رسول مقبول نے کفار کے مقابلہ مین
بتون کو برا کہنا منع فرمایا ہے کہ مشرک مسلمانون کے اکابرون کو برا نہ کہنے لگین
جیسا ابن بابویہ نے کتاب الاعتقاد مین تقیہ کے بیان مین لکھا ہے پس اسی
سبب سے اہل سنت اور مجالس اور محافل امامیہ سے پرہیز کرتے ہین اور انکی کتابونکا
دیکھنا موقوف کر دیا کلینی مین سوء الخلق کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہے کہ کسی ملت
مین بد کہنا بدون کو عبادت نہین لکھا اور ظاہر ہے کہ لعن و تبرا اصحابون پر ایک
امر فضول ہے اعتقاد باطنی سے اور مصباح الشریعت کے باب معرفت اصحاب مین لکھا ہے
کہ کہو الہی خدایا مین اوسکو دوست رکھتا ہون جسکو تو دوست رکھتا ہے اور تیرا
رسول دوست رکھتا ہے اور مین اوس سے بیزار ہون جس سے تو اور تیرا
رسول بیزار ہے اور اس سے زیادہ تکلف مت کرو اور یہہ ہی عقیدہ اہل سنت کا ہے
مگر امامیہ اپنے اصول کو کیا کرین جو صاف لکھا ہے کہ عمل برخلاف اہل سنت کے چاہئے
اور مجالس المومنین مین لکھا ہے کہ خلفائے ثلثہ کا نام زبان پر مطلق نہ لانا چاہئے مگر

اور باش اور کم ظرف اپنی خود نمائی اور حیلہ ہنگامہ آرائی جانتے ہین یہان سے یہہ بات
نکلتی ہے کہ فضلا اور علما اس فرقہ کے ایسا نہین کرتے اور اہل سنت کے نزدیک مسلمان پر لعن
جائز نہین ہے اور سرداران ایران بہی ہمیشہ تاکید اور تہدید اعلان تبرا مین کرتے رہتے ہین

امامیہ اثنا عشریہ اہل سنت کو بسبب محبت خلفاء راشدین کے کافر جانتے ہین۔

جامع عباسی مین چوتہے باب کی دوسری فصل مین لکہا ہے اگر سنی شیعہ ہوجاوے
حکم اصلی کافر کا رکہتا ہے اور حق الیقین مین چھٹے باب کی اٹہارہوین فصل مین لکہا ہے
کہ ایک غلام نے جسکو علی ابن الحسین نے آزاد کردیا تہا حضرت سے خلوت مین عرض کیا کہ
میری خدمت کا حق آپ پر بہت ہے مجہکو حال شیخین سے خبر دو آپ نے فرمایا دونو کافر تہے
اور جو انکو دوست رکہے وہ بہی کافر ہے انتہی عقلمند اور صاحب تمیز لوگ اسکو کیا یقین
کر سکتے ہین کہ امام معصوم ظاہر مین تو ستایش شیخین کی کرین اور آدمیون کو ویسا ہی
کرنیکی تاکید کرین اور خلوت مین کافر کہین اور علل الشرائع کے باب علۃ الحرارہ مین لکہا ہے
کہ ابی حنیفہ نے امام جعفر صادق سے پوچہا کہ کوفہ کے لوگون کو گمان ہے کہ آپنے اونسے فرمایا ہے
واسطے بیزاری اصحاب ثلثہ کے آپنے فرمایا کیا ہوا ابی حنیفہ ہرگز ایسا نہین ہے اوسکے خلاف اہل سنت کو بیان کرتے
ہین اور اہل بیت کا دشمن جانتے ہین اور اسکو حق الیقین مین چھٹے باب کی چوتہی فصل مین
بیان کیا ہے اور امامیہ کے نزدیک اہل بیت سے مراد امام اثنا عشر ہین خاص کرکے حالانکہ اہل سنت

کے نزدیک تولای اہل بیت عین ایمان ہے بلکہ درود اللھم صلے علی محمد وآلہ واصحابہ و
ازواجہ وذریاتہ واہلبیتہ اجمعین پڑھتے ہین اور صحاح ستہ اور اور کتابون مین جو اہل سنت
کی معتبر ہین بیشمار حدیثین بقید باب اور فصل کے فضیلت واحترام امیر المومنین علی کرم اللہ
وجہہ وسیدۃ النسا فاطمہ زہرا اور امامین الاکرمین حضرت حسنینؑ موجود ہین اور سلسلہ بیعت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ پر منتہی ہوتا ہے اور سلسلہ بیعت ہنوز جاری ہے اور قیامت
تک جاری رہیگا مثل امامیہ کے اہل سنت بے پیر کے بے مرشد ہی نہین ہین اور نام رکھتا
بچون کا نام ائمہ ہدی پر اپنا شرف اور سعادت جانتے ہین دشمنی حضرات امامیہ اہل سنت
کے حق مین ہیش رفت نہین جا سکتی ہان سنت خلفاء راشدین کو بہ صفات حمیدہ اور مقبول
بارگاہ ربانی جانتے ہین اور کلام الٰہی اوسپر دلیل قاطع ہے یہہ نہین ہے کہ اہل سنت خلفاء
راشدین کو دشمن فاطمہ زہرا اور علی کرم اللہ وجہہ کا جانتے ہون اور نزد اہل سنت بد ان
کو نیک جاننا اوس سے بہت اچھا ہے کہ جو نیکون کو بد تصور کرین فاضل کاشی نے لکھا ہے
کہ اگر محبت للہ ہو اوسکا بڑا اجر ہے اگرچہ محبوب دوزخی کیون نہو اور ایسا ہی کافی مین
لکھا ہے مگر اہل سنت کے نزدیک ازواج مطہرات رسول خدا صلعم داخل اہل بیت ہین
بخلاف امامیہ کے کہ وہ بسبب عداوت اور بغض ازواج کے اہل بیت مین نہین شمار کرتے
یہہ قیامت مین معلوم ہوگا کون سچا کون جھوٹا ہے اور کتب فریقین مین خلفا ثلثہ راوی

احادیث فضایل امیر المومنین اور اولاد کے ہین جامع الاخبار کے بارہوین
باب مین حدیث رسول خدا روایت خلفاء راشدین سے لکھی ہے یعنے اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ علی کے نور جبین سے فرشتہ کو کہ وہ تسبیح پڑہتا ہے اور ثواب اوسکا محبان علی
اور اولاد علی کے نام لکہا جاتا ہے اور محبان علی اہل سنت ہین امامیہ اپنے تئین بتاتے
ہین یعنے اپنے مونہ میان مٹھو بنتے ہین ۔ امامیہ لعن و تبرا کہنا اہل سنت کے
اپنے اوپر لازم جانتے ہین اور واسطے ہتک اہل سنت کے بہت تدبیرین کرتے ہین اور
من لا یحضرہ الفقیہ مین کتاب الطہارت کے باب العبادہ مین لکھا ہے کہ ناصب بدتر مشرک
اور یہود اور نصاری سے ہے اور ولد الزنا سے ہے اور امامیہ کے نزدیک نواصب اہل سنت ہین
اور اہل سنت کل تہتر فرقہ مشہور کو نواصب مین شمار کرتے ہین اور خود نواصب کے
دشمن ہین اور کتاب زاد المعاد مین جسکو توشہ آخرت کہتے ہین لکھا ہے دوسرے
باب کی چوتھی فصل مین کہ اگر سنی یا اور خلاف مذہب کے نماز جنازہ پڑہے ضرور بعد تکبیر
کے اوس میت پر لعنت اور نفرین کرے اور جامع عباسی مین لکھا ہے کہ میت مخالف یا
دشمن کی دیکھے تو کہے الہی شکم اس میت کا آگ سے بھر اور آگ اسپر تعین کر اور سانپ بچھو
اسکے واسطے تجویز کر نقل مشہور ہے چاہ کن را چاہ درپیش دوسرے کیواسطے جو بددعا
کرے گا اوسکے آگے وہ ہی پیش آویگی اور حق الیقین مین چھٹے باب کی اٹھارہوین

فصل مین امام جعفر صادق سے نقل کی ہے امام مہدی جب ظاہر ہونگے کافرون
سے پہلے سنیون کا قتل شروع کرین گے اور انکو اور انکے علما کو مارین گے اور رسالہ رجعت مین
لکھاہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا بوقت رجعت فضلہ بنی آدم کا سنیون اور ناصبیون
کی خوراک ہوگا لعنت اللہ علی الکاذبین جھوٹ بولنا اور گو کھانا برابر ہے جسنے یہان جھوٹ
بولکر گو کھایا اوسکی خوراک جب بھی ہوگا اور جامع عباسی مین لکھاہے استنجا کلوخ سے
اسواسطے منع ہے کہ سنیون سے مشابہت ہوتی ہے متاخرین امامیہ نے لکھاہے
کہ اگر سنی سے بدن چھوجاوے تو غسل کرنا واجب ہے اور تحریر الاحکام مین کتاب الطہارۃ
کے مقصد اول کی دوسری فصل مین لکھاہے یعنی مسلمان باوجود خلاف مذہب کے پاک والا ہر ہے
مگر خوارج امامیہ کی کتابون مین لکھاہے اور سنیون نے آنکھون سے دیکھا ہے کہ میت امامیہ کی
لکھنؤ مین شہد سے اوٹھاتے ہین اور وہ میت ایسی ناپاک اور نجس ہوتی ہے کہ کوئی شیعان علی
سے ہاتھ نہین لگاتا سنیون کیطرح کندھا دینا تو دور رہا اپنا ہی سا حال وسرون کا خیال کرتے ہین
عوام امامیہ کے نزدیک اہل سنت کو ایذا دینا زبان سے خواہ سنان سے اور دغا سے مارنا اونکا
موجب نجات کا ہے۔ ایک دوست کی زبانی سنا ہے جب مولف لکھنؤ مین تھا نام اون کا
قدرت علی تھا اونھون نے ذکر کیا کہ نصیر الدین حیدر کے وقت مین اون کا ایک دارغہ غلام حسین
نام اہل سنت تھا اور بسبب کارگذاری وہ مقرب بارگاہ تھا وہ بیمار ہوا طبیب شاہی اوسکے معالجے

کو مقرر کیا گیا وہ امامیہ مذہب تہا آخر اوسنے اوسکو مار ڈالا اور جسدن اوسنے انتقال
کیا حکیم صادر بار سے گہر آئے اور اپنے احباب سے کہنے لگے آج ہمنے ایک حسنہ کمایا لوگون نے
کہا فرمائے کیا حسنہ کمایا کہنے لگے غلام حسین آج مر گیا خدمتگار جو اون کے پاس کہڑا اب
دربار ی اوتار رہا تہا جب اپنے کام سے فارغ ہوا حکیم صاحب سے دس بارہ[۱۲] قدم دور جا کر
کہنے لگا یزید نے امام حسین کو مار کر حسنہ کمایا تہا آپ نے غلام حسین کو مار کر حسنہ کمایا اور یہہ کہکر
بہاگ گیا اور دلی مین قصہ مرزا جان جانان کا مشہور ہے کہ وہ بزرگ اہل سنت علم ظاہری
و باطنی مین کامل اور عزلت نشین تہے اور باشان امامیہ ایام عاشورہ مین اونکو دغا سے شہید
کر کے بہاگ گئے اور امامیہ ہمنام ہونے اصحاب ثلثہ سے نفرت ہے حالانکہ یہہ نام اولاد حضرت
علی مین بہت گذرے ہین امامیہ کی کتابون مین لکہا ہے صدیق اکبر فاروق اعظم عبارت امیر المومنین
سے ہے اور ایسے ہی مقلدان امامیہ لینا مال سنیون کا حیلہ حوالہ سے جسطرح ممکن ہو روا
جانتے ہین یہانتک کہ سود لینا انسے جائز سمجہتے ہین بلکہ لیتے ہین۔

بیشک مشبہ اہل سنت سب پیرو ائمہ ہدی کے ہین اور اونکے ارشادات کی پیروی کرتے ہین
اور عین ایمان اوسکو سمجہتے ہین اور چارون امام اہل سنت نے فیض برکت سے امام جعفر
صادق کے افتخار حاصل کیا ہے اس مدعا کی کتب امامیہ بہی شاہد ہے احقاق الحق مین
مسئلہ خامہ کی پانچوین بحث کے دوسرے مطلب مین لکہا ہے کہ ابی حنیفہ حضرت امام جعفر

کے شاگرد ہین اور احمد حنبل شاگرد شافعی کے اور شافعی شاگرد محمد ابن الحسن کے اور وہ شاگرد ابی حنیفہ کے ہین اور مالک شاگرد جعفر بن محمد کے اور اسیطرح علامہ ابن مطہر حلی کے اور ایسا ہی نہج الکرامۃ مین لکھا ہے امامیہ کہتے ہین کہ امام نے بحالت تقیہ ابو حنیفہ کو تعلیم کی ہے اس لفظ سے مطلب کا اختلاف سے ہر دو علما اربعہ اہل سنت جو محبت و صداقت ائمہ طاہرین کی ہے اور مصائب اوٹھائے ہین کتب تواریخ مین موجود ہین۔ محاسن برقی کہ امامیہ کی کتب معتمدہ سے ہے اوسمین لکھا ہے کہ ایک روز امام جعفر صادق نے ابی حنیفہ سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے جد امجد کی سنت کو بعد متروک ہونے کے تو زندہ کرے گا اور آدمیون کو ہدایت کریگا اللہ تیری مدد کرے اور حلیۃ الیقین مین تیسرے باب کی دوسری فصل مین لکھا ہے کہ امام نے ابی حنیفہ کو ایکدن فرمایا کہ زیادہ کہانا منع ہے اوسکے بعد ابی حنیفہ نے شکم سیر ہو کے کہانا نہین کہایا جب تک زندہ رہے جو علما اربعہ مین کچھہ اختلاف قیاسی یا اجتہادی ہے اوسپر امامیہ طعن کرتے ہین اور خود اختلاف کو امام معصوم سے منسوب کرتے ہین جیسا علل الشرائع مین دوسری جلد کے باب علۃ النبی مین۔ ابی عبد اللہ سے منقول ہے کہ ہمنے شیعا مین اختلاف ڈالا ہے اگر ایک امر مین متفق ہوتے گرفتار ہو جاتے اور یہہ بہی اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ امام جعفر نے تین آدمیون کو ایک مسئلہ مین تین جواب مختلف دئے امامیہ کو ایسے اختلافات اہل سنت کے اسواسطے مین کہ نا فہم ہین

راہ راست سے پھر جاتے عقائد وفتاوی میں نہین آتا کہ امام نے دین کے مسئلہ مین تین
جواب ایک کے خلاف دوسرے کو دیا ہو اوسکو درست اور واقعی جانتے ہین اور علمائے ربعہ
خلافت کو مکر جانتے ہین — اما میہ ابوہریرہ وغیرہ راویان اہل سنت کو ملعون کہتے ہین
اور اپنے راویون کو معتمد جانتے ہین حالانکہ ابوہریرہ اصحاب رسول اللہ کے ہین اور امام
باقرؑ نے اونکی حدیث کی سند لی ہے کشف الغمہ سے ظاہر ہے اور ایسے اقوال اور راویان
اہل سنت کے ہین کتاب علل الشرایع مین دوسری جلد کے باب علتہ مین بیان کیا ہے یعنی
تکذیب کسی حدیث کی مت کرو یا مرجی یا قدری یا خارجی ائمہ طاہرین سے نسبت کردے شاید
حق ہو اس جگہہ راویون کا اعتماد ٹہرا — مخفی نرہے کہ زمانہ رسول اللہ کا اور بعد آنحضرت
زمانہ خلفاء راشدین کا بہتر زمانہ تہا کتاب شافی شرح کافی مین لکہا ہے یعنی رسول صلعم
اوس وقت دنیا سے تشریف لے گئے کہ دین تمام ہو چکا تہا اور ایسا ہی زمانہ خلفاء رسول اللہ
تہا اور منہج الصادقین مین سورہ انعام کی اس آیہ کی تفسیر مین لم یروا کم اہلکنا من
قبلہم الخ لکہا ہے کیا دیکہتے نہین کتنی ہلاک کین ہمنے بستیان اونکو جایا تہا ملک مین حدیث
قدسی لکہی ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے تمہارے زمانے سے رسول کا زمانہ بہتر ہے بعد اوسکے جو اوس سے
قریب ہو اور جامع الاخبار مین ساتوین باب کی چوتہی فصل مین یہہ حدیث لکہی ہے کہ فرمایا
رسول صلعم نے چالیس برس تک میری امت بے غبار ہے اور دوسو برس تک برگزیدہ خاص

اور نہون گے بعد اوسکے ہرگز نہون گے سب غار ہو جاوین گے اور اسمین کچھ شک
نہین کہ زمانہ رسول صلعم مین دین اسلام کامل ہو چکا تھا چنانچہ کلام الہی سورہ مائدہ
مین نازل ہے الیوم اکملت لکم دینکم الخ - آج مین پورا دے چکا تمکو دین تمہارا اور پورا
کیا مین تمپر احسان اپنا اور پسند کیا مین نے تمہارے واسطے دین مسلمانی اور اصحاب رسول
محبت و موافقت مین بالخصوص اور عداوت کا اتفاق دین نبوی مین مصروف تھے
اہل سنت کے نزدیک اصحاب رسول اللہ صلعم واجب التعظیم اور مقبول بارگاہ الہی مین
اور کلام الہی اور احادیث بیشمار اونکی فضیلت مین وارد ہین اور اونہون نے صحبت نبوی
مین رہکر سعادت ابدی حاصل کی اور ایمان مین کامل ہوے اور لڑائیون مین حاضر رہکر
اور جان نثاری کرتے رہے اور جعفر برادر حضرت امیر المومنین جنکو حضرت نے بزبان مبارک
خود جعفر طیار فرمایا اور حضرت حمزہ عم رسول کریم صلعم آپ کے سامنے شہید ہوے اور
عباس عم رسول اللہ صلعم کی تعظیم بنی ہاشم سے آگے جانتے ہین مجالس المومنین کی
تیسری مجلس مین لکہا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم عباس بن عبد المطلب الہاشمی کی بہت تعظیم
کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ عباس بمنزلہ میرے باپ کے ہے چونکہ حضرت عباس نکاح
ام کلثوم مین وکیل ہوے اس سبب امامیہ اونکو اچھا نہین کہتے اصل مقتدا امامیہ
کا یہہ ہے کہ جو کوئی ایسا کام کرے کہ امامیہ کی رای کے خلاف ہو اوس سے انحراف کرتے ہین

اہلسنت کو ابوطالب کے ایمان لانیمین اختلاف ہے مگر متفق اسپر ہین کہ اونہون نے
رسول مقبول کی خدمت بہت کی ہے اس سبب سے رضامندی رسول اللہ کی دلیل
کافی سمجھتے ہین اور امامیہ کہتے ہین جیسا مجالس المومنین کی تیسری مجلس ہین لکھا ہے
کہ ایمان پوشیدہ رکھتے تھے تقیہ کئے تھے کہ ایسی حالت مین کفر کے ظاہر کرنیمین تقیہ
روا ہے مگر بای امامیہ اس امر مین خالی حکمت سے نہین ہے ۔ امامیہ کہتے ہین امامت
اللہ کیطرف سے ہے اور نص قطعی امامت اثنا عشر مین نقل کرتے ہین اور کہتے ہین جہاد
اور خروج باسیف حق امام کا ہے اس سے غرض اصلی امامیہ کی ابطال خلافت خلفائ
راشدین ہے اور امامیہ بموجب اپنے اصول مقررہ کے بعض اولاد ائمہ ہدی کو بسبب دعوی
امامت لایق لعن اور تبرا کے جانتے ہین جیسے اولاد امام حسنؑ اور زید شہید ابن
امام زین العابدین اور جعفر ابن امام حسن عسکری بلکہ اوسکا لقب جعفر کذاب مقرر کر رکھا ہے
اور سب امام زادان کو مستوجب لعن سمجھتے ہین اور لعنت کرنا اونہون پر عین ایمان
جانتے ہین کافی کی کتاب الحجہ مین لکھا ہے جو شخص دعوی امامت کا کرے اور امام نہو
قیامت مین روسیاہ ہوگا اگرچہ سید علوی اور اولاد علی کیون نہو وہ کافر ہے ۔
انتہی اور زید بن علی کے قصہ مین لکھا ہے کہ ایک جماعت نے زید سے درخواست کی
کہ شیخین پر لعن کہو اونہون نے انکار کیا بس اوسے پھر گئے اونہون نے اون لوگونکو

رافضی کہا امالی میں ابن بابویہ نے حدیث لکہی ہے ترجمہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اے علی تمہارے یہان پیدا ہوگا ایک مرد کہ نام اوسکا زید ہوگا قیامت مین وہ معہ اصحاب خود عزت سے جنت مین بغیر حساب جاویگا اور مجالس المومنین کی پانچوین مجلس مین لکہا ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ زید اور اوسکے اصحاب شہدا ہین یہان سے صاف ظاہر ہے کہ زید شہید اور اوسکے اصحاب بلاشک جنتی ہین اور یہہ بات اصول شیعہ کے برخلاف ہے مگر اصول پر عمل واجب جانتے ہین کہ اصل مدعا تہہ سے نجاے اور فرقہ زیدیہ زید شہید کو امام برحق جانتے ہین ۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ بنی فاطمہ سب ناجی ہین اور خاتمہ سادات کا بلاشک و شبہ اچہا ہے بخلاف امامیہ کے کہ دوزخ کی آگ سادات پر روا جانتے ہین مگر جو اوسمین مذہب امامیہ رکہتے ہین اونکو مختار سمجہتے ہین عجب اصول ہے کہ جسکی رو سے سادات کو کافر کہتے ہین افسوس شیطان نے کیسا پردہ غفلت کا اونکے اوپر ڈال دیا ہے ۔
نہج البلاغت مین سورۂ مائدہ کی اس آیہ کی تفسیر مین لعن الذین کفروا الخ ۔ لعنت کہا منکرون نے بنی اسرائیل مین سے داؤد کی زبان پر اور عیسے بیٹے مریم کے یہہ اس سے کہ گنہگار تہے اور حد پر نہ رہتے تہے لکہا ہے کہ بہشت اوس شخص کے واسطے ہے کہ اطاعت خدا کی کرے اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ اوسکے واسطے ہے کہ گناہ خدا کا کرے اگرچہ سید قریشی ہو اور مصایب النواصب مین جو تہے جلد کے سترہوین طایفہ مین

لکھا ہے کہ سید ناصبی اگرچہ علوی کیون نہو بدتر سگ سے ہے پس عوام امامیہ
اسی اپنے اصول سے اکثر نبی فاطمیہ صحیح النسب مثل عبد القادر جیلانی اور سید جلال بخاری
اور سید اشرف جہانگیر وغیرہم کو کہ مقتدا ے اہل سنت ہین تبرا کہتے ہین اور تبرا کہنا
اونکے حق مین عین ایمان جانتے ہین اور سادات اہل سنت کو حقوق خمس اور نذر ات
سے محروم رکھتے ہین حالانکہ جامع الاخبار مین دوسرے باب کی چھٹی فصل مین حدیث
لکھی ہے یعنی فرمایا رسول صلعم نے بزرگ کرو میری اولاد کو اچھون کو خدا کیواسطے اور
برون کو میرے واسطے اسجگہ سے بخوبی واضح ہے کہ خدا تعالی محبت آل محمد پر فرماتا ہے
اور وہ فرقہ خاصۃ اہل سنت کا ہے اور درحقیقت شیعان علی اہل سنت ہین اور آیات
بقول شہید رفضی اور جامع الاخبار کے اسی باب مین دوسری حدیث لکھی ہے کہ
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جو مر اوپر محبت آل محمد کے وہ مرا ایمان پر سنت وجماعت کی
لعنت بارہ جگہ کتاب الہی مین سے ہے اور اہل سنت کے نزدیک کوئی اہل قبلہ ہو واقف
لعن روا نہین ہے لعن مخصوص کافر اور مشرک وغیرہ کے لئے ہے مطابق نص قطعی
کے مشرکین اور ظالمین اور کافرین پر ہے اسجگہ سے ظاہر ہے کہ قاتل عمر ابن الخطاب اور
قاتلان عثمان غنی پر بھی لعن نہین کہتے اور حلیۃ المتقین مین دسوین باب کی آٹھوین فصل
مین لکھا ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ لعن جسوقت کسیکے مونہ سے نکلتی ہے جا رہو

طرف پھرتی ہے اگر جسپر کی ہے اور وہ اُسکے لایق ہو وہان پہونچتی ہے نہین تو کہنے
والے پر الٹ جاتی ہے اور پہر امامیہ لعن کہنے مین احتیاط نہین کرتے -
امامیہ کا عقیدہ ہے کہ اولیا کی کرامت سے انکار کرتے ہین مگر قاضی نوراللہ شوشتری
نے پیچ کرکے مجالس المومنین مین اکثر اولیاؤن کو جنکے خرق عادات اور کرامات مشہور ہین
لکھا ہے کہ وہ شیعہ تھے تقیہ رکھتے تھے دین کی دعوت کرنا امامیہ کے نزدیک منع ہے
اصول کلینی مین کتاب التوحید کے باب ہدایہ مین لکھا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق ع
نے یعنی کنارہ کرو اور اپنے دین کیطرف کسیکو مت بلاو لیکن اوباشان امامیہ جاہل سنیونکو
کبہی طمع دیکر کبہی طعن تشنیع کرکے اپنے مذہب کیطرف کہینچتے ہین اور اہل سنت کے نزدیک
کرامت اولیا حق ہے اور نشان کرامت کے ابتک مزار اولیا سے ظاہر ہوتے ہین اور وہ
کہا ہے نور محمدی ہے کہ قیامت تک بدستور درخشان و تابان رہیگا اور علم و فضل
اہل سنت تمام جہان مین جاری ہے خاصکر ہندوستان مین کہ قاضی مفتی اور فتوائے
معاملات اور بادشاہ سب اہل سنت ہوئے اور بزرگ اس طریق کے اور فقرا اور
فاتحہ اور نذر اور زیارت قبور جاری ہے اور بیعت کا کل سلسلہ حضرت امیر المومنین ع
منتہی ہوتا ہے کہ خالی فائدہ دین و دنیاوی سے نہین ہے باعث نجات ہمدیگر ہے اور
مرید اور مرشد دونو موافق حوصلہ خود عبادت اور نماز و روزہ مین کوشش کرتے

ہین اور شرم خلایق سے ارتکاب معصیت مین جرات نہین کرتے بلکہ ایمان عوام
کا بیعت پر منحصر ہے اور مرتے وقت مرشد کیطرف رجوع کرتے ہین وہ ہی وسیلہ خدا
کیطرف رجوع ہونیکا ہے اور عورات شرفا کیواسطے یہہ بڑا فائدہ ہے کہ کھانا نذر
حضرت فاطمہ زہرا کا مردون اور عورات ارزل کو نہین دیتے بلکہ یہانتک احتیاط رکھتے ہین
کہ غیر شخص اوس کھانیکو دیکھے بہی نہین باعث بقای شرم وحیا اور ناموس وننگ
اور عفت اور عصمت ہندوستان کا ہے۔ امامیہ نے نوروز کے دن عید مقرر کی ہے اور
اوسکو عید الفطر اور عید الضحے سے بہتر جانتے ہین اور اوسکے واسطے دعائین اور
نمازین مقرر کی ہین واسطے مشابہت عیدون کے ظاہر ہے کہ عیدین شکرانہ ادای فرایض
ہین عیش وعشرت کیواسطے موضوع نہین ہوئین اور نوروز کی اصل یہہ ہے کہ اوس روز آفتاب
بیت الشرف یعنی برج حمل مین آتا ہے اور شروع سال شمسی ہے اور شمسی اور قمری سے گیارہ
روز زیادہ ہوتا ہے اسواسطے بعد تین سال یا کچھہ کم وبیش مین ماہ لوند بڑہا دیا جاتا ہے
اور شریعت کے حساب سے زیادہ کم نہین ہے اور نوروز عجمی لفظ ہے اور وہ دن
مجوس اور آتش پرستون کا عید کا دن ہے اور سلاطین ایران اوس روز جشن کرتے
تہے امامیہ اوسی رسم قدیم کے موافق عید کرتے ہین اور کہتے ہین اس روز حضرت امیر المومنین
نے مسند خلافت پر جلوس کیا ہے یہہ محض غلط اور حیلہ سازی ہے سلاطین سابق کی

خاطر یہہ عمل ہے ورنہ موافق اس دین کے کوئی کام سال شمسی سے متعلق نہین ہے تولد
اور وفات رسول خدا صلعم اور کل آئمہ طاہرین قمری حساب سے تعلق ہے۔
امامیہ نے ایک عید غدیر مقرر کی ہے ۱۸ ذی الحجہ کو کہ وہ دن شہادت حضرت عثمان غنی
کا ہے اور روز جلوس خلافت امیر المومنین ہے یہہ عید اس بات کی ہے کہ بنیاد خلافت
خلفاء ثلثہ ہو چکی ورنہ در حق امیر المومنین روز تزویج فاطمہ زہرا امامیہ کے نزدیک زیادہ
فضیلت رکھتا ہے۔ امامیہ نے ایک عید بابا شجاع کی اختیار کی ہے اور وہ دن
شہید ہونے عمر فاروق کا ہے کہ ۲۶ ذی الحجہ کو واقع ہوا اور قاتل بھاگ کر مجوسان کا شان
پاس یہہ خوشخبری لے گیا اون لوگون نے قتل عمر رض سنکر اور اپنے حق مین مژدہ سمجھکر
نہم ربیع الاول کو جشن کیا اور ابوبکر رض کی وفات سے زیادہ خوش ہوئے اور وہی
نہم ربیع اول اختلاف روایات تاریخ وفات سرور کائنات ہے عوام امامیہ نے یہہ طبیعت
مجوسان وہ دن عید بابا شجاع کی ایجاد کی ہے اور مصائب النواصب کے چند خامس مین
لکہا ہے کہ علماے امامیہ نے اس عید کا فتوا نہین دیا ہے بلکہ اونکے اخلاف نے اونکی
تجویز کے خلاف کی ہے۔ عوام امامیہ نے چند مدت سے تعزیہ داری مقرر کرکے محض
تعزیہ داری کا رواج دیا ہے اور بمقابلہ مجالس یہہ مجلس کرتے ہین اور جیسے اہل سنت
مساجد بناتے ہین امامیہ اونکے عوض امام باڑہ بناتے ہین اور مساجد سے زیادہ اونکی

تعظیم کرتے ہین اور ایام عشرہ مین نقل روضہ امام حسینؑ بنا کر رکھتے ہین اور نہی نہی اختراع
کرتے ہین اور ایسی ایسی باتین ایجاد کرتے ہین کہ جنکا بیان کرنا بے ادبی ہے من لا یحضرہ الفقیہ
کے باب النوادر مین لکھا ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا ہے جسنے تجدید کی قبر یا اوسکے مثال
بنائی وہ اسلام سے خارج ہوا ایمان سے بخوبی واضح ہے کہ فضلاے امامیہ نے تعزیہ داری
نہین کی اور اصول کلینی کی کتاب الحجۃ مین لکھا ہے کہ فرمایا امام زین العابدین عؑ نے
کہ دین اسلام اور دینون سے امتیاز رکھتا ہے یہہ نہین چاہیے کہ جس چیز کو خود بناوین
اور پہر اوسکی پرستش کرین ہندوستان مین جب سے اسلام ضعیف ہوا اختلاف
رسم عرب کے جو اصل اصول دین محمدی ہے ایرانیون کی تقلید کرکے تعزیہ داری
شروع کی ہے اور یہہ رواج لڑکون وعورتون کے میلان خاطر سے ظاہر ہوا۔

عوام امامیہ نبی ذوالمنن اور حضرت امام حسن عؑ کیطرف سے کم رجوع ہین اگر کوئی ملقب
بنام محمد یا حسن کے ہو تو اوسکو علی یا حسین کے نام سے مشہور کرکے باعث اپنی
شیعیت کا جانتے ہین اور شیعیان علی کو شیعان رسول اللہ سے افضل جانتے
ہین پہلے تعزیہ داری مین نقل تربت الامامین الشہیدین بناتے تہے اب صرف ایک
تربت امام حسینؑ کی بناتے ہین اور انحراف امام حسن عؑ اس باعث ہے کہ معاویہ سے صلح کیون کی
امامیہ ماتم مین سیاہ پوشی کہ رسم بت پرستی اور غیر قوم کی ہے کرتے ہین حالانکہ ان کی

کتابون مین لکہا ہے سیاہ پوشش کفار کی ہے اوس سے نماز جائز نہین ہے چنانچہ
من لایحضرہ الفقیہ مین لکہا ہے کہ کسینے امام صادق ع سے پوچہا کہ سیاہ کپڑے پہنکر
نماز درست ہے فرمایا نہین سیاہ پوشش لباس دوزخیون کا ہے اور امیر المومنین
نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا سیاہ پوشش استعمال مت
کرو یہہ پوشش فرعون کی تہی امامیہ اپنے تئین خاصگان ائمہ ہدی سے سمجہتے ہین
تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی اور نوحہ گری کے سبب حالانکہ یہہ سب باتین شرعاً ممنوع
ہین اسیواسطے صدہا آدمیون نے افتخار خود سمجہکر اپنے تئین سادات بنی ہاشم مین مشہور
کر دیا ہے۔ فرقہ امامیہ نے اہل سنت کے الزام دینے کو حیلہ سازی کر کے مشہور کیا
ہے اجازت اغلام کی امام مالک نے اور حلال ہونے بہنگ کی امام احمد حنبل نے اور تجویز شراب
خوری کی امام ابو حنیفہ نے اور مباح ہونا جوئے کا امام شافعی نے دی ہے اور اس باب
مین شعر کہے ہین اہل سنت جو روایت یا حدیث نسبت امامیہ کے لکہتے ہین ہو او نکی ہی
کتاب سے ثابت کر دیتے ہین امامیہ او علین اہلہ فریبی اور حیلہ سازی نہین کر سکتے او
امامیہ جو بات پوچ و لچر لکہہ دیتے ہین اوسکا حوالہ کسی کتاب کا نہین۔ تیرے ایسی عو عو کو
کون سنتا ہے جسقدر لکہا ہے بالکل بے اصل ہے۔ کتب معتبرہ امامیہ مین لکہا
ہے اپنے دین کو چہپانا چاہئے جیسا اصول کلینی کے باب الایمان مین ایک حدیث

لکھی ہے کہ جو کوئی اپنا دین چھپاوے خدا تعالی اوسکو عزیز رکھتا ہے اور جو دین اپنا
شایع کرے اللہ اوسکو ذلیل کرتا ہے اس حیلہ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امامیہ
کے نزدیک بے ضرورت بہی دین کو چھپانا درست ہے یہہ عقیدہ منافی امر جہاد کے
ہے — امامیہ کے نزدیک تقیہ بہی دین کی جڑ ہے اور تقیہ کہتے ہین دین حق
چھپانے کو کشف الغمہ مین اماموں کے ذکر مین دوسرے باب کی دوسری فصل مین لکہا ہے
کہ امام رضا ع نے فرمایا جسمین اتقا نہین اوسمین دین نہین اور جو تقیہ نکرے اوسمین
ایمان نہین پس پوچھا لوگون نے کب تک تقیہ چاہیئے فرمایا خروج امام مہدی تک اور
فرمایا جو تقیہ نکرے جبتک وہ شخص ہمسے نہین ہے اور جامع الاخبار مین بارہوین
باب کی پہلی فصل مین حدیث نبوی لکھی ہے اسی مضمون کی بموجب اس حدیث کے امامیہ
کو چاہیے کہ ہمیشہ تقیہ کرین لیکن جب اونہون نے حدیث مفید مطلب خود نہ دیکھی
ترک تقیہ کیواسطے اور حیلہ اوٹہایے منہج الفاصلین مین لکہا ہے کہ تقیہ سابق مین
اسواسطے تہا کہ دوستون اور مددگارون کی کمی تہی اور اہل ایمان ودست ناپید
تہے اور دشمن اور فجار کی کثرت تہی تقیہ واجب تہا اب اعوان وانصار کی کثرت ہے اور
ضعف منافقان ہے اب تقیہ کرنا نہ ہے انتہی یہان سے ظاہر ہے کہ عین ترقی
اسلام مین امامیہ کے اعوان کی قلت تہی اور اب کہ اسلام ضعیف ہوگیا دولعل پر ترقی

کا نام ہی نام رہ گیا امامیہ کے انصار اور مددگاروں کی کثرت ہوئی حالانکہ صاحب الزمان
ہنوز غیبت میں ہیں مطلب اصل یہہ ہے کہ پہلے امیر المومنین اور تمام ائمہ ہدی کو
سیرت شیخین میں پایا اوسکے مدافعہ کیواسطے تقیہ تجویز کیا اسیواسطے کہتے ہیں کہ تقیہ
ائمہ ہدی سے ہے مطلب انکا یہہ ہے کہ امیر المومنین نے خلفاء کی بیعت کی اور نکاح
ام کلثوم یا خلیفہ ثانی ہوا اور خلافت امیر المومنین اور حضرت امام حسن عم نے ظاہر اٹھا
رکہی اور ائمہ ہدی نے کنارہ کیا یہہ سب امر بحالت تقیہ گذرے بلکہ قول امامیہ ہے کہ
مداخلت شیخین کی صحبت نبوی میں اسی سبب سے تہی کہ رسول خدا نے تقیہ کر لیا تہا یہہ
سب احوال مصایب النواصب میں موجود ہے اگر رسول مقبول تقیہ فرماتے تو
نوبت قتل مشرکون کی کیون آتی اور دین کیونکر ظاہر ہوتا اور اگر ائمہ ہدی تقیہ کرتے
تو ہدایت خلق اللہ کی کہ عین مدعا امامت کا ہے کیون حاصل ہوتا اور عقل سلیم
اس بات کو تسلیم نہین کر سکتی کہ امیر المومنین نے دربارہ نکاح خلیفہ ثانی تقیہ کیا تہا
جو غیرت شجاعت کی منافی ہے اور اخراج اہل کوفہ اور معرکہ قتل عثمان میں متہم تہے تقیہ
نکیا اور لونکو لشکر سے نہ نکالا کہ ہنگامہ عظیم برپا ہوا کیونکر اس کلام کی تصدیق ہو کہ
مقدمہ فدک اور بیعت خلفاء اور نکاح خلیفہ ثانی اور اجرای قران ناقص میں تقیہ کیا
تہا تو کیا وجہ ہے کہ امام حسین عم نے تقیہ نکیا اور معہ خاندان شہید ہو گئے تقیہ تو رسم

آبای تہی سبب کیا ہے کہ سنت آبائی ترک کی امامیہ اسکا جواب نہین دے سکتے لیکن ہر حال
کہ تقیہ مین نفاق ہے مگر وہ ترود میراوس سے پیدا ہوتا ہے دیکھو اکثر علماء امامیہ مین ظاہر داری
اور تلون اور تبدیل اخلاق اور عادات مین بہت ہے حالانکہ اصول کافی کلینی مین مکر اور
فریب اور جہوٹ اور غدر بیجا کو ممنوع لکہا ہے علمای متقدمین امامیہ نے صرف نفس کیواسطے
تقیہ تجویز کر رکہا ہے اور تقیہ کے باب مین اختلاف بہت ہے کہتے ہین کہ اگر خوف جان ہے
تو اظہار حق کیواسطے تقیہ بعضون کے نزدیک واجب اور ضروریات دین سے ہے اور بعضون
نے جائز رکہا ہے بعضون نے لکہا ہے ایسے حال مین تقیہ اولی ہے اور محققین امامیہ
کا یہہ مقولہ ہے کہ اظہار حق تقیہ سے افضل ہے جیسا مجمع البیان مین سورہ آل عمران
کی اس آیہ کی تفسیر مین لا تتخذ و المؤمنین الکافرین الخ ترجمہ نہ پکڑین مومن کافرون کو
رفیق مسلمان چہوڑکر اور جو کوئی یہہ کام کرے وہ اللہ کا کوئی نہین مگر یہہ کہ تم پکڑا چاہو ان سے
بچاؤ اور اللہ تمکو ڈراتا ہے آپ سے اور اللہ ہی تک پہونچنا ہے۔ لکہا ہے اور یہہ ہی مذہب
اہل سنت کا ہے کہتے ہین اگر تو یہہ ہے عوام کو خوف جان کیواسطے تقیہ کی رخصت ہے
اور خواص کو اظہار حق اولی ہے سر گذشت کربلا اس معنی پر شاہد ہے بعضے فضلاء امامیہ
مثل خواجہ نصیر اور میر باقر تقیہ ائمہ طاہرین سے انکار کرتے ہین اور امامیہ کے نزدیک بہی یہہ
بات محقق ہے ائمہ ... ی نے اظہار کرنا اپنے مرتبہ کے تقیہ کبہی نہین کیا۔

امامیہ کے نزدیک بحالت تقیہ جہوٹی قسم کہانا گناہ نہین ہے نہ کفارہ اوسکا لازم آوے
حلیۃ المتقین مین دسوین باب کی گیارہوین فصل مین لکہا ہے اور من لایحضرہ الفقیہ کے
باب الوصایا مین کہ مصلحتاً جہوٹ بولنا روا ہے اور کتاب الایمان مین درج ہے کہ اگر
زبان سے برعکس دل کے قسم کہاے تو وہ قسم متعلق دل کی بات کے ہے اور استبصار کے
باب اقسام الایمان مین لکہا ہے کہ کوئی بات خلاف صلاح ہو دینی یا دنیوی اوسمین
جائز ہے اور کفارہ لازم نہین آتا جبکہ امامیہ کی قسم اور قول اور گواہی کا یہہ حال ہو تو
انکی کتابین کیونکر لایق اعتبار کے تصور کیجاوین - علمای اہل سنت نے جس امر مین
نص قطعی کلام اللہ سے اور حدیث رسول اللہ سے نہین پائی اوسمین قیاس جاری
کیا ہے امامیہ قیاس کو جائز نہین رکہتے ہین منہج الفاصلین کے پہلے باب مین لکہا ہے کہ شیعہ
اخذ کرتے ہین احکام فرعیہ ائمہ معصومین سے اور وہ نقل کرتے ہین رسول اللہ سے اور
قیاس کو حرام جانتے ہین انتہی اور جو بعضے راوی فرقہ امامیہ کہتے ہین کہ امام زمان نے
خلوت مین ہمسے یون فرمایا اہل سنت اوسکو معتبر نہین جانتے کیونکہ اظہار دینداری
اور شجاعت اور ترک دنیا اور غیرت کا ائمہ طاہرین کی اہل سنت کا عقیدہ ہے وہ غلط
ہوا جاتا ہے کہ حکایات تقیہ اور لوازمات اوسکے نسبت ائمہ ہدیٰ بیان کرتے ہین بلکہ اثبات
ائمہ طاہرین وہی صحیح ہے کہ علما سے اوعما اہل سنت نے مجلسون اور محفلون مین

اونسے تعلیم پائے اسپر سب کا اتفاق نہا اور وہ ہی عہد رسول خدا کے زیادہ قریب
تہے سنت آنحضرت صہ کی قولاً اور فعلاً اچھی طرح تحقیق کی کہ متاخرین کو اوس سے زیادہ
صحت مشکل ہے اگر امورات اجتہادیہ مین اونسے کچھہ خطا ہوگئی ہو تو بعید نہین ہے
کہ وہ معصوم نہین تہے امامیہ قیاسی بات کو حرام بتاتے ہین اور مفتریات کو ائمہ معصومین
سے نسبت دیتے ہین عذر گناہ بدتر از گناہ ہے امامیہ مذموعات کو اپنی غرض نفسانی
ائمہ طاہرین سے منسوب کرتے ہین یہہ بات ایمان سے بعید ہے اہل سنت کے
نزدیک ایسی روایات اور احکام مخصوصہ اونکے مذہب کے جو ائمہ ہدی کی طرف منسوب
کرتے ہین اوسکی اسناد ائمہ ہدی سے غیر صحیح ہے اور اکثر مسائل اون کے اجتہادی ہین
مثل فدک تقیہ اور نماز جمعہ اور روز یوم عاشورہ اور جواز متعہ دوری اور اور
ایسے ہی مسئلہ ہین۔ **باب چہارم در بیان مسئلہ فقہ اور حال شیوع**
مذہب امامیہ ہین۔ جامع عباسی مین جو ساتوین باب کی چوتہی فصل مین لکھا ہے
کہ دو حدیثون مین اوس حدیث پر عمل چاہیے جو سنیون کے خلاف ہو اور فسس
مسائل فقہ مین اول سے آخر تک اوسی قول کے موافق عمل ہوا ہے۔
پہلا حصہ مسائل فقہ کے بیان مین۔ جاری پانی نجس نہین ہوتا نجاست
سے بھی بالاتفاق اور کہڑا پانی اگر کثیر ہو تو وہ بھی وقوع نجاست سے نجس نہین ہوتا

جب تک اوصاف ثلثہ سے متغیر نہو یعنے رنگ اور بو اور مزہ حد کثیر مین علما کا اختلاف ہے ابی حنیفہ رحمت اللہ کے نزدیک دہ در دہ حکم کثیر کا رکھتا ہے اور امامیہ کے نزدیک کثیر پانی پاک ہے اگرچہ اوسمین چار پاے پیشاب کرین کتے پیوین جنب اوسمین غسل کرین جیسا من لا یحضرہ الفقیہ کے چوتھے باب مین لکھا ہے اور کثیر اونکے نزدیک تین بالشت طول اور عرض و عمق ہے اور ایسا ہی استبصار مین لکھا ہے اور اہل سنت کے نزدیک آب قلیل نجاست کے وقوع ہونے سے نجس ہو جاتا ہے بلا شرط اور ایسا ہی آب چاہ اور امامیہ کا قول ہے کہ چاہ وقوع نجاست سے نجس نہین ہوتا جیسا جامع عباسی مین مذکور ہے۔ اہل سنت کے نزدیک خوک نجس العین ہے اور کھال اوسکی دباغت سے بھی پاک نہین ہوتی۔ امامیہ کہتے ہین سور کی کھال کے ڈول سے کوئے سے پانی بھرنا روا ہے من لا یحضرہ الفقیہ کے باب الطہارت مین لکھا ہے کہ امام جعفر صادق ؑ سے کسینے پوچھا سور کی کھال کے ڈول سے کوئے سے پانی نکالنا درست ہے فرمایا کچھ ڈر نہین۔ اہل سنت کے نزدیک پانی استنجا بول و براز اگر جمع ہو نجس ہے امامیہ کے نزدیک نجس نہین ہے۔ تحریر الاحکام مین لکھا ہے اور نیز من لا یحضرہ الفقیہ مین۔ وضو کا پانی اگر جمع ہو ابو حنیفہ کے نزدیک وضو اوس سے جائز نہین ہے امامیہ کے نزدیک جائز ہے اور کہتے ہین آگے پیچھے اگر چند کس وضو کرین مضایقہ نہین کافی

کی کتاب الطہارت مین لکہاہے اور ایسا ہی امامیہ کے نزدیک آب غسل سے کہ جسم جنب سے جدا ہو نجس نہین ہوتا من لایحضرہ الفقیہ مین لکہا ہے۔ اگر ایک پرنالہ سے پیشاب اور دوسرے سے آب خالص گرے اور پہر وہ دونون ایک جگہہ جمع ہون اہل سنت اوسکو نجس جانتے ہین امامیہ اوسکو نجس نہین سمجہتے ہین من لایحضرہ الفقیہ کے باب الطہارت مین لکہا ہے۔ علماے امامیہ کے نزدیک اغلام سے غسل واجب نہین ہوتا خلاصتہ المذہب مین باب الطہارت کے موجبات غسل مین لکہا ہے۔ اگر آب خالص نہو تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک آب نبید سے وضو جائز ہے امامیہ اسپر طعن کرتے ہین حالانکہ حقائق الحق اور من لایحضرہ الفقیہ کے باب الطہارت مین درست لکہا ہے۔ امامیہ کے نزدیک وضو مین مونہ کا دہونا پیشانی سے ٹہوڑی تک طول مین اور عرض مین جسقدر جگہہ انگوٹہے اور انگشت وسطی مین آوے بخلاف اہل سنت کے کہ اونکے نزدیک ایک کان سے دوسرے کان تک ہے اور امامیہ مونہ ایک ہاتہہ سے دہوتے ہین اور تیمم کہ قائم مقام وضو کے ہے دو ہاتہہ سے کرتے ہین امامیہ کے نزدیک کہنی کا دہونا ضرور نہین ہے بخلاف ابوحنیفہ کے وہ کہنی ہاتہہ مین شمار کرتے ہین اور اہل سنت کانون اور گردن کا مسح سنت جانتے ہین امامیہ اوسکے خلاف کرتے ہین اہل سنت کے نزدیک دہونا ہر ایک عضو کا وضو مین تین تین بار چاہیے

امامیہ دو بار دہوتے ہین اہل سنت دونو پاؤن کا دہونا فرض سمجھتے ہین اور وہ
فعل و قول رسول خدا صلعم سے ثابت ہے اور اصحاب کو تعلیم کیا اور کبہی بے دہوئے
پاؤن کے وضو نہین کیا اور جو کلام اللہ مین وارد ہے وہ ارجلکم مفعول فاغسلوا کا ہے
فرض ہونا دونون پاؤن کا اوس سے ثابت ہے اور علماے امامیہ بہی پاؤن کے دہونے
سے انکار مطلق نہین کرتے استبصار مین لکہا ہے کہ پیغمبر صلعم نے امیر المومنین کو وضو
کی تعلیم کی کہ دہونا اعضا کا وضو مین دو بار چاہئے اور مسح سر کا ایکبار کافی ہے اور پاؤن
کے دہونے مین انگلیون کا خلال کرنا چاہئے پس جو امامیہ کہتے ہین کہ وضو مین پاؤن
کا دہونا وضو کو باطل کرتا ہے اسکو سواے تعصب کے اور کیا کہا جائے کیونکہ غسل اور
مسح مین بڑا فرق زمین و آسمان کا ہے اور کلام الہی مین الی دونو جگہہ وارد ہے امامیہ ہاتہون
کا دہونا کہنیون سے شروع کرتے ہین اور مسح پاؤن کا انگلیون سے

اہل سنت کے نزدیک اگر بعد طہارت کامل کے موزہ پہنے تو مقیم کو ایکرات ایکدن اور مسافر
کو تین رات تین دن جب وضو کرے موزہ پر مسح جائز ہے شرطین اوسکی فقہ مین مذکور
ہین امامیہ کے نزدیک موزہ پر مسح درست نہین ہے حالانکہ من لایحضرہ الفقیہ مین لکہا ہے
اور کافی مین باب حد الوضو مین لکہا ہے کہ رسول خدا صلعم کے پاس سواے تحفہ
نجاشی کے موزہ نہ تہے اور وہ نیچے قدمون کے پاس سے پہٹے تہے رسول خدا نے ان

کا مسح کیا اور سوقت وہ ہی موزے پاؤن مین تھے لوگون نے جانا رسول خدا نے موزون
پر مسح کیا ظاہر ہے کہ پاؤن کا مسح اور ندی کتب امامیہ ہے پہنے موزون پر مسح اونہین
ہوتا اہل سنت کے نزدیک اگر موزہ چار انگل پھٹا ہوا ایک جگہہ سے یا دو تین جگہہ سے کہ ایک
جا کئی سے چار انگل ہو جاوے اوس پر مسح درست نہین ہے جب وضو کرے موزہ اوتار
کر پاؤن دہووے اور اصول کلینی مین کتاب الایمان کے باب تقیہ مین مذکور ہے کہ مسح
موزون پر جائز نہین ہے عجیب عجیب باتین ہین کفریات مین تو تقیہ جائز ہے اور موزون
پر مسح جائز نہین اور احقاق الحق مین مسح کے مسائل مین لکہا ہے کہ تقیہ موزون کے
مسح مین جائز ہے۔ اگر زمین پر پیشاب دہوپ سے خشک ہو گیا ہو امامیہ کے نزدیک
تیمم اوس پر جائز ہے برخلاف اہل سنت کے کہ اونکے نزدیک ناجائز ہے احقاق الحق مین
لکہا ہے اور نزدیک اہل سنت کے تیمم کے واسطے دو ضرب خاک پر مارنی چاہئین ایک
ضرب مونہہ کے لئے دوسرے دونون ہاتہون کیا امامیہ کے نزدیک محدث کے واسطے ایک
ضرب کافی ہے اور جنب کے واسطے دو ضرب اور ہاتہہ کا مسح کہنیون تک ہے۔
اہل سنت کے نزدیک جو کچھہ آگے پیچھے سے نکلے وضو جاتا رہتا ہے امامیہ کا قول ہے
خون اور پیپ اور مذی اور ودی سے وضو قایم رہتا ہے اور اوس جگہہ کے دہونے کی
بہی ضرورت نہین ہے من لایحضرہ الفقیہ کے باب وضو مین لکہا ہے۔ اہل سنت کے

نزدیک نکسیر اور حجامت مین اور جو شئے بدن پر بہ جاوے اوس سے وضو جاتا رہتا ہے امامیہ کہتے ہین سواے پیشاب اور پاخانہ اور ریح کے وضو نہین جاتا آگے پیچھے سے یا جسم پر سیلان ہونا قض وضو نہین ہے استبصار مین کتاب الطہارت کے باب رعاف مین ابی عبد اللہ سے منقول ہے کہ کسینے آپ سے پوچھا کہ اگر نکسیر چھوٹے یا پچھنے لگائے یا بدن سے خون نکل کر بہ جاوے وضو اس سے جاتا رہتا ہے فرمایا وضو نہین جاتا۔ اہل سنت کے نزدیک بول و براز یا منی یا خون کپڑے پر گرے کپڑا ناپاک ہے اور نماز اوس سے ناجائز بخلاف امامیہ کہ اونکے نزدیک کلاہ و عمامہ ناپاک سے نماز ناجائز ہے من لایحضرہ الفقیہ مین لکھا ہے اور جامع عباسی مین دوسرے باب کے پہلے مطلب مین لکھا ہے کہ اگر نجاست پوشش مین ہو اور ستر عورت سے وہ متعلق نہو نماز درست ہے۔ اہل سنت کہتے ہین شراب اور سور کی چربی حرام و نجس ہے اوسکے واسطے بڑی احتیاط چاہیے امامیہ کے نزدیک کھانا پینا اوسکا حرام ہے لباس مین لگ جائے تو حرام نہین ہے نماز اوس سے جائز ہے من لایحضرہ الفقیہ مین امام محمد باقر اور امام محمد صادق سے منقول ہے اور علل الشرائع مین بھی لکھا ہے اور جامع عباسی کے باب اول مین نجاسات کے بیان مین لکھا ہے کہ شیخ ابن بابویہ نے تجویز کیا کہ جامہ آلودہ خمر سے نماز جائز ہے پینا اوسکا حرام ہے پس یہہ ہی وجہ ہے کہ شراب مثل دیگر

سے حرام کے شراب خوری اختیار کر لی ہے اور گوشت سوئر کا خالی لذت سے سمجھکر
اوس سے پرہیز ہے - اہل سنت کے نزدیک مرد کو نماز مین پوشیدہ کرنا ناف سے نیچے
زانو تک واجب ہے امامیہ کے نزدیک قبل اور دبر اور خصیہ کافی ہے جامع عباسی مین
لکھا ہے اور تحریر الاحکام مین کتاب الصلوۃ کے پہلے مقصد کے چوتھی فصل مین لکھا ہے
چھپانا مرد کو نماز مین قبل و دبر کا کافی ہے اور خصیتین کو خفیف سمجھا ہے یہہ ہی وجہ ہے
کہ امامیہ صرف ایک جانگیہ سے نماز پڑھتے ہین - اہل سنت کہتے ہین نجاست اگرچہ
خشک ہو نماز اوسپر ناجائز ہے امامیہ نماز اوسپر جائز جانتے ہین اس شرط سے کہ سجدہ گاہ
کے نیچے نہو جامع عباسی مین لکھا ہے کہ اگر مکان خشک ہو اور نجاست نے اوسمین
سرایت نکی ہو نماز اوسپر درست ہے سجدہ کی جگہہ نجس نہونی چاہئے اگر جای سجدہ
نجس ہو نماز صحیح نہین ہے چاہے سوکھہ گئی ہو یہانسے ظاہر ہوتا ہے کہ امامیہ بلاضرورت
پاک جگہہ پر سجدہ گاہ پر اکتفا کرتے ہین اہل سنت کے نزدیک پانچون نمازون کو پانچ وقت
مقرر ہین سوا عرفات کے امامیہ نے ظہر اور عصر کو ایک وقت اور مغرب و عشا کیواسطے ایک وقت
مقرر کر لیا ہے - استبصار مین لکھا ہے - عوام امامیہ اذان مین پڑھتے ہین محمد و آلہ
خیر البریۃ دو بار و بعضے اشہد ان علیاً ولی اللہ دو بار اور بعضے اشہد ان علیاً امیر المومنین
حقاً دو بار حالانکہ انکی معتبر کتابون مین یہہ الفاظ اذان مین داخل کرنا منع ہین -

من لایحضرہ الفقیہ کے باب الاذان مین لکھا ہے۔ امامیہ کے نزدیک نماز مین اپنے قضیب سے شغل کرنا جائز ہے استبصار مین کتاب الطہارت کے باب القبل ومس بالفرج مین لکھا ہے کہ کسینے کہا یا ابا عبداللہ اگر مرد نماز مین مس کرے فلان اپنا تو نماز جاتی ہے فرمایا کچھہ مضایقہ نہین اور اسیطرح امامیہ کے نزدیک اگر مرد چھوئے فلان اپنا اور عورت چھوئے فرج اپنی یا پائین اوسکی یعنی کون کچھہ مضایقہ نہین ہے استبصار مین یہہ بھی لکھا ہے اور اہل سنت کی کتابون مین لکھا ہے کہ جب امام موصوف نماز کیواسطے وضو کی تیاری کرتے تھے رنگ چہرۂ مبارک متغیر ہو جاتا تھا اور گھبراہٹ سی معلوم ہوتی تھی ایکبار کسینے عرض کیا یا حضرت کیا باعث ہے جب آپ وضو کو اوٹھتے ہین رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور چہرہ پر گھبراہٹ سی معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا نماز مین اوس حاکم کے سامنے کھڑا ہونا پڑتا ہے جسنے فرمایا ہے یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء اگر اس حال سے بھی اور کچھہ بدحال ہو تو بجا ہے مقام خوف ہے یہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شل علی کرم اللہ وجہ جن امام کا یہہ ذکر ہے سنیون کے ہون اور وہ امام جو مس کرنا ذکر کا فرماتے ہین کیا مضایقہ ہے امام امامیہ کے مذہب کے ہون سنیون کے نزدیک ایسے حرکات سے نماز جاتی رہتی ہے اور وضو بھی نہین رہتا اور آدمی گنہ گار ہوتا ہے امامیہ کے نزدیک ملبوس پر سجدہ جائز نہین ہے بخلاف اہل سنت عجب مذہب ہے نجاست پر سجدہ جائز ہے گویا وہ ملبوس سے اچھا ہے

تقیید نماز جماعت آیہ قرآن سے ثابت ہے اور اس باب مین احادیث بیشمار ہین اہل سنت
اوسپر قایم ہین اور یہہ امر باعث رونق مساجد اور اتفاق مسلمانون کا ہے امامیہ نے
اوسمین شرطین ایسی تجویز کی ہین کہ نماز جماعت میسر ہی نہین ہوتی ہزارون آدمی اپنی زندگی
مین نماز جماعت سے بہرہ اندوز نہین ہوتے اور ترک جمعہ اور جماعت کے سبب مسجدین ویران
ہین ۔ اہل سنت کے نزدیک فاسق کے پیچھے نماز درست ہی امامیہ اوسپر طعن و تشنیع
کرتے ہین اور خود تقیہ کرکے فاسق کے پیچھے نماز پڑھتے ہین جامع الاخبار مین بارھوین باب
کی پہلی فصل مین حدیث لکھی سبب اس مقولہ کا یہہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ائمہ
طاہرین نے خلفاء ثلثہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اوسمین تقیہ ثابت ہو ۔ نماز جمعہ ایہ قرآن سے
ثابت ہی امامیہ کہتے ہین نماز جمعہ حرام ہے مصائب النواصب مین چوتھے جلد کے پانچوین
طایفہ مین لکھا ہے ۔ فرقہ امامیہ مین خاک کربلا مریض کو واسطے شفا کے کھلاتے ہین اور
مرتے وقت چٹاتے ہین اور کہتے اوسکو خاک شفا ہین حالانکہ حلیۃ المتقین مین نوین باب
کی پانچوین فصل مین لکھا ہے کہ مٹی کا کھانا ایسا ہے جیسے سور کا گوشت اور اہل [illegible]
کتابون مین لکھا ہے جب حضرت امام حسین ع پیدا ہوئے حضرت جبرئیل ع نے آکر بعد تہنیت
آپ کے تولد کے بیان کیا کہ یہہ صاحبزادہ شہید ہوگا اور کل حال شہادت کا سنا کر کہا اگر
ارشاد ہو وہان کی خاک آپکو لا دکھاؤن آپ نے فرمایا بہتر پس حضرت جبرئیل ع نے ہاتھ بڑھا کر

ایک مٹھی خاک کربلا کی دی اور کہا جس روز یہہ معرکہ ہوگا یہہ خون ہو جاویگی بعضے لوگ کہتے ہین
کہ سنگریزے تھے آپنے لیکر ام سلمہ کو عنایت کرکے فرمایا اسکو حفاظت سے رکھو جس روز خون
ہوجاوین معلوم کرنا کہ آج حسین شہید ہوا اور ویسا ہی ہوا یعنی جس روز آپ شہید ہوئے
وہ خاک یا سنگریزے خون ہو گئے اور مشہور ہے کہ جس روز معرکہ ہوا کربلا مین جس جگہہ سے جسنے
پتھر اوٹھایا خون بستہ نیچے اوسکے پایا اور ویسی ہی تسبیح خاک شفا اصل دیکھی تو سنا کہ ایام محرم مین
خون ہو جاتی ہے اور امامیہ وقت مرگ کہا کرتے ہین معلوم نہین کہ یہہ لوگ اپنے تئین محب آل کے
شمار کرتے ہین لیکن مرتے جب ہین کہ پہلے شہداء کربلا کا خون چاٹ لیتے ہین واللہ اعلم انہین
مشیت ایزدی کیا ہے ۔ اما امامیہ تجہیز و تکفین میت مین اہل سنت کے خلاف بعض مسائل
مین کرتے ہین اور میت کے بدن کو نجس العین جانتے ہین اور جس جانور کا گوشت حرام ہے
اگر وہ مرا ہوا ہو اوسکو نجس العین نہین کہتے اس سے معلوم ہوا کہ انکی میت اوس جانور مردہ
سے بھی زیادہ ناپاک ہی اور یہہ بات مولف نے لکھنؤ مین بچشم خود دیکھی ہے میت کو شہدے اوٹھاتے
ہین یہہ کندہا بھی نہین دیتے اور استبصار مین لکھا ہے کہ اگر کسی بدن سے مس ہو جاوے
تو ملبوس دہونا واجب ہے اور اگر کپڑے یا گدے سے مردہ سے چھو جاوے تو اوسکا مضایقہ نہین
انتہی اور اسیطرح میت کے چھونے سے غسل واجب جانتے ہین جامع عباسی کے احکام
غسل مین لکھا ہے اور اہل سنت کے نزدیک میت کے غسل اور تجہیز و تکفین کرنے مین انکو

شرع محمدی کچھ نجاست نہیں اہل سنت کے نزدیک سجدہ تلاوت کیواسطے کل شرطین نمازکی ہی
ہین امامیہ کے نزدیک کوئی شرط نہیں ہے وضو ہو یا نہو اور قبلہ کیطرف مونہہ ہو نہو خواہ ہو سجدہ ہو تلاوۃ
کیواسطے خود پاک ہونا چاہیے کوئی شرط لازم نہیں ہے جامع عباسی مین لکھا ہے ۔

بالاتفاق سجدہ عبادت سوا پاک پروردگار کے کسیکو درست نہیں ہے اور سجدہ مین علمای اہل سنت
مین اختلاف ہے کوئی کفر کہتا ہے کوئی سخت فسق امامیہ کہتے ہین سجدہ آداب سلاطین مین جائز
ہے اور بعضے اسکو سجدۂ شکر کہتے ہین جیسا مصائب النواصب مین چوتھے جلد کے پانچوین لمعہ
مین لکھا ہے ۔ اہل سنت کے نزدیک ناپاکی مین قرآن پڑھنا منع ہے امامیہ کے نزدیک جائز ہے
استبصار کے باب الجنب مین لکھا ہے امامیہ کے نزدیک پاخانہ مین بقدر آیۃ الکرسی پڑھنا مضایقہ
نہیں ہے من لایحضرہ الفقیہ مین لکھا ہے روزہ کے افطار کا وقت جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے بالاتفاق
ہو جاتا ہے من لایحضرہ الفقیہ مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب ڈوب جاوے قرص آفتاب
اوسوقت روزہ افطار کرو مگر امامیہ عمداً دیر کرتے ہین تاکہ اہل سنت سے مشابہت نہو جاوے
اہل سنت کہتے ہین سفر مین روزہ مختار ہے اور ادا اوسکی صحیح اور امامیہ کے نزدیک واجب روزہ
سفر مین حرام ہے جامع عباسی مین چوتھے باب کی تیسری فصل مین لکھا ہے ۔

اہل سنت کے نزدیک اگر روزہ رکھہ کے توڑ ڈالے تو قضا روزہ کی واجب ہے اور اگر رمضان کا
روزہ ہو تو کفارہ لازم آتا ہے غلام آزاد کرے یا ساٹھہ روزہ متواتر رکھے یا ساٹھہ آدمیون کو

کہانا کہلاوے اور امامیہ کے نزدیک اختیار ہے کہ روزہ رمضان کا زوال سے پہلے اور اور روزہ
غروب آفتاب سے پہلے جسوقت چاہے افطار کرے اختیار ہے استبصار کے باب الصوم مین
لکہا ہے امامیہ کہتے ہین ائمہ ہدیٰ نے روزہ عاشورہ کو منع کیا ہے زاد المعاد مین لکہا ہے اور برخلاف
اوسکے جامع الاخبار مین پانچوین باب کی دوسری فصل مین لکہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جسنے
عاشورہ کو روزہ رکہا اللہ تعالےٰ نے اوسکے واسطے ثواب عبادت ساٹھہ ۶۰ برس کا عنایت کیا اور ایسا ہی
استبصار مین ہے اور امامیہ نے جو روزے خود اختراع کئے ہین جیسا زاد المعاد مین چہٹے باب کی
تیسری فصل مین لکہا ہے کہ شیخ مفید فرماتے ہین کہ ۱۲ شب محرم کو زفاف حضرت فاطمہ زہرا اور علیؑ
واقع ہوا ہے چاہئے کہ اس شکرانہ مین شیعہ روزہ رکہین جائز کہتے ہین ۔
اکثر علماے امامیہ کہتے ہین اگرچہ اغلام حرام ہے فاعل ہو یا مفعول روزہ باطل نہین ہوتا
کتاب خلاصۃ المذہب کے باب الصوم مین لکہا ہے امامیہ کے نزدیک زکوٰۃ نقد روپیہ پر ہے چاندی
سونا غیر مسکوک یا زیور وغیرہ پر نہین ہے جامع عباسی مین تیسرے باب کی پہلی فصل مین لکہا ہے
اور اہل سنت کے نزدیک بقول ابو حنیفہ رح سب پر زکوٰۃ ہے امامیہ کہتے ہین اگر دوسو درم سے
زیادہ ہون تو زکوٰۃ دوسو کی دینا لازم ہے اوسکی کسر کی معاف ہے بخلاف اہل سنت کہ وہ
کسر کی بہی زکوٰۃ ادا کرتے ہین ۔ اہل سنت کے نزدیک واسطے ادا ے حج کے اسلام شرط ہے
امامیہ کہتے ہین حج مین اسلام ہو نہو ایک سا ہے احقاق الحق مین لکہا ہی اور طرفہ یہہ ہے کہ امامیہ

خود کہتے ہین کہ کعبہ مین داخل ہونے سے مرتبہ معصومیت کا حاصل ہوتا ہے اور فضیلت
کربلا کی مکہ سے زیادہ جانتے ہین - اہل سنت کہتے ہین کل مسلمان عاقل بالغ پر جہاد
واجب ہے امامیہ کے نزدیک بدون موجودگی امام کے یا اوسکے نائب کے درست ہی نہین ہے
شرایع الاسلام کی کتاب الجہاد مین لکہا ہے - اہل سنت سود حرام جانتے ہین مگر بعض
دار الحرب مین کافرون سے لینا جائز جانتے ہین اور امامیہ کافر حربی سے سود لینا روا رکہتے
ہین جامع عباسی مین نوین باب کی تیسری فصل مین لکہا ہے اور اس زمانہ کے امامیہ نے
اہل سنت اور فرقہ ہاے اسلام کو کفر سے نسبت دیکر سود لینے کا فتویٰ دیدیا ہے اور
اہل سنت کے نزدیک جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے - نکاح کی شرطون مین علمای
فریقین مین تخالف نہین ہے اصل اوسکی ایجاب و قبول ہے لیکن امامیہ بجای نکاح کے
صیغہ پڑہتے ہین اور عوام صیغہ کو فرایض اور واجبات سے زیادہ جانتے ہین -
اہل سنت کے نزدیک متعہ جو عہد رسول اللہ صلعم مین جاری ہوا تہا تعین مدت اور سمین
نہ تہی امامیہ کو گمان ہے کہ متعہ حضرت فاروق نے حرام کیا غلط محض ہے باب مطاعن مین
لکہا گیا امامیہ جو فضیلت متعہ کی بیان کرتے ہین تہوڑا اوسمین سے ذکر کیا جاتا ہے -
خلاصۃ المنہج مین پانچوین باب کے شروع مین تفسیر آیہ کریمہ فما استمتعتم بہ منہن مین لکہا
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جس شخص نے متعہ نہین کیا اور وہ مرگیا قیامت مین

بتشکل ہوگا جیسے نکلا تھا نا لنگڑا اور یہہ ہی آپ نے فرمایا کہ جو ایکبار متعہ کریگا درجہ اوسکا حسینؑ کے
ہوگا اور جو دو بار متعہ کرے گا اوسکا امام حسنؑ کا درجہ ہوگا اور جو تین بار متعہ کرے اوسکا درجہ
مثل علی مرتضےؑ کے ہوگا اور جو چار بار متعہ کرے اوسکا میرا سا درجہ ہوگا جس وقت متعہ کر کے عورت
و مرد جمع ہون فرشتہ اونپر نازل ہوتا ہے اور اونکی نگہبانی کرتا ہے اور جو باہم باتین کرین وہ
تسبیح و ذکر کرتا ہے اور جو ان دونون مین سے ایک دوسرے کا ہاتھہ پکڑے جو گناہ کیا ہو یا
کرین وہ انگلیون کی راہ سے ساقط ہوجاتا ہے اور جو آپسمین بوسہ بازی کرین حق تعالی ہر بوسہ
پر حج و عمرہ کا اونکے نام ثواب لکھتا ہے اور جو خلوت کرین ہر لذت پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے پہاڑ
کی مانند اور جب اوٹھہ کر غسل کرین اللہ تعالی فرشتون سے فرماتا ہے دیکھو میرے بندون کو او
اعتقاد لاؤ اور گواہ رہو مین نے انکو بخشا اور جو غسل کی بوند اونکے بدن سے ٹپکے حق تعالی ہر
بوند پر ایک نیکی اونکے نام پر لکھے اور ایک برائی دور کرے اور دس درجہ بلند کرے حضرت علی اوٹھے
اور کہا یا رسول اللہ صلعم جو شخص اس باب مین سعی کرے فرمایا اوسکے ہون وہ مرد و عورت دونو
بعد اوسکے فرمایا جب مرد و عورت غسل سے فارغ ہون جو قطرہ اون کے جسم سے ٹپکے حق تعالی
فرشتہ پیدا کرے اور وہ فرشتے قیامت تک اون دونون کے واسطے تسبیح کرین اور ثواب اونکو
پہونچاوین تعجب کہ باوجود ایسی تعریف کے بالکل ثابت نہین ہوتا کہ ائمہ طاہرین نے آنحضرت صلعم
کی حیات مین یا بعد وفات خود متعہ کیا ہو یا اولاد کو وصیت کی ہو کسینے ایک متعہ ہی نکیا کہ مرتبہ

امام حسینؑ کا ساتو حاصل کرتا بعد اوس مرتبہ کے ترقی آسان تہی امامیہ کو چاہیے کہ جب متعہ کا اسقدر ثواب حاصل ہے اور علماؤن نے کتاب مین فتوا دیدیا ہے بے تامل نکاح موقوف کرکے متعہ کا رواج دین اور چار متعہ پر کیون باز رہین پانچ متعہ کرین کہ بعد درجہ رسول اللہ کے ایک درجہ پاک پروردگار کا باقی رہتا ہے وہ بہی طے ہو جاوے پہر دنیا اور آخرت مین چین سے گذرے تواریخ کی کتابون مین تو یون لکہا ہے کہ امام حسنؑ اکثر نکاح کے بعد طلاق دیتے تہے اور کتب اہل سنت سے واضح ہے کہ نوبۃ نکاح کی نوبت پہونچی تہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ لوگون کو ممانعت کرتے تہے کہ کیون اپنی لڑکیون کا نکاح امام حسنؑ سے کرتے ہو کہ وہ طلاق دیدیتا ہے امام حسنؑ اگر نکاح بجاے متعہ کیا کرتے تو کیون حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو لوگون سے کہنے کی نوبت پہونچتی مجالس المومنین کی دوسری مجلس مین لکہا ہے کہ متعہ عورتون کا روا تہا امام برحق نے ادہر التفات نہین کی اور نکاح کرکے طلاق دی اور امامیہ دفع الزام کو کہتے ہین باکرہ اگر متعہ کرے تو اوسکے خاندان کو عیب لگتا ہے من لا یحضرہ الفقیہ مین کتاب النکاح کے باب المتعہ مین لکہا ہے تعجب کی بات ہے کہ متعہ باوجود حکم خدا یا اتنی فضیلت اوسکو عیب مین شمار کیا ہے امامیہ کے نزدیک فرج کا حلال کر دینا جائز ہے جامع عباسی مین گیارہوین باب کی تیسری قسم مین لکہا ہے کہ جو کوئی لونڈی اپنی واسطے دخول کے دوسرے کو حلال کر دیوے اور وہ شخص ناجی فرقہ اثنا عشریہ سے ہو تو جائز ہے مگر اومین یہہ شرط ہے کہ اگر فقط بوسہ کی اجازت دی ہے تو

دخول جائز نہین ہے اور اگر دخول کی اجازت دی ہے تو بوسہ اوسکے فروع مین سے ہے بوسہ
کی اجازت میں ضرر نہین ہے امامیہ کنیز بخولہ اپنی کو کہ صاحب اولاد ہو روا نہین جانتے ۔
امامیہ کے نزدیک متعہ دوری جائز ہے یعنے کئی آدمی جمع ہو کر ایک عورت سے متعہ کرین اور
اپنی اپنی باری مقرر کرلین تو جائز ہے مصائب النواصب مین جو تصنیف جند کے سید مولوی دلدار علی کی ہے
مین لکہا ہے کہ یہہ حکم اوس عورت کیواسطے ہے جسکا حیض موقوف ہو گیا ہو ۔
امامیہ کے نزدیک اپنی لونڈی یا ام الولد کا یا دیگا کسی پر مباح کر دینا جائز ہے ارشاد الاذہان مین
مین لکہا ہے ۔ عاریت دینا فرج کا روا ہے اور بالاجماع وقفت کرنا فرج کا کہ جاری ہو مذہب
شیعہ مین درست ہے اور فرج حلال ہے استبصار مین مفصل لکہا ہے ۔ امامیہ کے نزدیک
دخول فی الدبر جائز ہے استبصار مین لکہا ہے کہ کسینے امام سے پوچہا یا ابا عبد اللہ دخول فی الدبر
جائز ہے فرمایا کیا مضایقہ ہے اور خلاصۃ المنہج مین تفسیر اس آیہ کریمہ نساءکم حرث لکم مین
لکہا ہے یعنی عورتین تمہاری کہیتی ہین جاؤ اپنی کہیتی مین جس طرح سے چاہو انتہی اس طرح پر
مضمون کو یون ادا کیا ہے خواہ مونہہ عورت کا تمہاری طرف ہو خواہ پشت ہو خواہ اوپر نیچے
سے ہو حالانکہ حق تعالی نے صاف فرما دیا ہے جاؤ اپنی کہیتی مین جسطرح سے چاہو اور کہیتی
اوسکو کہتے ہین جہان تخم ڈالا جاے تو درخت پیدا ہو سو وہ فرج ہے نہ دبر اور مجمع البیان مین
لکہا ہے اوسکا بہی یہہ ہی مطلب ہے ۔ سوا ے اسکے حق تعالی نے فرمایا ہے کہ بوقت

حیض کے عورت کے پاس مت جاؤ پاک ہو جب جاؤ اس حکم سے یہی صاف ظاہر ہے کہ فی الدبر
منع ہے اور استبصار میں لکھا ہے کہ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہ نے جاؤ عورت پاس بہ نیت
طلب فرزند جس طور سے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے بس اس سے یہی مجامعت قبل واضح ہے
اور یہہ بھی لکھا ہے کہ ایک شخص نے امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ مجامعت فی الدبر جائز ہے یا نہیں
فرمایا جائز ہے پس سائل نے پوچھا آپ بھی یہہ عمل کرتے ہیں فرمایا نہیں کرتے مصنف نے یہہ قول امام کا تقیہ پر کہا
امامیہ کے نزدیک بوسہ لینا فرج کا جائز ہے حلیۃ المتقین میں چوتھے باب کی چوتھی فصل میں
لکھا ہے کہ فرمایا حضرت امام موسیٰ علیہ السلام نے جائز ہے اور ایسا ہی کلینی نے کتاب النکاح کے باب النوادر
میں لکھا ہے کہ اگر عورت برہنہ ہو جاوے تو بدن اوسکا دیکھنا سب لذتوں سے سوا ہے امامیہ
کے نزدیک عورت کی فرج پر تیمم کرنا مضایقہ نہیں شرح شرایع میں لکھا ہے ۔ امامیہ کے نزدیک
اغلام سے غسل واجب نہیں ہوتا اور نزدیک ہی میں کچھہ تردد ہو خلاصۃ المذاہب میں مذکور ہے
امامیہ کے نزدیک کھانا پینا نماز میں جائز ہے شرایع میں لکھا ہے امامیہ کا قول ہے اگر مصلی بعد ادا
نماز اپنے کپڑے میں انسان یا حیوان کا غلیظ لگا دیکھے یا منی یا خون پاوے نماز میں خلل نہیں
آتا تہذیب میں لکھا ہے امامیہ کے نزدیک دخول فی الدبر سے انزال نہو تو مرد پر غسل جنابت
نہیں اور عورت تو بہر حال پاک ہے استبصار میں لکھا ہے ۔ ابو حنیفہ کے نزدیک
لواطت کی حد نہیں ہے شدت حرمت کے سبب قتل الولیع طرح سیاست کے واسطے ہے

خاطی ہو یا مقتول یہہ ہی قول صاحبین کا ہے امامیہ کے نزدیک قتل ہے ارشاد الاذہان مین

کتاب الحدود مین لکہا ہے امامیہ کے نزدیک غلام کا قصاص آزاد سے اور ذمی کا کا مسلمان سے

نہین ہے احقاق الحق مین ہے اور اہل سنت کے نزدیک دونو پر قصاص واجب ہے۔

محرمات کی زنا مین امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایسی سخت عقوبت ہے کہ قتل تک پہونچتی ہے اور نزدیک

صاحبین حد زنا لازم ہے امامیہ کے نزدیک قتل ہے مختصر نافع مین کتاب الحدود مین لکہا ہے ۔

امامیہ کے نزدیک زمین مین عورت کا حصہ نہین ہے من لایحضرہ الفقیہ مین لکہا ہے اور یہہ بات

خلاف آیہ قرآن کے ہے و یہی حکم ازواج کا ہے ۔ اہل سنت کے نزدیک ترکہ میت کا بعد ادائے

حصہ اہل فرایض کے باقی حق عصبہ کا ہے جو ذوی الارحام ہو امامیہ کے نزدیک عصبہ کا حق نہین ہے

جو باقی رہے مکرر اہل فرایض پر تقسیم ہونا چاہیے اس صورت مین متروکہ رسول خدا صلعم سے

عباس عم رسول اللہ اور حق بنی اعمام کا تلف ہوتا ہے ۔

## حصہ دوسرا سبب شیوع مذہب امامیہ کے بیان مین

جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ ہوئے تو اونکے دوستون نے زبان مدح کی کہولی بعض نے

الوہیت اور بعض نے نبوت تک پہونچائی اور خلفاء ثلثہ کے حق مین طعن تجویز کیے اونمین سے

ایک شخص عبد اللہ ابن سبا نام تہا کہ اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مدینہ سے نکال دیا تہا

بعض نے آپکے مخالفون سے فساد برپا کرکے خلافت کے انتظام مین خلل ڈالا آخر جو نا ملایمان کین

اور راوی پیر عتاب شیر خدا ہوا کتب تواریخ مین موجود ہے کافی مین لکھا ہے کہ امیر المومنین نے فرمایا ہے جو
فتنہ آدمیون مین پیدا ہوا جاری رہیگا اور کتاب اللہ کے خلاف عمل کریگا چنانچہ اونمین بعد ایک
دوسرے کے یہہ نوبت پہونچی کہ عظمت اور شوکت خاندان نبوت کی نرہی یہانتک کہ امام حسنؑ
خانہ نشین ہوئے اور مفسدون نے زہر ہلاہل سے شہید کیا اور یزید پلید نے بغاوت کرکے خاندان
نبوی کی تخریب مین کوشش کی باقیماندہ خاندان رسالت نے ریاست سے دست کشی کی اور
گوشہ نشین ہوئے ملک پر غیرون کا قبضہ ہوا اور کینہ کہنہ جو دشمنون کے دلون مین تہا وہ ظاہر
ہوگیا مگر اہل سنت رسول اللہ صلعم کے زمانہ کے کہ بہتر زمانہ تہا ثابت قدم رہے اور عیب جوئی
مقربان رسول خدا پسند نکرکے حوالہ خدا کیا اور اخبار نامعتبر پر عمل نکیا کسواسطے کہ اصحاب
وازواج کے فضائل جو کلام الہی سے ثابت ہین اونکا ابطال ایسے قصہ کہانیون سے نہین
ہوسکتا اگر کوئی اختلاف سبیل بشریت سے واقع ہوا ہو تو یقیناً انجام بخیر ہوا ہوگا بعض فتنہ پردازون
نے اسلام کے خراب کرنیکے لئے ضعیف حکایتین اور جہوٹے اختلاف اپنی دلیل سے لگا کر دشمنی
اور عناد کو اوس سے زیادہ کیا اور مہاجر و انصار کی ذلت و اہانت کہلی اور چہپی بیان کی کبھی ریا
کبہی تیغ و سنان سے اور ائمہ ہدیٰ کی گوشہ نشینی غنیمت جانکر تقیہ کی تہمت لگائی اور ظاہر
مین تعریف آنحضرت ہو اختیار کرکے نکلنا امام کا مع سیف حق تجویز کیا اعدا نکی اولاد مین جنہے لڑا
پر جہاد کیا اونکو بغاوت کا الزام لگایا مدعداوت کرنے لگے یہہ ہی وجہ ہے کہ اس عقیدہ دار

ین سے کیسنے جہاد پر کمر نہ باندہی اور جہادیون مین شامل نہوئے اور ایسے ہی مقربون مین سے
حضرات عم کی صحبت مین نفاق کی راہ سے پیش آئے اور بظاہر مسلمان بنے اور واسطے خراب
کرنے عورت و مرد مسلمانون کے اور اونکی اولاد کے متعہ کے احکام اور اجازت مباشرت فی الذبر
ازدواج اور تحلیل اور عاریت فرج ائمہ ہدیٰ سے شہرت دی اور شرعی مسائل کے اختلاف
جاری کرنیکے لئے دین مین امامون کیطرف منسوب کئے اور جاہلین کو اس تقریب سے ائمہ
ہدیٰ کیطرف سے منحرف کیا اور جو اقوال و افعال ائمہ طاہرین کے علانیہ ظاہر تھے اونکو تقیہ
اور ظاہرداری سے مشہور کیا اور عجوبا تین اپنے دل سے ایجاد کین کتابین تصنیف کرکے
ائمہ ہدیٰ کے نام سے داخل کرکے الزام کے اندیشہ سے ظاہر نکرکے تقیہ کے صندوق میں بند
کرکے اس جہان سے کوچ کیا جیسا کہ تہوڑا سا اس رسالہ مین ترتیب وار بیان کیا گیا کافی
کی کتاب العقل مین لکہا ہے کہ امام محمد تقی عم سے پوچہا کہ ہمارے بزرگون مین سے کسینے روایت
کی ہے امام محمد باقر اور امام محمد صادق عم سے چونکہ اوس زمانہ مین تقیہ سخت تہا اسلئے کتابین چہپا دی
گئین تہین بلکہ اون کا ذکر تک نہ کیا گیا تہا جب وہ مر گئے اونکی کتابین ہمکو ملین امام نے فرمایا کہ
تم ظاہر کرو وہ سب سچ ہین پس وہ کتابین مدت کے بعد اہل اغراض کے ہاتہہ پڑین اونکو اپنے
مطلب کے موافق جانکر معتمد سمجہا جب نوبت ظہور اور رد و قدح کی پہونچی اونکے تابعین جو حیلے
بیہودہ کے ہوئے الجہے جڑے باوستاہون نے اون کتابون کو باطل سمجہکر توجہ نہین کی

وجہ یہہ کہ وہ زمانہ عہد رسول اللہ صلعم کے قریب تہا کچہہ فروغ حاصل نہوا جسقدر زمانہ دراز ہوتا
گیا وسوسہ شیطانی دلونمین پیدا ہوا اور شیعہ اثنا عشریہ نے جنہونی خبرون کو جو ائمہ ہدی کی طرف
منسوب کی گئین تہین صحیح سمجہا حالانکہ اہل سنت کے تو بالکل خلاف ہین بلکہ اونکے علما کے
نزدیک بہی مختلف فیہ ہین اور اکثر اقوال اپنے علما کو بہی جو موافق مذاہب اہل سنت کے یا
مفید مطلب خود نہ دیکہے ناپسند کئے اور اصل مطلب پر اختراع کرنیوالون کی توجہ کرکے
اور نفع نقصان نہ دیکہہ کر مختلف خبرون مین سے جو کچہہ مفید اور اہانت صحابہ کبار مین پائین
چنکر اختیار کین اور اختلاف کے دفع کی کوشش کچہہ نہ کی بلکہ مخالف پیدا کرنیمین زیادہ تردد کیا
یہہ ہی سبب نفاق اہل نفاق کے درمیان ہوا یہانتک کہ اہل اسلام مین نااتفاقی پہیل گئی
اور قوت جمعیت ایمان اور مسلمانی جاری کرنیکی نہ رہی جون جون یہہ عقیدہ ترقی پاتا گیا۔
دین محمدی ضعیف ہوتا گیا ابتدا مین ارباب قیل وقال نے اسلام کے مقابلہ کیواسطے مذہب
فلاسفہ کا زندہ کیا تہا پس امام فخر الدین رازی شیخ ابو علی سینا کے مقابلہ مین پیش آیا
مسائل حکمیہ کو دور کیا اور ہلاکو خان کے عہد سلطنت مین خواجہ نصیر الدین امام رازی کی
جوابدہی کو اوٹہا اور بنیاد حکمت کی مضبوط کی اور اپنی ثروت پیش نظر رکہہ کر اہل سنت کی
تخریب کی کوشش کی اور چند نا علماء اہلسنت کو مار ڈالا اور امام رازی تک کے عقیدے پر جو حملہ
خلفاء راشدین کی صداقت کرتا تہا چون وچرا الکال کرامت من اللہ اور مثل اوسکے

کہ خلافت اصحاب کی ابطال کرے اصول دین کا قرار دیا اور جہوٹ خبرون کو اپنے کلام
کی دلیل گردانا لوگ کہ خانہ رسالت سے منسوب تہے جہوٹ کیطرف منسوب کیا بس دین نبوی
کے دشمنون کو دل کی مراد حاصل ہوئی اور عقاید محمدی مین رخنہ پیدا ہوا مگر جب تک علم و آداب
زمانہ مین جاری تہا خواجہ نصیر کے طریقہ نے رونق نہ پکڑی اور عہد صفی قدس سرہ سات پشت
تک اولاد بزرگ آنحضرت ملک ایران مین طریقہ اہل سنت جاری رہا بعد گذرنے زمانہ کے تین دشمنو
کے تخم فساد نے نشوونما پایا اور اونکے درخت مراد مین پہل لگا اور آدمی حق و باطل کے تردد
مین شرف اسلام کے حاصل کرنے سے محروم رہے بلکہ بعضے مسلمان ڈگمگا کر مرتد ہوگئے
نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے بقول شخصے تیری وہ ہی مثل ہوئی رضی نہ الی الذی نہ اصلی الذی
اور کچہ شک نہین کہ ایران کا ملک حضرت عمر رض کے عہد خلافت مین اصحاب رسول اللہ کے
ہاتہہ سے جو کہ مہاجر و انصار تہے مفتوح اور لوٹا گیا اور سلطنت قدیمی یزدجرد کی جو اوسکے
پشت ہا پشت سے چلی آتی تہی برباد و تباہ ہوکر اہل عرب کے ہاتہہ لگی حکما فارس نے اُسے
حادثہ یزدجردی کے حساب سے سال شمسی شروع کیا بس جو قتل سے بچ رہے تہے اونکے رشتہ دار
وغیرہ سب کے دلون مین خلیفہ وقت کیطرف سے دشمنی پیدا ہوئی پہر تمام زمانہ مین پہیل گئی
اور واسطے حاصل کرنے انتظام کے اہل اسلام سے بے اصل و بے بنیاد قصے مشہور ہوئے
اور لغو و لچر مسائل شرع محمدی کیطرف منسوب کئے اور دشمنون کے نہیب لگانے

کے واسطے بہت افترا کیا کیونکہ عادات اہل ایران عالم مین مشہور ہے۔ اور احوال بادشاہان
گذشتہ ایران کا اسپر دلیل ہے کہ عوام الناس ایران مین ابتک نشانیان اوسکی پائی جاتی ہین
اور جو بہت سی حکایتین خلافت اصحاب کے باطل کرنے کی خاصکر عمر ابن الخطاب رض کی خلافت کی بہت
ہین اور قول خواجہ نصیر مدت دراز کے بعد اہل حسد کے پسند آیا اور روایات مذلت اصحاب اہل
فساد کو مقبول ہوئین پس بڑا اختلاف عرب و عجم مین ظاہر ہوا اور ملک فارس مین چند ہین
جو ابتدای اسلام سے جبکو سالہا سال گذر گئے تہے وہ سب بدل گئین اور تعریف خواجہ نصیر
کی کتب امامیہ مین اور خطبہ منہج الفاضلین اور اور کتابون امامیہ مین داخل ہے اور وہ
محض سبب اختلاف ابطال خلافت کا ہے اور درحقیقت اخبار علما کے اختلاف سے تحقیق
الزام کی اختیار کرنا اور خوبیون کو تاویلون سے دفع کرنا غرض نفسانی سے خالی نہین ہے اور
اصل غرض خلفاء ثلثہ کی عداوت ہے جو باعث تباہی عجم کی ہوئی پس خلافت کہ اصحاب
حل و عقد کی تجویز سے ہوئی تہی اور حضرت امیر وقت تجویز خلافت کے موجود نہ تہے باطل
کر ڈالنا منظور ہوا اور دشمنون کے ہاتہہ یہہ بات خوب لگی خلافت رسول خدا صلعم حق امیر کا
جانکر خلفاء ثلثہ کو غاصب اور مہاجرین و انصار کو خلاف حکم الہی کے مرتد تجویز کیا اور لعن و تبرا
انپر واجب جانا حالانکہ برا کہنا اصحاب رسول اللہ کو کتب امامیہ مین منع لکہا ہے اور خلفاء ثلثہ
کے الزام کے واسطے تاویلین اور حیلہ جمع کئے اور عمر ابن الخطاب کی نسبت کہ قرابت دامادی کا

کی علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ اور فاطمہ زہرا سے کہتے ہین ولد الزنا لکہا اور تقیہ کی نسبت کہ ائمہ ہی
ہی پر موقوف نہین ہے بلکہ اسکی تہمت رسول خدا صلعم پر خلاف حکم رب العالمین کہ سورہ احزاب
مین نازل ہے لگاتے ہین اور عیاذًا باللہ عزوجل تک پہونچاتے ہین اور شیخین کو بدتر
نمرود و شداد اور ابوجہل اور ابولہب سے قرار دیا ہے اور امیر المومنین کی تعریف مین زیادتی کر کے
انبیا سے زیادہ افضل تجویز کیا ہے اور علامہ حلی نے ارشاد الاذہان مین نجاست کے بیان مین
خوارج اور غلات کو برابر خوک و سگ لکہا ہے اور امامیہ نے شیخین کے الزام مین علی کرم اللہ وجہہ کو
مظلوم و مغلوب جانا ہے اور امانت کی باتین جنکو عقل گوارا نہین کرسکتی آنحضرت کیطرف عاید کی
ہین اور متاخرین مین جسنے جو مضمون تازہ پیدا کیا علما ی متقدمین سے زیادہ مقبول ہوا اور
جو اختلاف علما کا جاہلین اور عوام کے ہاتہہ لگا اوسکو حجت سمجھکر اہل سنت کو اہلبیت کا دشمن
قرار دیا اور اپنی مختلف غرضون کی نسبت اہل سنت کی تحقیر اور ذلت کے لئے دروغ بے فروغ کے
ساتہہ بہت تدبیرین کین یہانتک کہ اپنا تقوی ظاہر کرنیکو اگر کسی اہل سنت کے کپڑے سے ہاتہہ
لگ جاے تو ہاتہہ دہو ڈالین اور خود ناپاک اور نجس العقیدہ ہین کہ مرنے کے بعد بہی کوی میت کو
ہاتہہ نہین لگاتا وہی نقل ہے اپنا ٹینٹ جو آنکہہ مین ہے نہین دیکہتے دوسری کی پہلی کا طعن
کرتے ہین اپنے مونہہ آپ میان مٹہو بنتے ہین اسیطرح ہر زمانہ مین جس طریق کو کہ بہتر جانتے ہین
اوسکے مٹانے کی فکر کرتے ہین چنانچہ اہل ایران کے متاخرین کو گروہ صوفیہ پر اطلاق کفر لگاتا ہے

بڑا مطلب ہے بخلاف اہل توران کے کہ وہ خلفاء راشدین کے احسانات نہیں بھولے اور
کفران نعمت نہ کر کے ابتک اہل سنت کے مذہب پر قایم ہیں اور غیرت و حمیت پر خیال کر کے
زبان طعن و تشنیع بند کی ہے اور دین محمدی اختیار کیا ہے اور بانیان اسلام اور اصحاب اور
ازواج اور ذریات خیر الانام کی تحقیر و تکفیر کی تجویز نہیں ہوئی مگر ہندوستان کا حال
فارس اور سقط کے برعکس ہے کہ ہندوستان کے لوگ خلفاء راشدین کے ہاتھ سے مفتوح
اور اذیت کشیدہ نہیں ہیں کہ خلفاء راشدین کی ابطال کو ایمان اپنا سمجھیں بلکہ یہاں کے
لوگ اسلام کی نعمت کے شکریہ میں راہ مرشدان اور بانیان رسول خدا صلعم صداقت
کرتے ہیں اور مثل بلاد مصر و بغدادی وغیرہ ملک کی متابعت کرتے ہیں اور دوسرے شہروں
کی بیفائدہ مشابہت کرنیکو بدعت جانتے ہیں تکفیر خلفاء ثلثہ کی تو ایران ہی والے بالیقین
اصول ایمان سمجھتے ہیں اسکا اثر عرب کے ملک میں جو دین محمدی کی جڑ ہے خاص کر کے مکہ
معظمہ اور مدینہ منورہ زیادہ کر کے اسپر نہ لگی اور کیا اور روم اور شام اور دوسرے شہر اور جزیرے
جو صحابہ کے ہاتھ سے مفتوح ہوئے کہیں ظاہر نہیں ہے بہرحال اہل اسلام کی فتوحین
محمدیہ کے انتظام کی بگاڑنے والی ہے اہل سنت کے نزدیک بڑی فضیلت شیخین کی یہ ہے کہ پہلو
میں پیغمبر صلعم کے دفن ہیں یہ فضیلت کسیکو آج تک میسر نہیں ہوئی اور نہ ہوئیگی بڑے تعجب
کی بات ہے کہ امامیہ کہتے ہیں جو شخص کربلا کے باہر دو کوس کے فاصلہ پر دفن ہے وہ صحیح

سے اور جو شیعہ ہین کہ پہلے تین پیغمبر خدا فن ہین وہ کافر ہین ایسا فرقہ بیشتر ہی دنیا مین کوئی نہوگا اُ
سکے نزدیک وہ حدیثین جو حضرت امیر المومنین کی فضیلت مین ہین خلافت پر محمول کرتے ہین اور
یہہ سب وجوہات تکفیر اور حمق مہاجرو انصار اور اہل بدر اور شریک بیعت رضوان کے واسطے
ہین اور اہل سنت کے نزدیک عام خلق کی امامت اور اجماع کی متابعت اور جہاد واجب ہے
اور یہہ ہی سبب ترقی اسلام کا ہے اور درحقیقت خطا کا احتمال اجماع مین کمتر ہے اور
امامیہ امامت کو خدا پر واجب جانتے ہین اور تقیہ کو ضروریات دین سے سمجھتے ہین اور جہاد
کو ظہور امام سے مشروط کرتے ہین اسی تعصبات سے اسلام مین ضعف پیدا ہوا اور بڑے بڑے
بادشاہ اونکے تقیہ کے سبب غافل رہے مگر بادشاہ عالیجاہ نادرشاہ نے اپنی سلطنت عہد
مین اسلام کے رخنہ بندی اور آپسمین ملاپ اور دشمنی دور کرنیکی کوشش کی جیسا آقا مہدی
کوکب تخلص نے تاریخ نادری مین لکھا ہے کہ سنہ ۱۱۰۶ ہجری مین سلطان والاجاہ روم نے
اپنی طرف سے ایک فرمان موافق فتوای شیخ الاسلام کے روانہ کیا وہ بمقام موصل نادرشاہ
بادشاہ کے لشکرگاہ سے گذرا اوسمین لکھا تھا کہ ایرانیون کو قتل کرنا اور قید رکھنا مباح ہے
کیونکہ یہہ لوگ مخالف مذہب اسلام کے ہین نادرشاہ نے موصل کے لوگون کا ناک مین دم
کردیا یہانتک کہ موصل کے حاکم نے قیصر روم کے دربار مین عرض حال کیا اس عرصہ مین سلطان
نادرشاہ زیارت کاظمین سے مشرف ہوکر زیارت ابی حنیفہ سے بھی بہرہ اندوز ہوکر

نجف اشرف کا عازم ہوا ایس قیصر روم کی صلاح سے علمای ایران اور توران وغیرہ کو
آستانہ مقدسہ مین جمع کیا اور باہم گفتگو ہو کر نفرت اور مغائرت دفع کی اور اوسی درگاہ
عرش اشتباہ مین فریقین کے علما نے بعد مقابلہ ایک دستاویز
سب کی مہر سے مزین کر کے ایک نقل اوسکی خزانہ مقدسہ مین
رکھی اور ایک ایک نقل اوسکی ممالک محروسہ مین بھجوا دی نقل وثیقہ بسبب طوالت کے
اس رسالہ مین نہین لکھی مگر معلوم ہوا کہ ایران اور نجف اشرف اور کربلاے معلی کے تمام لوگون
کا عقیدہ امامیہ سے ہے اور بلخ و بخارا کا اہل سنت سے ہے یہہ سب مفصل حال تاریخ نادری مین
مندرج اور موجود ہے اور عقیدہ اسلامیہ اور اعیان دولت قاہرہ نادریہ اور علماے ممالک
ایران کا یہہ ہے کہ بعد وفات رسول مقبول صلعم اور حضرت ابابکر صدیق اور عمر فاروق
کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اون کا حال دریافت کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
حضرت ابوبکر صدیق اور عمر ابن الخطاب کے حق مین فرمایا ہمارا امامان تھا سلطان عادلان
کانا علی الحق ومات علی الحق اور خلیفہ اول نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ثنا مین فرمایا
ہے بخیر لکم وعلی فیکم اور خلیفہ ثانی نے فرمایا ہے لولا علی لہلک عمر اصلاف کی آپس کی موافقت
کا حال معہ تحقیق ہے کہ باہم ملک رکھتے تھے بلکہ آپس مین بھائی چارہ تھا سنہ ۹۰۶ھ
حضرت شاہ اسمعیل صفوی نے خروج کیا خلفاء ثلثہ کی نسبت سب اور رفض پھیلا دیا

اسی سبب سے فساد اور دشمنی پیدا ہوئی اور اہل اسلام مین تعصب بڑہ گیا یہانتک کہ
بمقتضای قل اللہم مالک الملک توتی الملک من تشاء شاہنشاہ عالم پناہ کا مرتبہ بادشاہت
کو پہونچا اور پہلے ہی ہمسے پوچھا گیا تہا ہمنے یہہ ہی اسلام کے عقیدے عرض کئے تھے
اور اب بہی روضہ مقدسہ مین جو سرداران دین سے استفسار فرمایا گیا عقیدہ اسلامیہ اور عیون
کے لکھے ہوئے ہین اور ہم خلفاء راشدین کو حضرت سید المرسلین کا خلیفہ جانتے ہین ذراشک
نہین کرتے اور تبرا سے بچتے ہین اور اقوال ایمان علمای بلخ بخارا کا یہہ ہے کہ عقیدہ صحیحہ اسلام ایران
وتوران کا اسطرح ہے جیسا اوپر علما نے بیان کیا کہ یہہ فرقہ داخل اہل اسلام اور امت رسول
سید الانام صلعم کا ہے جو شخص اس جماعت سے عداوت کریگا وہ دین سے محروم اور شفاعت
حضرت رسول مقبول سے بے نصیب رہیگا دنیا مین بادشاہ وقت کے نزدیک معتوب ہوگا
بعد قتل نادر شاہ اور انقلاب زمانہ کے سبب پہر ایرانیون نے اصحاب کی عداوت پر کمر باندہی
اور ہندوستان مین اس مذہب کے پہیلنے کی وجہ یہہ ہے کہ خود پرستون کو اپنے بزرگون کے
حق مین بد کہنا اچھا معلوم ہوتا ہے اور یہہ فرقہ بہی اپنے بزرگوارون کو برا کہتا رہا ہے اور
اون کے یہان عبادت مین بہی قصر ہے اور چندان ضرورت عبادت کی بہی نہین ہے سود خوری
جائز ہے علاوہ اسکے عورات کی تحلیل اور امراس ملک مین حاصل ہین کیونکہ کوئی حاکم
انکی طرف متوجہ نہین ہوا اوس سبب سے انکی بے ادبیان تمام عالم مین رایج ہوگئین بدچلنی ان

اور آوارہ مزاجون کو خوب موقع ہاتھہ آیا اسکیطرف مائل ہوگئے اور شرافت اور نسب مین بٹہ لگا لوگ
اہل ناموس کی عورتون کا حال دیکھہ کر بوجوہ خلاف اعوان اور انصار کے اس طریق مین سے ہمارے [illegible]
تحریر اوس کی شاہد ہے ہمنے کہین نہین دیکھا کہ کوئی شخص بعد تحصیل علم و ادب کے فاضلون
یا فقیرون کی صحبت مین بیٹھا ہو بہرحال جب یہہ ضعف ہندوستانیون قوی ہوگیا تو عوام الناس
نے کبھی ہندوؤن کی پیروی کی اور کبھی تورانیون کے طریقے پر چلے خصوصاً جب بعض ایران کے
امیر بہت چڑہ بڑہ گئے تو خوشامدیون نے صحبت کے اثر سے متابعت اونکی کی اور جو اتفاقیہ کوئی
شخص خوشامدی اونکے مذہب مین شامل ہوگیا اور کچھہ اقتدار پایا تو اور لوگون نے اوسکو مبارک
جانکر اور زیادہ تقلید کی کیونکہ عوام لوگ ہندوستان کے شگون وغیرہ کے زیادہ پابند ہین انکی
دیکھا دیکھی اورون نے بھی امراء عصر کے متابعت مین کوشش کی کہ اسکی تتبع سے امیر ہو جاتے
ہین بلکہ اس فرقہ والے عیوب شرعی سے تقلید کی حالت مین کچھہ احتیاط نہین رکھتے اور اکثر لغو
مین کبھی تراج لفظی اور کبھی بداخلاقی کے ساتھہ کلمات ناسزا کہنے لگتے ہین اگر کوئی زبردست مولا اوسکے
سامہنے تقیہ کر لیا اور جو اون سے کم زور ہوا تو تبرا کہنے لگے بلکہ اختراعی جھوٹی باتین خود بنا کے کہتے ہین
کہ فلان کتاب مین یہہ لکھا ہے ایران والون کے بھی کان کاٹے خوب باتین گڑھ لین اور اکثر عوام الناس
اور اوباش نے محورات کی تالیف اور خود نمائی کی غرض سے خاصکر جہول الا[illegible] جو اپنے باپ
دادا سے منحرف ہین اور دین آبائی تبدیل کر کے اپنے باپ دادا ون کو لعن و تبرا کرتے ہین [illegible]

پہر اوسکو فخر سمجہتے ہین اور جو سعادتمند ہین وہ تقیہ کی تہمت لگاکر اپنے بزرگون کے ساتہہ رعایت کرتے ہین اور جو اہل سنت شیعہ ہوجاتا ہے وہ لعن اور تکفیر اپنے بزرگون کی واجب جانتا ہے فقط - تمام شد

## التماس مولف

امامیہ کا زعم ہے خلافت حق علی کرم اللہ وجہہ کا تہا شیخین نے غصب کر لیا تہا یہہ امر کہان سے ثابت ہوا انکی طرفین کی کسی کتاب سے ثابت نہین ہے کہ حضرت علی ع نے کبہی دعوی خلافت کیا ہو اور شیخین مانع ہوئے ہون بلکہ یہہ بات تو ثابت ہے کہ حضرت عباس عم رسول اللہ صلعم نے خلافت کی رغبت دلائی اور ابو سفیان نے کہا فوج کثیر میرا ذمہ ہے آپ نے قبول نہین کیا اور بعد ہوجانے خلافت کے طلحہ اور زبیر سے فرمایا تم مسلمانون نے خلاف میری مرضی کے مجہکو مسند پر بہادیا اور اکثر بالغرض دعوی امامیہ بہ نسبت شیخین کے درست ہے تو حضرت علی ع نے بعد گذرجانے ۲۶ سال منجملہ ۳۰ سال مدت خلافت کا چار برس کے واسطے خلافت کیون قبول کی اور اگر شیخین غاصب تہے تو امام جعفر صادق ع نے کیون فرمایا اماما عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علی الحق رحمت اللہ یوم القیامتہ اس سے صاف لکہا ہے کہ

شیخین غاصب نہین تہے ورنہ امام ہرگز ایسا نہ فرماتے امامیہ کہتے ہین کہ امام نے بحالت تقیہ
یہہ فرمایا ہے باوجودیکہ بحار الانوار مین اور کافی مین ملا باقر مجلسی اور ملا یعقوب کلینی دونو ںنے لکھا ہے
اور شکر لیکر تحریر فرماتے ہین کہ جو صحیفہ امام برحق کے پاس تہا اوسمین حکم تہا کہ تم حرز دامان مین
ہو سوائے خدا کے کسی سے مت ڈرو اور علم اہلبیت کو مشتہر کرو پہر تقیہ کیا معنی اور اگر شیخین غاصب
ہوتے تو حضرت علی خولہ کو اور حضرت امام حسین شہربانو کو اپنی خدمت مین ہرگز نہ رکہتے اور جو امامیہ
کہتے ہین تقیہ ایمان کی جڑ ہے اگر ایسا ہوتا تو امام حسینؑ ضرور تقیہ کرکے یزید سے پیچہا چہڑاتے
مقاتلہ اور مقابلہ کرکے جان سے عزیز چیز ہرگز ہلاکت مین نہ ڈالتے اور اگر پہر بہی امامیہ کا دعوی خلافت
خلافت درست ہے تو جواب ان باتون کا دین حضرت علیؑ نے دعوی خلافت کیون نہین کیا کسواسطے
کہ وہ تو یداللہ تھے کسکی مجال تہی جو اونسے آنکہہ ملاتا اور امام معصوم ایسا کیون فرماتے اور حضرت
امام حسینؑ نے اوسکو کیون ترک کیا۔ کیا نعوذ باللہ فی نفسہ اون کے ایمان کی جڑ مضبوط نہ تہی
اور اگر شیخین غاصب تہے تو حضرت امام حسینؑ نے حضرت شہربانو کو کیون اپنی خدمت مین رکہا جنکی
اولاد مین کل ائمہ ہدی پیدا ہوئے علاوہ ازین ہوتے گذر گئی ہو اوسکا دعوی تو کوئی بیوقوف
اور جاہل بہی نہین کرتا ہان جو شئے ہونیوالی ہو اوسکا البتہ ادنی و اعلی سب کرتے ہین جیسے
امام آخر الزمان پیدا ہونیوالے ہین اوسکی نسبت دو آدمیون نے دعوی بہی کیا کہ ہم مہدی موعود
ہین چنانچہ یہہ بات تمام مشہور ہے مگر جہوٹے ہوئے بعض مشیت ایزدی کسیکا شخص نہ چلا

نائب نبی ہرگز نہین ہوسکتا ایسا ہو تو بہت لوگ دعوی کرکے ہو جاتے ایک فرعون نے دعوی خدائی کیا تہا دیکہو کیسے موسی کی کہائی اور آخرت کا عذاب جو ہوگا وہ پاک پروردگار ہی جانتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ خلافت شیخین بدون مشیت ایزدی ہرگز نہین ہوئی اگر وہ خود خلیفہ بن بیٹہتے دنیا مین اوسکا عوض پاتے اور مشیت ایزدی کی یہہ دلالت صحیح ظاہر ہے کہ بعد رحلت وہ رتبہ اونکو حاصل ہوا (یعنی پہلو مین رسول مقبول کے دفن ہوئے کہ آج تک کسیکو یہہ فضیلت حاصل ہوئی اور نہ آیندہ ہو اور یہہ بہی یاد رہے کہ خاصہ قدرت کاملہ خدا کا قدیم سے یہہ ہے کہ کوئی مشرک یا کافر یا مرتد ہرگز مومن کے پہلو مین دفن نہین ہوتا چہ جائے پہلوی رسول مقبول یہہ صرف آفتاب پر خاک ڈالنا ہے۔ شعر اگر وصل آفتاب بخواہد + رونق بازار آفتاب نکاہد + اور مدت خلافت کاملہ کی صرف تیس برس بلافصل بعد رحلت رسول مقبول کے تہے جسکو گذرے ہوئے تیرہ سو برس ہوئے جو کوئی اوس تیس برس کے عرصہ مین مسندنشین خلافت ہوا تحقیق وہ بیشک و شبہ نائب رسول صلعم ہوا اوسکی بے ادبی بعینہ بے ادبی رسول مقبول کی ہے امامیہ کی وہ مثل ہے مدعی سست گواہ چست اب تو اس دعوی کا جواب بموجب مثل مشہور یہہ ہی ہے مشتے کہ بعد جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد + فقط

## غلط نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹ | ۱۱ | ساکین | سالکین | ۵۷ | ۱۵ | کلثوم | کلثوم |
| ۲۵ | ۳ | بد | بعد | ۶۰ | ۱۰ | معبوده | ان تعودد |
| ۲۹ | ۱ | الف | ب | ۷۲ | ۱۳ | معانقانہ | منافقانہ |
| ۳۴ | ۱۳ | کیسکا | کیسطرح کا | ۹۷ | ۱۰ | معروف | مصرف |
| ۳۴ | ۱ | قول کا ہے | کا قول ہے | ۱۰۷ | ۱۴ | ام امین | ام ایمن |
| ۶ | ۸ | شیعیان | شعبان | ۱۵۲ | [illegible] | طبیعت | تبعیت |
| ۳۸ | ۸ | بادہ | با | | | | |
| ۴۵ | ۸ | کہلعم | صلعم | | | | |
| ۱۱ | ۱۳ | اضان | نیقصان | | | | |



## اشتہار

حق تصنیف اس رسالہ عین الایمان کا مولف نے مجھکو ہبہ کر دیا ہے اب حق تصنیف کا مین مالک ہون کوئی صاحب اہل مطبع یا تاجر کتب اس کتاب کے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نفرمائین جسقدر جلدین درکار ہون اس پتہ دنشان سے طلب فرمائین اور قیمت اوسکی فی جلد معہ محصول ۸ر مقرر ہے جو صاحب دس جلدین یکمشت خریدینگے اونسے قیمت نو جلدکی لیجاویگی اور جو صاحب بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب کرینگے اونکو ۱ر دینے ہونگے ۔

**المشتہر سید تصوف حسین شہر آگرہ محلہ کوچہ حکیمان**